بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝

سُوْرَۃُ النِّسَآء : 148

حنفیت اور مرزائیت

مرتبہ

مولانا عبدالغفور اثری

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ○

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ○

سُوْرَۃُ النِّسَآء - آیت : ۱۴۸

حنفیت اور مرزائیت

مُرتّبہ

مولانا عبدالغفور اثری

- کتابچہ ---------- حنفیّت اور مرزائیت
- مؤلفہ ---------- مولانا عبدالغفور اثری
- صفحات ---------- دو صد اسّی (280)
- تعداد ---------- گیارہ صد (1100)
- تاریخ طباعت ---------- بارِ اوّل رجب 1407ھ / مارچ 1987ء
- کتابت ---------- جناب مرزا عنایت بیگ
- مطبع ---------- زاہد بشیر پرنٹرز ہجویری پارک ریٹی گن لاہور 7226942
- سرورق ---------- استاذ الخطاطین جناب عبدالرشید قمر صاحب سانده کلاں لاہور فون 6312329 7243686

فہرست مضامین حنفیّت اور مرزائیت

باب سوم

باب ہشتم

باب نہم

○

تصدیر

از ـــ حضرت العلام مولانا حافظ **محمد اسمٰعیل** صاحب اسد حافظ آبادی مہتمم دار الحدیث پل ایک سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید اور اس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث کا نام اسلام ہے۔ یہ ایک ایسا ہمہ گیر مذہب ہے جس میں پوری کائنات کے لیئے زندگی کے ہر شعبہ میں کامل و مکمل ہدایت و رہنمائی موجود ہے اور یہی دین ہر قسم کی رشد و بھلائی کا منبع و سرچشمہ ہے۔ اسی صراطِ مستقیم پر چل کر انسان تقلیدی اندھیاروں سے نکلا اور اس کے قلب و نظر، ذہن و فکر کو نورِ توحید و سنت سے جلا ملی۔ یہی وہ جادۂ حق ہے جس کا سالک مقصودِ حیات کو پالینے میں یقیناً کامیاب و کامران ہو گا۔ کیا خوب ارشاد گرامی ہے:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ (یوسف ۱۰۸)

یعنی کہہ دیجئے میرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے میری راہ دعوت دیتا ہوں میں طرف اللہ کی میں اور جس نے میری اتباع کی اوپر بینائی کے ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اندھوں کا دین نہیں ہے یہ تو بصیرت افروز مذہب ہے دلائل و براہین سے آراستہ ملت ہے مرشدِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ اقدس اس حقیقت کی بایں الفاظ نشاندہی کرتا ہے۔ ترکتکم علٰی ملۃ بیضاء لیلھا کنھارھا (الحدیث)۔ یعنی میں تمہیں ملتِ بیضاء پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن و منور ہیں۔

اللہ رب العزت کا شکر ہے جس نے حضرت محمد کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو مبعوث فرما کر ہمیں اندھاپن کے بعد راہ ہدایت دکھائی ؎ سب کچھ لٹا کے راہِ محبت میں اہلِ دل
یوں خوش ہیں جیسے دولتِ کونین پا گئے

ختم نبوت اور تقلید ۔ یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ختم ہے۔ اب کسی قسم کا کوئی مدعی نبوت ظلی ہو یا بروزی وغیرہ وہ **ملعون** دجال و کذاب ہے۔ اب ہادیِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آفتاب رسالت قیامت تک کے لیئے نکتہ کمال و عروج پر ہے،

جو کبھی زوال پذیر یا غروب نہیں ہو گا۔ ؎ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْبَقَا لَا تَغْرُبُ

تو اب دین مکمل ہو چکا ہے نیا نبی نہیں تو نئے دین کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور پھر دین کامل و مکمل کا مفہوم بھی واضح ہے کہ اس میں نہ تو کوئی نئی بات داخل ہو سکتی ہے اور نہ اس میں سے نکالی جا سکتی ہے۔

صد حیف ہے ارباب تقلید پر کہ کلمہ تو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور فرمان پیغمبر کی موجودگی میں بات اپنے امام و مقتدا کی مانتے ہیں۔ نیز آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مقدسہ اور سنت مطہرہ کو ٹھکراتے ہوئے بڑی جسارت سے یوں بھی کہہ دیتے ہیں:

"ترا با حدیث چہ کار قولے از ابی حنیفہ بیار" (تاریخ فرشتہ)

خدا را سوچیئے تقلیدی بھرم قائم رکھتے ہوئے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کا ارتکاب تو نہیں ہو رہا؟ کیا ایسا کرنے سے غیر نبی کو درجہ نبوت تو نہیں دے رہے ہو یا اس سے بھی بلند و بالا کوئی مقام؟ ——— گمراہ، مرتد طائفہ قادیانیہ کو اسی لیئے مرتد اور کافر کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی دجال و کذاب کو مجدد اور نبی مانا۔ اور خود مرزا نے دعوی نبوت کیا۔

ادھر مقلدین حضرات نے اپنے مقتدا پر ظاہراً نبی یا رسول کا لفظ تو نہیں بولا لیکن عملی طور پر جو اعزاز بخشا ہے وہ معناً مقام نبوت سے کم نہیں اسکے برعکس مریدین محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تو جذبات محبت کے گراں مایہ جواہر ریزے اور انمول موتی دیکھنے میں آتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کے سامنے ان کے والد گرامی قدر حضرت فاروق اعظم رضؓ کی بات پیش کی جائے تو وہ عظمت و ناموس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے بایں الفاظ جواب دیتے ہیں۔

" اَ اَمْرُ اَبِیْ یُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم " یعنی کیا میرے باپ کی بات مانی جائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟

لمحہ فکریہ کیا مقلدین حضرات کا دل گواہی نہیں دیتا کہ تمام ائمہ مدی رحمہم اللہ علیہم اجمعین مل کر بھی ایک فاروق اعظم رضؓ کا جوڑ نہیں ہو سکتے۔ جب حدیث رسول کے مقابلہ میں قول فاروق رضؓ ٹھکرا دیا جاتا ہے تو پھر قول امام کیا چیز ہے؟ ——— اس قسم کے معیاری ایمان کی دعوت دینے والی اگر کوئی جماعت ہے

تو وہ صرف اہلحدیث ہے اور بمصداق حدیث "طائفہ منصورہ" یہی جماعت ہے۔ لیکن واضح ہے اُن لوگوں پر جو خود تو شعور و ادراک سے خالی اور علم و آگہی سے تہی دامن ہیں۔ اور اپنے نان و نفقہ اور متاعِ حقیر ترین دنیا کی خاطر انہیں غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے دریغ مطعون کرتے ہیں نیز سبّ و شتم تک کرنے سے ذرہ بھر گریز نہیں کرتے۔

وہابیت اور مرزائیت حیرت کی انتہا ہے کہ ان بے لوث اور بلا خوف لومۃ لائم خدام دین کو مرزائیت سے ملانے کی سعیٔ نامشکور کرتے ہوئے "وہابیت اور مرزائیت" کے نام سے کتابچہ تک لکھ دیا ہے۔

کوئی بھی باشعور شخص مذکورۃ الصدر حقائق سامنے رکھتے ہوئے اس سب کچھ کے تہہ منظر تک رسائی حاصل کرے تو یقیناً اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ ناپاک جسارت، رذیل و گھٹیا حرکت کا ارتکاب صرف اور صرف عوام النّاس سے اپنا حقیقی اور اصل روپ چھپانے کی خاطر الزام دوسروں کو دیا جا رہا ہے ؎

اے بلبلِ رنگیں نوا تجھے سوجھی ہے گانے کی ۔۔۔ مجھے تو پڑی ہے فکر تیرے آشیانے کی

حنفیت اور مرزائیت

ع عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اللہ تعالیٰ بھلا کرے ہمارے دوست مولانا عبدالغفور اثری صاحب کا جنہوں نے "وہابیت اور مرزائیت" کے جواب میں حنفیت حال کی کشائی کرتے ہوئے "حنفیت اور مرزائیت" کے نام سے معلومات کا ایک قیمتی اور مدلل ذخیرہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اور حنفیت کے رُخِ زیبا کی نقاب کشائی کے ساتھ ساتھ حنفیوں کی اپنی تحریروں سے مزیّن آئینہ صدق و صفا دکھا کر ثابت کیا ہے کہ تقلید ہی ایک ایسا چور دروازہ ہے جس سے گزر کر مرزائیت ایسی منزلیں ملتی ہیں اور یہ ایک ایسا بدترین بابِ ضلالت ہے کہ قادیانی مذہب میں داخلے کے لیئے اس سے گزرنا شرط ہے۔

؎ اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ۔۔۔ یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا عبدالغفور صاحب اثری کی اس محنت کو شرفِ قبولیت بخشے اور ہم سب کو قرآن و سنّت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین ٥

العبد الضعیف حافظ محمد اسماعیل اسد مہتمم دارالحدیث
و خطیب جامع مسجد اہلحدیث پل ایک سیالکوٹ

۲۶ جنوری ۱۹۸۷ء

تقدیم

از ـــــــ حضرت العلام پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب ایم اے۔ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماضی قریب میں جن لوگوں نے اسلام کے نام پر فتنہ گری کی اور اسلامی عقائد کا حلیہ تبدیل کرنے کی سازش میں پیش پیش رہے ،ان میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام نمایاں ہے۔علماء اسلام نے ابتداء ہی سے اس فتنہ کی نشاندہی اور استیصال میں اپنی کوشش وہمت صرف کی۔اور برصغیر پاک وہند کے علمائے اہل حدیث کو یہ شرف اور امتیاز حاصل ہے کہ وہ اس کار خیر میں نہ صرف ہمیشہ سرگرم عمل رہے ، بلکہ وہی مرزائیت کی فتنہ انگیزیوں کی طرف باقی علماء کی توجہ مبذول کرانے والے اور اس کے مقابلہ میں سب سے پہلے صف آراء ہونے والے تھے۔

قادیانی ولاہوری مرزائیوں کی فتنہ سامانیوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کرنے والے نامور اہل حدیث علماء میں بالخصوص حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ اور حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی کاوشیں اور علمی وعملی جدوجہد تاریخ کا حصہ ہیں۔

مگر برا ہو فرقہ واریت اور مسلکی تعصب کا کہ جو دوسروں سے بغض وعناد کی اتنی دبیز پٹی آنکھوں پہ باندھ دیتا ہے کہ ان کی عظمت کا اعتراف کرنا تو دور کی بات ہے ،تعصب اور گروہ بندی کا مارا ہوا انسان دوسرے مسلک کے اکابر کے کام اور ذات میں وہ کیڑے ڈالنا شروع کر دیتا ہے جو ان میں موجود نہیں ہوتے۔اور پورے مسلک کو بدنام کرنے کے لیئے وہ الزامات تراشتا ہے جو قطعاً خیالی اور بے بنیاد ہوتے ہیں۔

مسلک اہل حدیث کے اکابر نے چونکہ فتنہ مرزائیت کے استیصال کے علاوہ ان دوسرے فتنوں کی تردید کی طرف بھی توجہ دی جو کسی نہ کسی درجہ میں خالص اسلام کے منافی اور نقیض تھے۔اور چونکہ ان کی اس توجہ اور تردید کی زد کتاب وسنت کی پیروی کی بجائے تقلید کی روش اپنانے والوں پر بھی

پڑتی تھی۔ اس لیئے ہندوستان اور پاکستان کے بریلوی اور دیوبندی دونوں قسم کے مقلدین میں سے فرقہ وارانہ تعصب و عناد کے شکار افراد نے تقلید کا علمی دفاع کرنے کی بجائے یہ مفروضہ قائم کیا کہ عدمِ تقلید سے گمراہی اور فتنہ کے باب وا ہو جاتے ہیں۔ اور گمراہی سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ تقلید کی گمراہی میں پناہ لے لی جائے۔ اب اس مفروضہ کو ثابت کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ بڑے بڑے فتنہ گروں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جائے کہ وہ کوئی فتنہ شروع کرنے سے پہلے (اور اس کے بعد بھی) تارکِ تقلید اور اہل حدیث تھے۔

معروضی حقائق اور دلائل و شواہد سے قطع نظر یہ مفروضہ بذاتِ خود نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک کی نفی کرتا ہے تزکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب تک تم میری چھوڑی ہوئی دو بنیادی چیزیں کتاب و سنّت تھامے رہوگے۔ تم گمراہ نہ ہوگے۔

یعنی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ گمراہی سے بچیں گے وہ جو کتاب و سنّت پر کاربند ہوں گے۔ اور تقلید کے متعصّب حامی اس کے مقابلہ میں یہ کہیں کہ گمراہ ہوتے ہی وہ ہیں اور کرتے ہی وہ ہیں جو مسلکِ کتاب و سنّت کو اپنانے والے اور اس کے داعی ہوں۔

ع تفو بر تو اے چرخِ گردوں تفو!

مگر تقلید پسندوں اور فرقہ نوازوں کو اس بات کی کیا پرواہ کہ ان کا کوئی مفروضہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صریحاً خلاف ہے۔ انہوں نے اس کے اثبات کے لیئے جہاں اور محاذ کھولے۔ اور مزید مفروضات اور کذب بیانیوں کا سہارا لیا۔ وہاں یہ بے اصل و بے بنیاد دعویٰ بھی کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسلکِ کتاب و سنّت کا پابند اور اہل حدیث تھا۔

اس مفروضہ اور بے بنیاد الزام کی مجمل و مختصر تردید کے لیئے بعض اہل حدیث علماء کو پہلے بھی قلم اٹھانا پڑا۔ چونکہ اس کے خلاف واقعہ اور غلط ہونے کے باوجود بعض حلقوں میں اسے تواتر سے دہرایا گیا تھا۔ اب یہ سعادت ہمارے فاضل دوست حضرت

مولانا عبدالغفور اثری کے حصہ میں آئی ہے کہ انہوں نے اس فریب کا پردہ مفصل اور ٹھوس دلائل کے ساتھ چاک کیا ہے۔ اور ساتھ ہی الزام دینے والوں کو حقائق و شواہد کے آئینہ میں ان کا اپنا چہرہ دکھانے کا اہتمام بھی کیا ہے۔

اور اس طرح ان کی پیہم محنت، کاوش اور جستجو سے یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع تحقیقی دستاویز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے جس میں محولہ بالا بے بنیاد اور منفی پراپیگنڈہ کا ناقابلِ تردید اور مسکت جواب موجود ہے

میری دعا ہے کہ اللہ، فاضل مصنف کے علم و بیان میں برکت عطا فرمائے انہیں دینِ حق اور مسلکِ اہلِ حق کی تائید و نصرت اور دفاع و حمایت کی توفیق عنایت فرماتا رہے اور مستقبل میں بھی ان کے قلم سے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے مزید اور وقیع تر کام لیتا رہے۔ آمین۔

حافظ ساجد میر ایم اے

۲۰، فروری ۱۹۸۷ء

پیشِ لفظ

از ـــــ حضرت العلام مولانا **محمد علی** صاحب جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ و امیر جمعیت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انگریز کے دو وفادار سپاہی

جب انگریزوں نے ہندوستان کی سیاست میں مداخلت کر کے اپنی سلطنت کا سنگِ بنیاد رکھا تو اس کے ساتھ ہی انہیں انگریزی سلطنت کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی زبردست فکر دامنگیر ہوئی پھر چونکہ سب سے بڑا خطرہ ان کو مسلمانوں ہی سے تھا کیونکہ ہندوستان کی حکومت انہوں نے مسلمانوں ہی سے چھینی تھی۔ اس لیئے انہوں نے غور و خوض کے بعد یہ طے کیا کہ جب تک مسلمانوں کا ایمان و اسلام باقی اور ان کی اجتماعی قوت برقرار ہے اس وقت تک ہندوستان میں انگریزی حکومت کا قدم نہیں جم سکتا۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان کے ایمان و عقیدہ سے برگشتہ کرنا اور ان کی اجتماعی قوت طاقت کو پاش پاش کر دینا انتہائی ضروری ہے تاکہ مسلمان قوم کو اسلامی جذبہ کے لحاظ سے اس قدر مفلوج کر دیا جائے کہ ان میں اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کی ہمت تک نہ رہے۔

اس ناپاک مقصد کے لیئے فرنگی شاطروں کو زیادہ تگ و دو نہ کرنا پڑی بلکہ آسانی سے دو ایسے وفادار سپاہی میسّر آ گئے ان میں ـــ

ایک سپاہی نے تو ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء میں ہی فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ:

"ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ علمائے ثلاثہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے، ہرگز دارالحرب نہیں۔ الحاصل ہندوستان دارالاسلام ہونے میں شک نہیں۔"

(اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام ص ۲، ۷)

اور پھر اس کے کچھ عرصہ بعد اس فتویٰ کی تشریح یوں فرما دی کہ:

"مسلمانانِ ہند پر حکم جہاد و قتال نہیں۔" (دوام العیش بحوالہ اندھیرے سے اجالے تک ص ۲۰۶)

"اولاً جہاد کے اشارے ہوتے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا۔"

(بحوالہ حیاتِ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ص ۱۹۱)

اور اس کے ساتھ ساتھ توحید و سنّت کی تردید اور شرک و بدعت کی ترقی و ترویج کے لیئے کمر بستہ ہو گئے جسے عرفِ عام میں بریلویت کہا جاتا ہے۔ اور اس کی راہ میں جو بھی آڑے آیا اس کی تکفیر کرنی شروع کر دی جو اسکی پارٹی میں تاہنوز جاری بلکہ اب تیز تر ہے اور ____

دوسرے سپاہی نے، جون ۱۹۰۰ء میں اس فتویٰ کو اپنے الفاظ میں اس طرح مشتہر کیا:

"لَاشَكَّ اَنَّ وُجُوهَ الْجِهَادِ مَعْدُوْمَةٌ فِيْ هٰذَا الزَّمَنِ وَفِيْ هٰذِهِ الْبِلَادِ۔

یعنی ہمیں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں اس ملک ہندوستان میں جہاد کے شرائط معدوم ہیں، نیز کہا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لیئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۹، ۴۳ بحوالہ حیات طیبہ ص ۲۷۳)

اور اس سے قبل وفاتِ مسیح کا عقیدہ گھڑ کر خود ہی مثیلِ مسیح یا مہدی موعود و مسیح موعود بن بیٹھا اور اس کے بعد اپنی خود ساختہ ظلی و بروزی نبوّت کا ڈھونگ رچانا شروع کر دیا۔ اور اس کی راہ میں جو بھی آڑے آیا اس کی تکفیر کرنی شروع کر دی۔ جو اس کی پارٹی میں تاہنوز جاری ہے۔

واضح ہو کہ یہ دونوں سپاہی حنفی المذہب مقلد خاندان کے چشم و چراغ تھے اور خود بھی ابتداء سے لے کر آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب مقلّد ہی رہے ہیں۔ اور اب بھی ان کے متبعین بریلوی رضاخانی اور مرزائی حضرات مذہبِ حنفی پر ہیں۔ اور فقہ حنفی کے پابند ہیں۔

چنانچہ اس طرح فرنگی شاطروں کی یہ سازش کافی حد تک کامیاب رہی۔

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا مختصر تعارف

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ بروز جمعہ بمقام قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا۔ والد کا نام مرزا غلام مرتضٰے تھا۔ ان کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا اور

والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ مرزا قادیانی علوم مروجہ عربی، فارسی اور طب کی تحصیل سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہل مد قریباً چار سال ملازمت کرتا رہا۔ بعدہٗ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ جاری رکھا۔ اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں بھی حصہ لیتا رہا۔

مرزا قادیانی کا مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ مناظرہ

"۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کا واقعہ ہے کہ پنجاب میں اہلحدیث کی شدید مخالفت تھی جس مسجد کے ملاں کو پتہ لگتا کہ اس میں کسی اہلحدیث نے نماز پڑھی ہے بعض اوقات اس کا فرش تک اکھڑوا دیتا یا دھلوا دیتا تھا جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے نئے نئے تحصیلِ علم کر کے واپس بٹالہ آئے تو عوام مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے چنانچہ اسی دوران بٹالہ کے حنفیوں نے مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ حنفی اور وہابی (اہلحدیث) مسائل پر مناظرہ کے لیے پیش کیا جس میں مرزا قادیانی کو زبردست ذلت آمیز شکست فاش ہوئی۔ سامعین نے دیوانہ وار شور مچا دیا، ہار گئے، ہار گئے۔

یہ مناظرہ حنفی مقلدوں کی مشہور کتب ترکِ تقلید کے بھیانک نتائج ص ۴۷، ۴۸ فتویٰ امام ربانی بر مرزا غلام احمد قادیانی ص ۳۵ میں بحوالہ مجدد اعظم ج ۲ : ص ۱۳۴۳ میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ سیرت المہدی حصہ دوم ص ۹۱، اور حیات طیبہ ص ۴۰، ۴۱ میں بھی مذکور ہے۔

تحریکِ اشاعتِ براہینِ احمدیہ

۱۸۷۹ء میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ اور جس میں اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کی تردید میں قوی اور محکم عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے مسلمانوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے سر توڑ کوشش کی اور کثیر رقم بطور پیشگی قیمت بھیج دی، لیکن مرزا نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک اس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع کیں۔

دعویٰ مجددیت اور بیعت

۱۸۸۵ء کے شروع میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ۱۸۸۶ء میں اپنی کتاب "سرمہ چشم آریہ" لکھی اور ہوشیارپور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا۔ اس طرح اس نے حنفیوں کے مناظر اسلام اور مدعی الہام کی حیثیت سے شہرت حاصل کر کے اپنے گرد عقیدتمندوں کا ایک گروہ پیدا کر لیا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اپنی پیری مریدی کی بیعت کا اعلان کر دیا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان کے مکان پر بیعت ہوئی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے مرزا کے اعلانِ بیعت سے قبل ہی اپنی پیری مریدی کا سلسلہ ترک کر کے مرزا کی بیعت کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر　　تم مسیحا بنو خدا کے لیئے

۱۸۸۹ء کو غالی مقلد حنفیوں کے مشہور پیر سراج الحق نعمانی سہارنپوری نے قادیان پہنچ کر مسجد مبارک میں بیعت کی۔

مسیحیت و مہدویت، مثیل انبیاء اور ظلی و بروزی نبی و رسول ہونے کے دعاوی

۱۸۹۱ء کے شروع میں وفاتِ مسیح کا عقیدہ گھڑ کر مثیل مسیح یا مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ کیا۔۔۔۔ ۱۹۰۱ء میں ختم نبوت کی تشریح میں تحریف معنوی کر کے ظلی و بروزی، غیر تشریعی و امتی نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثیل ہونے کا دعویٰ کر دیا۔۔۔۔ ۱۹۰۴ء میں مثیل کرشن کا دعویٰ کیا۔۔۔۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ بروز منگل بمقام لاہور فوت ہوا اور قادیان میں دفن کیا گیا۔ (سیرت المہدی، حیاتِ طیبہ سلسلہ احمدیہ مکمل تبلیغی پاکٹ بک، تذکرۃ المہدی)

فتنہ مرزائیت اور علماء اہلِ حدیث

جب ۱۸۹۱ء کے شروع میں مرزا قادیانی نے وفاتِ عیسیٰ کا عقیدہ گھڑ کر مثیل مسیح یا مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے علماءِ اہلِ حدیث نے اس کا تعاقب کیا۔ اس سلسلہ میں فخرِ اہلِ حدیث امام المناظرین فاتح حنفیت و مرزائیت حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رح نے اپنے آپ کو فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کے لیئے وقف کر دیا۔

مرزا قادیانی کا چیلنج اور علماء احناف

جب ۲۶ مئی ۱۸۹۱ء کو مرزا قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعہ لدھیانہ میں علمائے احناف مولوی عبداللہ صاحب، مولوی محمد صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب، مولوی مشتاق احمد صاحب اور مولوی شاہ دین اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو مناظرہ کا چیلنج کیا کہ:

"درحقیقت مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ اور آنیوالا مسیح جن کی خبر دی گئی ہے درحقیقت مسیح ابن مریم نہیں بلکہ مثالی اور ظلی طور پر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج ۲ : ص ۵۸ ، ۶۱)

تو مولوی شاہ دین حنفی لدھیانوی نے اپنے مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو اس بارے میں خط لکھا تو جواب آیا کہ تمہارا کام نہیں ہے مرزا صاحب سے بات کرنا۔ اوّل تو ٹال دینا جو بات نہ ٹلے اور مباحثہ ہو ہی جائے تو وفات و حیات مسیح علیہ السلام میں ہرگز بحث نہ کرنا کہ اس میں تمہارا یا کسی کا ہاتھ نہیں پڑے گا۔ ہاں نزول میں بحث کر لینا۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۶۶)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لدھیانہ کے حنفی مولویوں نے اپنے مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کے مشورہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کے ساتھ اس موضوع پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

مناظرہ لدھیانہ

جب مولانا محمد حسین بٹالوی کو مرزا قادیانی کے چیلنج کا علم ہوا تو انہوں نے مرزا قادیانی کی ہر شرط منظور کرتے ہوئے چیلنج منظور کیا۔ اور مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب کے مکان پر زبردست کامیاب تحریری مناظرہ کیا۔ یہ مناظرہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۱ء سے ۳۱ جولائی ۱۸۹۱ء تک بارہ دن جاری رہا۔ بالآخر مرزا جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ اور اس نے ذلت آمیز شکست کھائی۔ اس مناظرہ کے اثر سے مرزا کا ایک خاص مرید سید عباس علی مرزائیت سے تائب ہوا۔ (رئیس قادیان جلد دوم باب ۱ مناظرہ لدھیانہ)

یہ بھی واضح ہو کہ جب بٹالوی صاحب مناظرہ کے لیئے لدھیانہ پہنچے تو اس وقت مرزا کے حواریوں نے کہا "مولوی محمد حسین کالا ناگ ہے اور حنفیوں سے بہت موقعوں پر مباحثوں میں فتح پائے

ہوئے ہے اور بہت چلتا پرزا آدمی ہے۔ آپ اس سے بحث نہ کریں"۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۱۷)

مناظرہ لاہور اور مناظرہ دہلی

یکم اگست ۱۸۹۱ء کو مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسین بٹالوی کو حیات و ممات مسیح پر مناظرے کا چیلنج کیا اور لاہور میں مناظرہ کرنے کا اعلان کیا۔ مولانا بٹالوی ان دنوں چینیانوالی مسجد لاہور میں خطیب تھے اس لیئے وہ مناظرے کے لیئے بالکل تیار رہے لیکن مرزا اس مناظرے سے بھی فرار ہو گیا۔

اور اکتوبر ۱۸۹۱ء کو دہلی جا پہنچا وہاں شیخ الکل حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدث دہلوی کو مناظرہ کا چیلنج کیا تو مولانا بٹالوی وہاں بھی پہنچ گئے اور اپنے اُستاد کی معیّت میں مرزا کی جملہ شرائط منظور کر کے منظوری مباحثہ کا اشتہار دے دیا۔ وہاں مرزا نے صاف کہہ دیا کہ میں بٹالوی صاحب سے مباحثہ نہیں کروں گا۔ اس پر مولانا محمد بشیر سہسوانی کو مرزا کے مقابل لایا گیا۔ ان کی گرفت بھی بہت مضبوط تھی اس لیئے مرزا مناظرہ کو نا تمام چھوڑ کر اپنے خسر کی بیماری کا بہانہ بنا کر کے واپس قادیان چلا آیا۔ (تفصیل رئیس قادیان ج ۱، ۲ میں دیکھیں)

فتویٰ کفر

جب مرزا قادیانی مناظروں میں شکست پر شکست کھانے کے باوجود اپنے عقائد سے تائب نہ ہوا۔ بلکہ تنگ آ کر مناظروں اور مباہلوں کا نام لینا ہی چھوڑ دیا تو مولانا بٹالوی صاحب نے ایک استفتاء مرتب کیا۔ جس میں مرزا کے عقائد و نظریات کو ان کی تصانیف کی عبارات بقید صفحات نقل کر کے اس استفتاء کا جواب شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کیا۔ پھر دہلی سے کلکتہ و بھوپال وغیرہ کا سفر کر کے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کا توافق لے کے حاصل کیا اور اس فتویٰ کو مشتہر کر کے عوام الناس کو اس کے مکر و فریب سے آگاہ کیا۔ یہ معرکۃ الآراء فتویٰ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ میں شائع ہو کر پہلی بار منظر عام پر آیا۔[1]

توبہ نامہ۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب انجام آتھم مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۷ء میں علماء اسلام اور مشائخ کرام کو جو مباہلہ کی دعوت دی۔ اس میں حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا نام دوسرے نمبر پر ہے جب بٹالوی صاحب نے مرزا قادیانی کا تعاقب کیا تو اس نے گھبرا کر گورداسپور کے مجسٹریٹ مسٹر جے ایم ڈوئی کی عدالت میں مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مباہلہ کی دعوت واپس لے لی اور صاف لکھ دیا کہ میں آئندہ ابوسعید محمد حسین

---

[1] اب یہ فتویٰ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور ۲ نے شائع کیا ہے۔

بٹالوی یا اس کے کسی دوست یا پیروکار کو مباہلہ کی دعوت نہیں دوں گا۔ اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی ہدایت کر دی۔ (بحوالہ فاتح ربوہ ص ۴ ، برطانیہ میں مراسلت مباہلہ ص ۴)

اس طرح جہاں کہیں بھی مرزا قادیانی اور اس کے حواری مباحثہ یا مباہلہ کا نام لیتے امام المناظرین فاتح حنفیت و مرزائیت حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالویؒ وہاں پہنچتے اور ان کا منہ بند کرتے۔

تحریری میدان میں بھی فتنۂ مرزائیت کی سرکوبی کے لیئے بٹالوی صاحب نے اپنا رسالہ اشاعۃ السنہ وقف کر رکھا تھا۔ اس میں اپنے مناظروں کی تفصیل اور مرزا قادیانی کی ہر کتاب کا جواب لکھا جاتا تھا۔ یہ پرچہ ۱۸۷۷ء سے جاری کیا گیا تھا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۸ء تک مرزائیت کے بخیئے ادھیڑتا رہا۔

تکفیر کے بانی مبانی اور اوّل المکفّرین

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :

"اسی بنا پر اس عاجز کا نام بھی کافر اور ملحد اور زندیق اور دجّال رکھا گیا۔ بلکہ تمام دنیا کے تمام کافروں اور دجالوں سے بدتر قرار دیا گیا۔ اس فتنہ اندازی کے بانی مبانی ایک شیخ صاحب محمد حسین نام ہیں جو بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں ...... پہلے سب سے استفتاء کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر ایک طرف یہی صاحب دوڑے چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرانے میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے قلم اٹھائی اور بٹالوی صاحب کے استفتاء کو اپنی کفر کی شہادت سے مزیّن کیا اور میاں نذیر حسین نے جو اس عاجز کو بلا توقف و تامل کافر ٹھہرا دیا ...... غرض بانیٔ استفتاء بٹالوی صاحب اور اوّل المکفّرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں اور باقی سب ان کے پیرو ہیں۔ جو اکثر بٹالوی صاحب کی دلجوئی اور دہلوی صاحب کے حقِ اُستادی کی رعایت سے ان کے قدم پر قدم رکھتے گئے۔ (آئینہ کمالات اسلام حصہ اردو ص ۸، ۹)

علماءِ اہلِ حدیث مرزا کی نظر میں :

مرزا قادیانی فخرِ اہلِ حدیث امام المناظرین فاتح حنفیت و مرزائیت بانی تحریک ختم نبوت حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالویؒ اور ان کے محترم استاد شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلویؒ سے کس قدر تنگ آ گیا تھا۔ یہ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :

مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسین بٹالوی کو بیہودہ اسکم یوطی اور ابولہب اور فرعون اور سید نذیر حسین دہلوی کو ہامان اور ابلیس قرار دیا۔ (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۹۵، ۲۹۶، ۳۳۱ نزول المسیح ص ۱۵۲)

مرزا کے بیٹا محمود نے کہا کہ اگر محمد حسین بٹالوی کے والد کو معلوم ہوتا کہ اس کے نطفے سے ابوجہل پیدا ہوگا تو وہ اپنے آلۂ تناسل کو کاٹ دیتا۔ (الفضل ۲ نومبر ۱۹۲۲ء)

مولوی احمد اللہ امرتسری، مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق مرزا قادیانی نے کہا کہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم برحاشیہ ص ۲۸)

مرزا لکھتا ہے:

"ومن المعترضين المذكورين شيخ ضال بطالوى ..... يقال له محمد حسين قد سبق الكل فى الكذب والمهين ..... حتى قيل انه امام المتكبرين ورئيس المعتوين۔ اعلم ايها الشيخ الضال والرجال البطال۔" (انجام آتھم ص ۲۴۱، ۲۵۲)

"ویکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست۔ او را محمد حسین می گویند۔ واز ہمہ در دروغ وناراستی سبقت بردہ است واو انکار کرد۔ وتکبر نمود وتکبر را شائع کرد وظاہر ساخت تاآنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبراں است ورئیس تجاوز کنندگان وسر گمراہان است۔ او ہماں شخصی است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت۔" (انجام آتھم ص ۲۴۱)

ترجمہ:۔ "میرے معترضین میں میرا ایک گمراہ ہمسایہ محمد حسین بٹالوی ہے جو مجھ پر جھوٹ بولنے میں سب سے آگے ہے۔ یہ میرا منکر اور اتنا بڑا متکبر ہے کہ امام متکبراں بن چکا ہے۔ یہ شخص تمام گمراہوں کا سردار ہے اور اسی نے سب سے پہلے مجھے کافر کہا۔"

مرزا نے مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے عذاب میں مبتلا ہونے جس میں ان کی موت بھی شامل ہے اور مرزائیت کو قبول کرنے کے الہام بھی مشتہر کیئے تھے۔

دنیا جانتی ہے کہ بٹالوی صاحب ۲۹ فروری ۱۹۲۰ء کو ایک پکے مسلمان کی حیثیت سے فوت ہوئے اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے بٹالہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ گویا کہ بٹالوی صاحب کی زندگی اور

موت دونوں مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید میں وقف ہوئیں۔

؏ یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا۔

فتنۂ مرزائیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

فتنہ مرزائیت کی سرکوبی میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے جو گرانقدر علمی خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے مرزائیت کے رد میں چھتیس[۳۶] سے زائد کتب تحریر کیں اور تقریباً اڑتالیس[۴۸] مناظروں میں مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ نیز ۱۳ر نومبر ۱۹۰۳ء میں ہفت روزہ اہل حدیث جاری کیا۔ جس پرچے نے ۴۴ سال تک فتنہ مرزائیت کی سرکوبی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ نے مرزائی امت کی نیندیں حرام کردیں۔ آپ کی خدمات کا مفصل تذکرہ "فتنۂ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ" اور "تذکرہ ابوالوفاءؒ" میں ملاحظہ فرمائیں:

اعترافِ حقیقت ۔ فتنۂ مرزائیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں علمائے اہل حدیث نے جو خدمات سرانجام دی ہیں، منصف مزاج اہلِ علم نے اس کا اعتراف کیا ہے۔

بریلویوں کے مشہور پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑوی کے خلیفہ مولانا فیض احمد فیضی مفتی اعظم جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ:

"اسی طرح مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خلاف بھی ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دے کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں ایک مضطرب دعا شائع کی تھی۔ کہ اگر میں مفسد اور کذاب ہوں، تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں وہ جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ان کو نابود کر...... میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی ہے۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت خطرناک ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

مرزا صاحب نے بحوالہ اخبار "بدر" مؤرخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء اپنی اس دعا کے متعلق دعویٰ کیا تھا کہ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی

بُنیاد رکھی گئی ہے۔ پھر اس دُعا کا نتیجہ تمام دنیا پر روشن ہے کہ مولوی ثناء اللہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو پاکستان میں آکر فوت ہُوئے اور عمر بھر قادیانیت کے خلاف تقریری اور تحریری جہاد میں مصروف رہے۔

(مہرِ منیر باب ۵ فصل ۴، ص ۱۸۳)

مشہور صحافی آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں کہ :۔

"علمائے اہلِ حدیث نے مرزا صاحب کے کفر کا فتویٰ دیا۔ ان کا فتویٰ فتاویٰ نذیریہ جلد ا کے صفحہ ۴ پر موجود ہے۔ مرزا صاحب اس فتویٰ سے تلملا اُٹھے اور میاں صاحب کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ میاں صاحب سو برس سے اوپر ہو چکے تھے اور انتہائی کمزور تھے۔ آپ نے مرزا صاحب کے چیلنج کو اپنے تلامذہ کے سپرد کیا مرزا صاحب اپنی عادت کے مطابق فرار ہو گئے جن علماء اہلِ حدیث نے مرزا صاحب اور ان کے بعد قادیانی اُمت کو زیر کیا۔ ان میں مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی سرِ فہرست تھے۔ لیکن جس شخصیت کو علماءِ اہلِ حدیث میں فاتح قادیان کا لقب ملا، وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔ انہوں نے مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو لوہے کے چنے چبوا دیئے۔ اپنی زندگی ان کے تعاقب میں گزار دی۔ ان کی بدولت قادیانی جماعت کا پھیلاؤ رُک گیا۔ مرزا صاحب نے تنگ آکر انہیں خط لکھا کہ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا ہے اور صبر کرتا رہا ہوں۔ اگر میں کذّاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ لکھتے ہیں تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ ورنہ آپ سنۃ اللہ کے مطابق مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے، خدا آپ کو نابود کر دے گا۔

خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مفسد اور کذاب کو صادق کی زندگی میں اٹھائے۔"

(خط مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

اس خط کے ایک سال ایک ماہ اور بارہ دن بعد مرزا صاحب لاہور میں اپنے میزبان کے بیت الخلاء میں دم توڑ گئے۔ مولانا ثناء اللہ نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں رحلت فرمائی۔ وہ مرزا صاحب کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہے۔ ان کے علاوہ مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ مولانا عبد اللہ معمار۔ مولانا محمد شریف گھڑیالوی۔ مولانا عبد الرحیم لکھوکی والے۔ مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی۔ مولانا

حافظ محمد گوندلوی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل گوجرانوالہ۔ مولانا محمد حنیف ندوی۔ بابو حبیب اللہ اور حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری وغیرہ نے قادیانی امت کو ہر دینی محاذ پر خوار کیا۔ اس سلسلہ میں غزنوی خاندان نے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ مولانا سید داؤد غزنوی جو جمعیت اہل حدیث کے امیر اور مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری رہے۔ انہوں نے اس محاذ پر بے نظیر کام کیا۔ فی الجملہ تحریک ختم نبوت کے اس آخری دور تک میرزائی مسلمانوں سے الگ کیئے گئے اور آئینی اقلیت پا گئے۔ علمائے اہلحدیث قادیانیت کے تعاقب میں پیش پیش رہے۔ اور اس عنوان سے اتحاد بین المسلمین میں قابل قدر حصہ لیا۔

(تحریک ختم نبوت ص ۴۰، ۴۱ بحوالہ تذکرہ ابوالوفاء ص ۹۴ : ۹۵)

شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا محمد بشیر سہسوانی۔ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ مولانا احمد اللہ امرتسری۔ مولانا سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ مولانا عبدالرحمٰن لکھوی۔ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی مولانا عبدالرحمٰن بنارسی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ مولانا عبدالحق غزنوی۔ مولانا عبدالجبار عمرپوری۔ مولانا محمد حسن دہلوی۔ مولانا محمد حسین ٹپیالوی۔ مولانا محمد شریف گھڑیالوی۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی۔ مولانا عبداللہ معمار۔ مولانا عبداللہ ثانی، مولانا محمد داؤد غزنوی۔ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی۔ مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی۔ مولانا حافظ عبدالستار محدث دہلوی۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی مولانا نورالٰہی گرجاکھی۔ مولانا احمد دین گکھڑوی۔ مولانا محمد رفیق خاں پسروری رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ؛ حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری۔ مولانا حکیم محمد ابراہیم حافظ آبادی۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مولانا عبدالرحمٰن آزاد۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری۔ مولانا حکیم عبدالرحمٰن بدوملہی۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی۔ علامہ پروفیسر ساجد میر سیالکوٹی۔ مولانا محمد عبداللہ امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ علامہ حافظ احسان الٰہی ظہیر ناظم اعلٰے جمعیت اہل حدیث پاکستان اور بے شمار علماء اہل حدیث نے مرزائی امت کو ہر دینی محاذ پر خوار کیا ہے۔ اور تحریک ختم نبوت میں گرانقدر علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔

ناپاک کوشش اور اس کا سدِّ باب

بالآخر یہ تحریک اپنے منطقی نتیجہ کو پہنچی اور بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ چونکہ اس تمام کارنامے کے اوّلین محرک علمائے اہل حدیث تھے، اس لیئے حریفوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ تمام کریڈٹ تو علمائے اہل حدیث کو جاتا ہے تو انہوں نے مسلک اہل حدیث کو ہدفِ طعن و تشنیع بنایا۔ اور علمائے اہل حدیث کی گرانقدر علمی خدمات کو دھندلانے اور مسخ کرنے پر کمربستہ ہو گئے۔

کسی نے یوں کہا کہ " فتنہ قادیانیت غیر مقلدیت کی پیداوار ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین بھیروی دونوں غیر مقلد تھے " ——— اور کسی نے یوں لاف زنی کی کہ :-

" وہابیت اور مرزائیت کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ وہابیوں کے اکابر نے مرزائیت کو ازحد تقویت پہنچائی ہے۔ اور اس کی تائید کی ہے۔ وہابی مولویوں نے مرزائیوں کے خلاف قدم نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان کی پشت پناہی اور حمایت کی ہے " ——— اور کسی نے یوں کہا کہ :-

" مرزائیت نے وہابیت کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ مرزا کی جھوٹی نبوّت کے لیئے وہابیت نے کافی حد تک میدان ہموار کر دیا تھا۔ اور وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔"

لہٰذا اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اہل حدیث کے ان کرم فرماؤں کے خود ان کے اپنے چہرے آئینہ میں دکھائے جائیں۔ اور اہل حدیث پر اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے جائیں۔ چنانچہ عاجز کی خواہش پر جناب مولانا عبدالغفور صاحب اثری نے زیر نظر رسالہ مرتب کیا جس میں انہوں نے بڑی محنت اور تحقیق سے مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی اور مرزائیوں کی کتب سے متعدد ٹھوس حوالجات سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا خلیفہ حکیم نورالدین بھیروی دونوں حنفی المذہب مقلد تھے۔ اور فتنۂ مرزائیت تقلید شخصی کی پیداوار ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوّت کے لیئے میدان ہموار کرنے والے خود مقلدین ہی ہیں۔ نیز مرزا سے قبل بھی

حنفی مقلّدوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا۔ اور کلمہ طیبّہ میں تحریف لفظی و منصبی کی ہے۔

نیز یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزائی بننے کے لیئے پہلے حنفی بننا پڑتا ہے۔ مرزا نے اپنی جماعت پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس کی جماعت کے افراد اب بھی اپنے آپ کو حنفی المذہب مقلّد ہی ظاہر کرتے ہیں۔ نیز مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا بھی تعارف کرایا ہے۔

اور بریلویوں کی کتب کے متعدّد حوالجات سے ثابت کیا ہے کہ مرزائیوں کی طرح بریلویوں نے بھی تحریفِ قرآن کی شرمناک جسارت کی ہے۔ نیز مرزائیوں اور بریلویوں کے عقائد و نظریات میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ رسالہ ایک جامع اور مؤثر دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے جسے اہل حدیث میں عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ایسے الزامات دہندگان کا مُنہ بند کر سکیں۔ اور حقیقتِ حال سے انہیں آشنا کر سکیں۔

ہم دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہم سب کو مسلکِ حقّ اہل حدیث کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔
اور جملہ حوادث و فتن سے ہمیں محفوظ و مامون فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین ٥

محمّد علی جانباز

یکم فروری ۱۹۸۶ء

باعثِ تالیف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ ○

اَمَّا بَعۡدُ !

واضح ہو کہ اس کتاب کے لکھنے کا باعث، محرّک اور سبب یہ ہے کہ کافی عرصہ سے مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات نے اہل حدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کی غرض سے تقریراً اور تحریراً یہ ایک زبردست مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے۔ اور تا ہنوز جاری ہے کہ اب تیز تر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلد وہابی اہل حدیث تھا، فتنۂ مرزائیت غیر مقلدیت کی پیداوار ہے۔ اور وہابیوں نے مرزا کی جھوٹی نبوت کے لیئے کافی حد تک میدان ہموار کر دیا تھا۔ نیز وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد و نظریات وغیرہ میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس لیئے ضرورت محسوس ہوئی کہ صرف مدافعت کے طور پر ہم بھی قلمِ حقیقت کو ذرا جنبش دیں اور مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کے تعصّب و عناد کو طشت از بام کر کے عوام کو اصل حقیقت سے آگاہ کریں۔ اور اپنے کرم فرماؤں کے سامنے اصلیت کو الم نشرح کرتے ہوئے یہ کہہ دیں کہ

ع ہمیں بدنام کرنا مشغلہ ہے یار لوگوں کا

مقلدین احناف کے افکار و نظریات

ذیل میں اہلحدیث کے بارے مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات

کے افکار و نظریات ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :-

○ چنانچہ حنفیوں کے مشہور مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری رقمطراز ہیں کہ :

"ارتداد سے پہلے مرزا صاحب اور حکیم نورالدین صاحب دونوں اہل حدیث تھے۔ اور چونکہ اس وقت تک ان کے مذہبی رویہ میں اسلام کی کچھ نہ کچھ رمق باقی تھی۔ اس لئے یہ خود بھی اب تک اہلحدیث ہی کہلاتے تھے۔" (رئیس قادیان جلد اول ص ۱۵۷)

○ عہدِ حاضر کے نامور حنفی وکیل غالی مقلد حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صاحب صفدر گکھڑوی رقمطراز ہیں کہ :

" مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) غیر مقلد تھا۔ جو جو مسائل غیر مقلدین حضرات کے ہیں سو انہی پر مرزا صاحب اور ان کی ذریت کاربند ہے۔"

(الکلام المفید فی اثبات التقلید ص ۱۸۶)

○ حنفیوں کے مشہور مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی رقمطراز ہیں کہ :-

" دنیا کی یہ عجیب تاریخ ہے کہ ہندوستان میں جتنے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے، ان سب کی تہہ میں غیر مقلدیت پائی جاتی ہے۔ امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے۔"

" یہ فتنہ بھی غیر مقلدیت کی پیداوار ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنانے والا حکیم نورالدین بھیروی تھا جو غیر مقلد تھا۔"

(ماہنامہ بینات کراچی ج ۴۵ نمبر ۶ ص ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

○ صفدر گکھڑوی صاحب کا صاحبزادہ حافظ عبدالحق خان صاحب بشیر رقمطراز ہیں کہ :-

" مرزا صاحب مسلکاً غیر مقلد تھے۔ اور اس کے لیے بیسیوں شواہد موجود ہیں۔ ان میں سے

چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

" اوّل ۱؎ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلّم میرے لیئے نوکر رکھا گیا۔" (بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۸۶)

" مرزا صاحب کا اپنے اُستاد اور معلّم کو نوکر قرار دینا خالص ترکِ تقلید کا ثمر تھا۔"

" مرزا غلام احمد قادیانی کا غیر مقلد ہونا اظہر من الشمس ہے۔ کیونکہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت کی سرکاری منزل تک رسائی غیر مقلدیت کے کھلے پھاٹک سے ہوئی۔" (فتویٰ امام ربانی بر مرزا غلام احمد قادیانی ص ۲۴، ۲۶)

○ حنفیوں کے مشہور مولوی بشیر احمد صاحب قادری ترکِ تقلید کا فساد ۸؎ فتنہ مرزائیت کے زیرِ عنوان رقمطراز ہیں کہ:۔

" بانی فتنہ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی بھی ابتداءً غیر مقلد تھا۔"

" مرزا صاحب پہلے غیر مقلدانہ خیالات کے حامل تھے۔ پھر غیر مقلدیت سے ترقی کر کے نبوّت کا دعویٰ کر کے ایک دنیا کو گمراہ کیا۔" (ترکِ تقلید کے بھیانک نتائج ص ۴۷، ۴۸)

○ مشہور غالی بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ صاحب قادری رقمطراز ہیں کہ:۔

" مرزا قادیانی پہلے غیر مقلد وہابی عقیدہ کے ہی تھے۔" (مرزا قادیانی کی حقیقت ص ۳ حاشیہ ۱؎)

" مرزا قادیانی کو بزرگ بنانے والے اور اس کی ولایت کو چمکانے والے، اُس سے دعائیں کروانے والے، اس کی مالی امداد کرنے والے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی ہی تھے۔ جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجتہد اور سردار ہیں۔" (مرزا قادیانی کی حقیقت ص ۳)

" وہابیت اور مرزائیت کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ وہابیوں کے اکابر نے مرزائیت

کو ازحد تقویت پہنچائی ہے۔ اور اس کی تائید کی ہے"۔

" وہابی مولویوں نے مرزائیوں کے خلاف قدم نہیں اٹھایا، بلکہ ان کی پشت پناہی اور حمایت کی ہے۔" (وہابیت اور مرزائیت ص ۵۹)

" برِعظیم کی تاریخ مذاہب پر نظر ڈالیں تو ماننا پڑے گا کہ یہاں وہابیت پہلے پیدا ہوئی ہے اور پھر اس کی کوکھ سے مرزائیت نے جنم لیا۔ عقیدہ میں دونوں باہم کتنی یکساں ہیں۔ اس کا اندازہ ان کے تصور توحید ہی سے ہو سکتا ہے۔ وہابیوں کی وہ خانہ ساز توحید جس نے کروڑوں عوام و خواص کو شرک کی بھینٹ چڑھا دیا ہے، مرزائیوں کو بھی ورثے میں ملی ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی پہلے پہل غیر مقلد ہی تو تھا۔ اور شرک فروشی اس کی نس نس میں رچی بسی تھی۔ عقیدہ نبوت میں بھی وہابیت نے اس کے لئے کافی حد تک میدان ہموار کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے بزعم خویش آسانی سے کمالاتِ نبوت کا انکار کر کے اپنی ذات بے کمال کے لئے معجزہ وغیرہ نہ دکھا سکنے کا جواز تلاش کر لیا، آگے بڑھیں تو دوسرے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے مثلاً:

دونوں گروہ استمداد و توسّل کے منکر ہیں۔

دونوں ایصالِ ثواب سے مفرور ہیں۔

دونوں کے ہاں تراویح آٹھ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

(حرفِ اوّل وہابیت اور مرزائیت ص ۵)

اِسی پر بس نہیں بلکہ :-

○ بریلویوں کی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے فاضل مشہور مفتی اعظم مولوی ابوالطاہر محمد طیب صدیقی قادری برکاتی داناپوری فرماتے ہیں کہ :-

" سید نذیر حسین دہلوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری بلکہ تمام غیر مقلدین اسلام سے خارج،

کفار و مرتدین لئام ہیں جو ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر و مرتد ہے۔ اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ہے۔"

(محصلہ، تجانب اہل السنتہ ص ۵، ۱۱، ۱۱۲، ۲۴۷، ۲۴۸، ۴۵۳)

○ بریلویوں کے اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ:۔

" یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جب کہ نام الٰہی عز جلالہٗ لے کر ذبح کرے ....

وہابی دیوبندی، وہابی غیر مقلد ...... ان سب کے ذبیحے محض نجس و مُردار حرام قطعی ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں۔ اور کیسے ہی متقی، پرہیز گار بنتے ہوں کہ یہ سب مُرتدین ہیں۔"

(احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲۲)

" یہ گمراہ بد دین غیر مقلدین ہوئے۔" (فتاویٰ افریقہ ص ۱۵۳)

" وہابی غیر مقلد کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔" (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۲۸)

" دیوبندی اور غیر مقلد وغیرہ نکاح میں گواہ ہوں تو نکاح نہ ہوگا۔" (فتاویٰ افریقہ ص ۶۹)

" وہابی..... دیوبندی..... جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا۔ مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد، انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔

اور اولاد، ولد الزنا۔" (ملفوظات حصہ دوم ص ۱۱۱، ۱۱۲)

" وہابیوں کی اذان اور جماعت باطل اور مسجد مثل گھر کے ہے۔" (ملفوظات حصہ اول ص ۱۱۸)

" غیر مقلدین جہنم کے کتے ہیں۔"

" وہابی ہندوؤں سے بھی زیادہ ملعون ہیں۔ جس نے کسی اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھی، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۹۰، ۱۳۰، ۱۲۱ بحوالہ تلاش منزل ص ۲۳)

؎ یہ مُلّاں کافروں کو دولتِ اسلام کیا دے گا
اسے کافر بنانا بس مُسلمانوں کو آتا ہے

الغرض

ان کے محبوب ترین مشغلہ افترا بازی اور کافر گری کا حلقہ خاصا وسیع تر ہے۔
ہم صرف انہی حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

ع کبھی فرصت میں سُن لینا بڑی ہے داستاں میری

ناظرین حضرات

مذکورہ بالا حالات و واقعات کے پیشِ نظر مجبوراً صرف اور صرف مدافعت کے طور پر یہ کتاب ہدیہ ناظرین کی جارہی ہے۔

یہ کتاب" حنفیت اور مرزائیت ۹ ابواب پر مشتمل ہے۔

- مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟
- حکیم نورالدین بھیروی کون تھا غیر مقلد یا حنفی المذہب مقلد ؟
- مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے لیئے میدان کس نے ہموار کیا ؟
- غیر تشریعی امتی نبی اور مثیل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بننے کے لیئے چور دروازے۔
- کلمہ طیبہ میں تحریف لفظی و منصبی اور رسالت جدیدہ ناسخہ۔
- مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیوں نہ کیا؟
- مرزائیت اور بریلویت کے عقائد و نظریات میں یکسانیت۔
- کیا وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے؟

○ پانچ روایتوں کی تحقیق

بعض مقامات پر کچھ حوالجات مکرّر بھی نظر آئیں گے ـــــ مگر بامر مجبوری ایسا کیا گیا ہے۔ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْعُلَمَآءِ

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۚ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (المومن : ۴۴)

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَجَمِیْعِ مُتَّبِعِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اٰمِیْنَ ۝

احقر النّاس :۔
عبدالغفور اثری
خطیب جامع مسجد اہلحدیث
محلّہ واٹر ورکس سیالکوٹ

باب اوّل

مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد ؟

بتا اے عقلِ انسانی کوئی حل اس معمّے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کا مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر مقلد وہابی اہل حدیث باور کرانا، اور فتنہ مرزائیت کو غیر مقلدیت کی پیداوار قرار دینا وغیرہ گویا حق وانصاف کو زندہ درگور کر دینے کے مترادف ہے۔ جو صرف ان مقلّدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کی شان کے شایاں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اہل حدیث سے عوام کو متنفّر و بیزار کرنے کے لیئے یہ ناپاک ہتھکنڈے اس دور کی ایسی عظیم ترین غلط بیانی اور بے انصافی ہے کہ سابقہ اَدوار میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

لہٰذا اس کے صلہ میں مقلدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کو نوبل پرائز ملنا چاہیئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مقلّد تھے۔ مرزا قادیانی ابتداء سے آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب ہی رہا ہے۔ اس نے کسی زمانہ میں بھی اپنے لیئے غیر مقلّد وہابی اہلحدیث کا نام پسند نہیں کیا۔

وہ حنفی مقلدوں کا مشہور و معروف مناظر اور صاحب بیعت وارشاد پیر تھا۔ حنفی اسے اہل حدیث کے ساتھ مناظرہ کے لیئے پیش کیا کرتے تھے۔

اس کا اپنا بیان ہے کہ ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔ نیز چاروں مذاہب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسلام کے لیئے چار دیواری ہے۔ اور ہمارے نزدیک چاروں اماموں کی تابعداری کرنے والے بہت اچھے ہیں۔ لوگوں کے بگڑنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے اماموں کی متابعت چھوڑ دی ہے۔

اس نے اپنی جماعت پر فقہ حنفی پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے۔

موجودہ مرزائیوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ کو امام اعظم مانتے ہیں، اور فقہ حنفی پر عمل پیرا ہیں۔ اس کی ہدایت ہمارے امام حضرت مرزا صاحب نے فرمائی ہے۔

اس کے علاوہ بریلوی رضا خانی مذہب کے مخصوص مسائل مثلاً:-

- فوت شدہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بحیات جسمانی مشابہ بہ حیات دنیوی زندہ ہونا۔
- فوت شدہ انبیاء و مقرب بندوں کا زندوں سے عالم بیداری میں ملاقات کرنا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا
- صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا جائز ہونا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا۔ • مولود خوانی کا جائز ہونا۔
- مُردے کا چالیسواں کرنے کا جائز ہونا۔ • کشف قبور اور چلہ کشی کا جائز ہونا۔
- ضعیف بلکہ موضوع احادیث کی بذریعہ کشف رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تصحیح کرانا۔

وغیرہ کا بھی زبردست قائل تھا۔

ذیل میں ہم اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس پر کچھ حوالجات مقلدین احناف، دیوبندی، بریلوی رضا خانی اور مرزائیوں کے گھر سے تحریر کیئے دیتے ہیں:-

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

مرزا قادیانی اور اُن کے آباؤ اجداد حنفی المذہب صحیح العقیدہ سُنی مسلمان تھے

بریلویوں کے مشہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی المتوفی ۱۳۵۶ھ کے مشہور مرید محمد حیات خانصاحب اور محمد فاضل خاں صاحب لکھتے ہیں کہ:

"بانیٔ قادیانیت اور ان کی ابتدائی زندگی؟

تحریک قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ وہ برٹش انڈیا صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے موضع قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام غلام مرتضےٰ تھا۔ جو سمرقندی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا۔ مرزا غلام احمد علوم مروجہ عربی، فارسی اور طب سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہلمد قریباً چار سال ملازمت کرتے رہے۔ بعدہٗ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں حصہ لیتے رہے جہاں تک معلوم ہو سکا ہے اُن کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سُنی مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان اُن ایام میں مرزا صاحب حضرت عیسٰے علیہ السلام کے رفع آسمانی اور نزول کے عقیدہ پر بھی ایمان رکھتے تھے۔"

(پیش لفظ سیف چشتیائی)

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (قرآن حکیم)

یقیناً انھوں نے (مسیح علیہ السلام کو) قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے

سیفِ چشتیائی

تصنیفِ لطیف

زُبدۃ المحققین رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہٗ

○

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدّین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○

باہتمام

حضرت سید پیر غلام معین الدّین شاہ صاحب مدظلہ العالی

○

جو اپنے جادو اور شیطانی قوتوں کی امداد سے ایک وسیع قطعۂ زمین پر قبضہ کر لے گا اور ایمان رکھنے والوں پر دائرۂ حیات تنگ کر دے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے شرق میں سفید مینارہ کے قریب آسمان سے اُتریں گے اس حال میں کہ آپ کے دونو ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہوں گے۔ آپ آکر دجال کو قتل کریں گے اور دُنیا میں اسلام، ایمان اور امن کا بول بالا کریں گے۔ اور پھر سات سال یہاں زندہ رہنے کے بعد وفات پا کر مدینہ شریف میں حرم پاک میں دفن ہوں گے۔ آپ کے ظہور سے پہلے بنی فاطمہ میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور لقب مہدی۔ وُہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کے وقت اُن کا استقبال کرے گا اور پہلی نماز حضرات مل کر پڑھیں گے۔ اس میں وُہ عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں دُنیا کو کفر و الحاد کے اثرات سے پاک کرنے میں امداد دے گا۔

چونکہ ان احادیث مُبارکہ میں صحیح سال کا تعین نہیں ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کئی ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جنھوں نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر قبل اس کے کہ وُہ کسی عیسیٰ کا استقبال کرتے وُہ خود اس دُنیا سے اُٹھ جاتے رہے۔ بانی قادیانیت نے ان روایات سے ذرا مختلف طریقہ اختیار کیا۔ سب سے پہلے انھوں نے علمائے سلف کے اس عقیدہ کو غلط بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے اور وُہی پھر زمین پر واپس آئیں گے۔ اُن کے نظریہ کے مُطابق عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں ہی انتقال فرما گئے تھے اور قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والا شخص محض مثیلِ مسیح ہوگا۔ اس نظریہ کی اشاعت کے ساتھ ہی اسی مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کر کے خود کو مسیح موعود قرار دے دیا۔ اس ابتدا سے وُہ ظلی نبوت کی طرف بڑھے اور بالآخر اپنے اصلی نبی ہونے کا اعلان کر کے اُمتِ مسلمہ کے اس اعتقاد پر ضرب لگائی جس سے وُہ تیرہ سو سال سے منسلک تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خُدا کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اب مرزا صاحب کے اس ارتقائے روحانی اور اُن کی تعلیمات کی تفصیل اجمالاً دی جاتی ہے:۔

بانیِ قادیانیت اور اُن کی ابتدائی زندگی

تحریکِ قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ وُہ برٹش انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے موضع قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا جو سمرقندی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا۔ مرزا غلام احمد علوم مروجہ عربی، فارسی اور طب کی تکمیل سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں اہلمد قریباً چار سال ملازمت کرتے رہے۔ بعدہٗ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں حصہ لیتے رہے۔ "جہاں تک معلوم ہو سکا ہے اُن کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں اُنہی کے قدم بہ قدم چلتے رہے۔ اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وُہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سُنی مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ وُہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان۔ اُن ایام میں مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی اور نزول کے عقیدہ پر بھی ایمان رکھتے تھے۔

مثیلِ مسیح ہونے کا دعوے

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اپنی سیاسی بالادستی کھو دینے کی وجہ سے مُسلمان سخت ذہنی پریشانی اور مایوسی کا شکار ہو چکے

بریلویوں کے مشہور مولوی فیض احمد فیض مفتی اعظم گولڑہ شریف لکھتے ہیں :-

" بانی قادیانیت اور ان کی ابتدائی زندگی :-

تحریک قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا وہ برٹش انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے موضع قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا جو سمرقندی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اُن کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا۔ مرزا غلام احمد علوم مروجہ عربی ، فارسی اور طب کی تحصیل سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہل مد قریباً چار سال ملازمت کرتے رہے۔ بعدہٗ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں حصہ لیتے رہے جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے۔

۱۸۷۹ء میں انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہو گی اور جس میں اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کی تردید میں قوی اور محکم عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے مسلمانوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے کثیر تعداد میں پیشگی قیمت بھیج کر معاونت کی۔ لیکن ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک مرزا صاحب نے اس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع کر کے دعویٰ کیا کہ

لہ مولوی فیض احمد فیض نے ۱۳۵۶ھ میں پیر مہر علی شاہ صاحب کی وفات سے چند روز پہلے پندرہ سال کی عمر میں پہلی بار گولڑہ شریف میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت اور بیعت کی۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ یہ آنجناب کی نظر کرم کا نتیجہ تھا کہ راقم نے جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں مولانا حافظ مہر محمد صاحب سے درس

اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام اشاعتِ دین پر مامور فرمایا ہے اور وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ اس لیئے اس کتاب کی مزید اشاعت بند کی جاتی ہے ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے اپنی دوسری کتاب سُرمہ چشم آریہ تصنیف کی۔ اور ہوشیار پور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا اس طرح ایک مناظرِ اسلام اور مدعی الہام کی حیثیت سے شہرت حاصل کر کے انہوں نے اپنے گرد عقیدتمندوں کا ایک گروہ پیدا کیا جس میں حکیم نوردین شاہی طبیب ریاست جموّں وکشمیر جیسے بارسُوخ مشیر و معاون شامل تھے

مرزا صاحب کے ابتدائی عقائد :

اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وُہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سُنی مسلمان کے ہونے چاہئیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیّین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان۔

(مہر منیر باب ۵ ، فصل ۴ ، ص ۱۶۵ ، ۱۶۶)

(بقیہ حاشیہ) نظامی کی تکمیل کے بعد ۱۹۶۰ء میں جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں خطابت تدریس اور افتاء کے فرائض سنبھالے ہیں (مہر منیر ص ۶۰۰ ، ۶۰۱)

صحیح مسلم کی احادیثِ مقدسہ میں آثارِ قیامت کے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارشادات موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے دُنیا میں شرور و فسادات بے اِنتہا ہوں گے اور دجال نامی ایک شخص کا ظہور ہوگا جو اپنے جادُو اور شیطانی قوتوں کی امداد سے ایک وسیع قطعۂ زمین پر قبضہ کرلے گا اور ایمان رکھنے والوں پر دائرۂ حیات تنگ کر دیگا۔ اُس وقت حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ کے قریب آسمان سے اُتریں گے اِس حال میں کہ آپ کے دونو ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہوں گے۔ آپ آکر دجال کو قتل کریں گے اور دُنیا میں اِسلام، ایمان اور امن کا بول بالا کریں گے۔ اور پھر سات سال یہاں زندہ رہنے کے بعد وفات پاکر مدینہ شریف میں حرم پاک میں دفن ہوں گے۔ آپ کے ظہور سے پہلے بنی فاطمہؓ میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اور لقب مہدی۔ وُہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ظہور کے وقت اُن کا استقبال کرے گا اور پہلی نماز یہ دونو حضرات مِل کر پڑھیں گے۔ اُس میں وُہ عیسٰی علیہ السلام کی قیادت میں دُنیا کو کفر و الحاد کے اثرات سے پاک کرنے میں امداد دے گا۔

چُونکہ اِن احادیثِ مُبارکہ میں صحیح سال کا تعیّن نہیں ہے اِس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کئی ایسے لوگ پیدا ہُوئے جنہوں نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر قبل اِس کے کہ وُہ کسی عیسٰی کا استقبال کرتے وُہ خود اِس دُنیا سے اُٹھ جاتے رہے۔ بانیٔ قادیانیت نے اِن مُدعیان سے ذرا مختلف طریقہ اختیار کیا۔ سب سے پہلے اُنہوں نے عُلمائے سلف کے اِس عقیدہ کو غلط بتایا کہ عیسٰی علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے تھے اور وُہی پھر زمین پر واپس آئیں گے۔ اُن کے نظریہ کے مطابق عیسٰی علیہ السلام اپنے زمانہ میں ہی اِنتقال فرما گئے تھے اور قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والا شخص محض مثیلِ مسیح ہوگا۔ اِس نظریہ کی اشاعت کے ساتھ ہی اُسی مثیلِ مسیح ہونے کا دعوٰی کر کے خُود کو مسیح موعُود قرار دے دیا۔ اِس اِبتداء سے وُہ ظلی نبوت کی طرف بڑھے اور بالآخر اپنے اصلی نبی ہونے کا اعلان کر کے اُمتِ مُسلمہ کے اِس اِعتقاد پر ضرب لگائی جس سے وُہ تیرہ سو سال سے منکشف تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خُدا کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اَب مرزا صاحب کے اِس اِرتقائے رُوحانی اور اُن کی تعلیمات کی تفصیل اجمالاً دی جاتی ہے۔

بانیٔ قادیانیت اور اُن کی اِبتدائی زِندگی

تحریکِ قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ وُہ برٹش اِنڈیا میں صُوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپُور کے موضع قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہُوئے۔ اُن کے والد کا نام غُلام مُرتضٰے تھا جو سمرقندی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کا پیشہ طبابت اور زمینداری تھا۔ مرزا غلام احمد علُومِ مروجہ عربی، فارسی اور طِب کی تحصیل سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہل مد قریباً چار سال ملازمت کرتے رہے۔ بعدۂ ملازمت چھوڑ کر اپنے والدِ محترم کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں حصّہ لیتے رہے۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے اُن کے آباو اجداد حنفی المذہب مُسلمان تھے اور خود مرزا صاحب بھی اپنی اوائل زندگی میں اُنہی کے قدم بہ قدم چلتے رہے۔ ۱۸۷۹ء میں اُنہوں نے ایک اِشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اِرادہ رکھتا ہُوں جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی اور جس میں اِسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب کی تردید میں قوی اور محکم عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے۔ مسلمانوں نے اِس کتاب کی اشاعت کے لیے کثیر تعداد میں پیشگی قیمت بھیج کر معاونت کی لیکن ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک مرزا صاحب نے اِس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع کر کے دعوٰے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں

بذریعہ الہام اشاعتِ دین پر مامور فرمایا ہے اور وُہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ اس لیے اس کتاب کی مزید اشاعت بند کی جاتی ہے۔

۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے اپنی دُوسری کتاب سُرمہ چشم آریہ تصنیف کی اور ہوشیار پور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا۔ اس طرح ایک مُناظرِ اسلام اور مُدعیِ الہام کی حیثیت سے شہرت حاصل کرکے انہوں نے اپنے گرد عقیدت مندوں کا ایک گروہ پیدا کیا جس میں حکیم نور دین شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر جیسے بارسوخ مشیر و معاون شامل تھے۔

مرزا صاحب کے ابتدائی عقائد

اس وقت تک مرزا صاحب کے عقائد وُہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سُنّی مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ وُہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بھی اُسی قدر قائل تھے جیسے دیگر مسلمان۔ اپنے اشتہاری اعلان مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء (مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد دوم) میں اُنہوں نے لکھا :-

"میں اُن تمام اُمور کا قائل ہُوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلِ سُنّت جماعت کا عقیدہ ہے اُن سب باتوں کو مانتا ہُوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلّم الثبوت ہیں۔ اور سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دُوسرے مُدعیِ نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہُوں۔ میرا یقین ہے کہ وحیِ رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہُوئی اور جناب رسُول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ ...... اس میری تحریر پر ہر شخص گواہ رہے۔"

اسی طرح اپنے مکتوب عربی بنام مشائخ ہند مندرجہ انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں :-

"میرا اعتقاد یہ ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں جو خاتم النبیین ہیں جن پر خُدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں اور اُن کے دُشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو چشمہ حق و معرفت ہے۔ کی میں پیروی کرتا ہُوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہُوں جو کہ اُس خیر القرون میں باجماعِ صحابہ صحیح قرار پائی ہیں۔ نہ اُن پر کوئی زیادتی کرتا ہُوں نہ کمی۔ اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہُوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا۔ اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعتِ محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے اُس پر خُدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔" (ترجمہ)

اُن ایام میں مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفعِ آسمانی اور نزول کے عقیدہ پر بھی یقین رکھتے تھے جس پر براہینِ احمدیہ جلد چہارم میں اُن کے یہ الفاظ شاہد ہیں :-

"یہ آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (فتح - ۲۸) (اللہ تعالیٰ وُہ ہے جس نے اپنے رسُول کو ہدایت دے کر اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے) سیاستِ مُلکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وُہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہُور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ

مرزا قادیانی حنفیوں کا مشہور پیر، مناظرِ اسلام، مجدّد اور مامور من اللہ تھا

بریلوی رضاخانی مولوی فیض احمد فیض مفتی اعظم گولڑہ شریف لکھتے ہیں :

" جب ۱۸۹۶ء میں آپ (پیر مہر علی شاہ صاحب) حج سے واپس تشریف لائے تو اس وقت مرزا صاحب کا دعویٰ مجدد اور مامور من اللہ ہونے کا تھا۔ وہ گذشتہ دس برس سے عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ مباحثات اور اپنی مناظرانہ تصانیف اور اشتہار بازی کی بدولت خاصی شہرت حاصل کر چکے تھے اور پیری مریدی بھی چل رہی تھی.....

اُدھر چاچڑاں ریاست بہاولپور کے مشہور شیخ طریقت اور صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید چشتی بھی ابتداء میں مرزا صاحب کے متعلق بہت حسنِ ظن رکھتے تھے. خواجہ صاحب ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے قادیانی معرکہ لاہور کے قریباً ایک سال بعد ۱۹۰۱ء میں انتقال فرما گئے۔ مرزا صاحب نے انہیں دعوت نامہ بھیجا تھا کہ بروئے الہام الٰہی میں تبلیغ دین کے کام پر مامور ہوا ہوں، آپ میری اعانت فرمائیں۔ اس پر خواجہ صاحب نے اپنے جواب میں اعانت فی الدین کا وعدہ کرتے ہوئے مرزا صاحب کی شان میں تعریفی کلمات تحریر فرمائے۔ آپ کے ملفوظات اشارات فریدی میں مذکور ہیں، کہ جب علماء نے مرزا صاحب کے خلاف لکھنا شروع کیا تو خواجہ صاحب نے فرمایا یہ شخص حمایت دین پر کمر بستہ ہے۔ اور علماء مذاہب باطلہ کو چھوڑ کر اس نیک آدمی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں. حالانکہ وہ اہل سنت والجماعت سے ہے اور صراط مستقیم پر ہے"

(مہر منیر ص ۲۰۴ - ۲۰۵)

مرزا قادیانی بڑا نیک مرد، ہدایت کی تلقین کرنے والا، صراطِ مستقیم پر اور اہلِ سنت وجماعت سے ہے اور وہ اہلِ سنت وجماعت کے عقائد اور ضروریاتِ دین کا ہرگز منکر نہیں ہے۔

بریلویوں کے شہبازِ طریقت وشہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفی ۱۳۱۹ھ کے خلیفہ مولانا رکن الدین حنفی چشتی لکھتے ہیں:

"مقبوس ۲۷، اس سال (۱۳۱۴ھ) بروز منگل بوقت عشاء ۲۹ شعبان کو حضرت اقدس کی زیارت اور قدم بوسی کی دولت حاصل ہوئی کہ اس سے بڑھ کر کوئی عبادت وسعادت نہیں ہو سکتی، مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر ہوا، اور اس کی تردید ومنکرین کی مذمت کی بات چھڑ گئی **ایک عقلمند شخص** جو وہاں حاضر مجلس تھا اس نے مرزا صاحب کی صفت و ثناء کی حضور خواجہ غلام فرید ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ بہت زیادہ خوش ہوئے۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ مرزا صاحب تمام اوقات خدا کی عبادت، نماز یا تلاوتِ قرآن شریف میں گزارتے ہیں۔ اس نے دین کی حمایت میں کمر باندھی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے دنیا کی ملکہ جو لندن میں رہتی ہے کو بھی دینِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت دی ہے اور روس وفرانس وغیرہ کے بادشاہوں کو بھی اسلام کی دعوت دی ہے اور اس کی تمام محنت و کوشش یہی ہے کہ تثلیث اور صلیب کا عقیدہ مٹائے جو سراسر کفر ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرے۔ علمائے وقت کو دیکھو کہ مذاہبِ باطلہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کے درپے ہو گئے ہیں جو بڑا نیک مرد اور اہلِ سنت وجماعت سے ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے اور ہدایت کی تلقین کرتا ہے اس پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ اس کا عربی کلام دیکھو جس کا

مقابلہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے اور اس کی تمام کلام حقائق و معرفت و ہدایت سے بھری ہوئی ہے اور وہ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں ہے ۔" (اشارات فریدی حصہ سوم ص ۶۹ ، ۷۰ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

نوٹ نمبر ۱ : واضح رہے کہ اشارات فریدی میں خواجہ غلام فرید حنفی چشتی کے ملفوظات ان کے نوسالہ تربیت یافتہ مرید مولوی رکن الدین حنفی چشتی نے ان کی زندگی میں جمع کر کے خواجہ صاحب کی خدمت مبارک میں سبقاً سبقاً پڑھ کر سنائے ۔ اور آپ نے بکمال توجہ سُنے ۔ اور اس کی تصحیح اور اصلاح اور تحقیق تام فرمائی ۔" (اشارات فریدی حصہ سوم ص ۱۸۷)

نوٹ نمبر ۲ ، یہ بھی واضح رہے کہ اشارات فریدی حصہ سوم مقبوس ۲۷ میں خواجہ صاحب کا مذکورہ بالا بیان ۲۹ شعبان بروز منگل بوقت عشاء ۱۳۱۴ھ کا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود ، مہدی موعود کا دعویٰ کیا اور خواجہ اس کے دعویٰ سے واقف ہی نہیں بلکہ اس کی خود ساختہ مسیحیت و مہدویت کے زبردست مصدق بھی تھے ۔ جیسا کہ مقبوس ۲۷ ص ۷۰ ، ۷۱ میں مذکور ہے

آہ ! ع وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

حق موجود مشہود

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ

ارباب شریعت و طریقت را مژدۂ ہدایت باصحاب معرفت و حقیقت را نوید سعادت باد که درین
زمان فیض اقتران کتاب مستطاب لب الالباب احادیث و قرآن گلشن بہار ذوق و وجدان
مخزن اسرار توحید مسمی به مقابیس المجالس المعروف به

اشارات فریدی

از ملفوظات قطب مدار غوث روزگار سلطان العارفین خلیفة الصدق حضرت دارا یقین مرکز
فلک ولایت مالک العرفان المشرف من الاکوان روح المعرفت قطب الحقیقه فرید بخش وجود
بحسنات مقدس حضور اقدس قبلهٔ ما توحید حضرت خواجه غلام فرید رضی الله تعالی عنه که جمع
کرده بنده رکن الدین پرہار سوکنه ثبته الله تعالی علی الصدق و الیقین بہ نسبت القرآن بہ ایت
ایشان سند الکاملین حجة الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محبوب آن بہره انوار ماستانی حضرت
خواجه محمد بخش سجاده نشین چشتیه قدس سره مرجع الناس رکن البلاد اعتبار حسین ... الملک فخر الامرا
صاحبزاده محمد عبد العلیم خان صاحب بہادر امیر ... سلمه ربه

در مطبع مفید عام آگره باہتمام محمد قادر علی خان صوفی طبع شد
۱۳۲۰ھ

نماز حضور خواجه ابقاه الله تعالی بدولت خانه شریف تشریف فرما شدند و این بنده بر وثاق
خویش آمده بعد از ساعتی این بنده راقم الحروف باز بخدمت شریف حضور خواجه
ابقاه الله تعالی مشرف شد حضور مسند آرا بودند و همه حضار مجلس حلقه بسته
نشسته اند اگرچه حضور خواجه ابقاه الله تعالی کلاه مبارک را از سر اشرف بیک دست
بالا برداشتند و بدیگر دست از زلفین شریفین موئے چند فرود آوردند من متحیر شدم
که برخیزم و این موئے مبارک را بگیرم مگر پیش از من میان برکت علی بانی که
منظور خاطر حضور خواجه ابقاه الله تعالی بود آن موها را بگرفت آنگه بسوئے من
دیدم او را به تعقب کردن اشاره دادم وے سر جنبانیده منظور کرد آخر
بر جائے او رفتم و آن همه موئے مبارک را از وے گرفتم و حرز جان خود ساختم انشاء الله
تعالی این موئے مبارک نزد من و نزد اولاد من تبرک خواهد بود والحمد لله علی ذلک

ملفوظ بیست و هفتم بوقت عشاء شب سه شنبه بیست و نهم
از ماه شعبان سال مذکور دولت پابوس زیارت حضرت اقدس که عبادتے
و سعادتے بهتر ازین نیست میسر گشت سخن در ذکر مرزا غلام احمد قادیانی و در بیان
رد و قدح و منکرین افتاده بود دانشمندی حاضر بود وے صفت و ثنائے مرزا
صاحب کرد حضور خواجه ابقاه الله تعالی ببقائه بدرجه غایت خوش و مسرور شدند
بعد ازان فرمودند که همه اوقات مرزا صاحب بعبادت خدا عز و جل میگذرند
یا نماز میخوانند یا تلاوت قرآن شریف میکنند یا دیگر شغل اشغال مینمایند و بر حمایت اسلام
و دین چنان کمر همت بسته که ملکه زمان لندن را نیز دعوت دین محمدی کرده است
و بادشاه روس و فرانس وغیرهما را هم دعوت اسلام نموده است و همه سعی و کوشش

ازدرا ینست که عقیدهٔ تثلیث و صلیب را که سراسر کفر است بگذارند و بتوحید
خداوند تعالی بگروند و علمای وقت را ببینید که دیگر گروه مذاهب باطله را گذاشته
و سنت رسول این چنین نیک مردی که از اهل سنت و جماعت است و بر صراط مستقیم
است و راه هدایت می نماید انشاد داده اند و بر وی حکم تکفیر ساختند کلام علمی او ببینید که
از طاقت بشریه خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقایق و هدایت است
و از عقاید اهل سنت و جماعت و ضروریات دین هرگز منکر نیست بعد از آن
فرمود که میرزا صاحب بر مهدویت خود بسیار علامات بیان کرده مگر از تمام آن
دو علامات که در کتاب خود درج ساخته بیان نموده است بر تردید به غایت بر
دعوی مهدویت او گواه آمده یکی اینکه او گفته که در حدیث شریف آمده است که قال
النبی صلی الله علیه وسلم یخرج المهدی من قریة یقال لها کدعة ویصدقه
الله تعالی ویجمع اصحابه من اقصی البلاد علی عدة اهل بدر بثلاث مائة
وثلثة عشر رجلا ومعه صحیفة مختومة فیها عدد اصحابه
باسمائهم وبلادهم وخلالهم یعنی فرمود نبی صلی الله علیه وسلم بیرون آید مهدی
از دهی که نامش کدعه است و کدعه در اصل معرب کادیان است دوم این است
که امام مسلم گرده در دارقطنی این حدیث از امام محمد باقر رضی الله عنه روایت کرده است
که ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف
القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه مگر هر دو
خسوف و کسوف شمس بتاریخ ششم ماه اپریل ۱۸۹۴ع هزار و هشتصد و نود و چهار واقع
شد پس میرزا صاحب برای اتمام حجت خود در اطراف و اکناف عالم اشتهار

حاصلِ کلام

بریلوی رضاخانی کُتب کے مذکورہ بالا حوالجات سے مندرجہ ذیل باتیں روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے آباؤ اجداد حنفی المذہب صحیح العقیدہ سُنّی مسلمان تھے ـــــ مرزا قادیانی حنفیوں کا مشہور مناظرِ اسلام ـــــ صاحبِ بیعت وارشاد پیر ـــــ مجدّد اور مامور من اللہ تھا ـــــ مرزا قادیانی بڑا نیک مرد ـــــ تمام اوقات خدا کی عبادت' نماز یا تلاوتِ قرآن میں گزارنے والا ـــــ اہل سنّت وجماعت ـــــ صراطِ مستقیم پر ـــــ ہدایت کی تلقین کرنے والا ہے ـــــ اس کے عربی کلام کا مقابلہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ ـــــ اس کی کلام حقائق ومعرفت وہدایت سے بھری ہوئی ہے ـــــ اس نے دین اسلام کی حمایت میں کمر باندھی ہوئی ہے ـــــ اس کی کوشش ہے کہ تثلیث اور صلیب کا عقیدہ مٹائے جو سراسر کفر ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرے ـــــ نیز مرزا قادیانی اہل سنّت وجماعت کے عقائد وضروریاتِ دین کا ہرگز منکر نہیں ہے ـــــ یہ بھی واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی کی صفت' ثنا کرنے والا شخص عقلمند ہے ـــــ اور اس کی صفت' ثنا پر خوش ہونے والا شخص بریلوی رضاخانی حضرات کا پیر خواجہ غلام فرید حنفی چشتی ہے۔

؏ کس ادا سے کیا اقرار گناہ گاروں نے

مرزا قادیانی ابتداء سے آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب رہا ہے

لاہوری مرزائیوں کا امیر مولوی محمد علی ایم اے ـــــ لکھتا ہے۔

" حضرت مرزا صاحب ابتداء سے آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب

رہے ہیں ۔" (تحریک احمدیت حصہ اول ص ۱۱)

مرزا قادیانی اصولاً ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتا تھا اس نے کسی زمانے میں بھی اپنے لیئے اہل حدیث کا نام پسند نہیں کیا

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے :

" خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہلحدیث کا بڑا چرچا تھا۔ اور حنفیوں اور اہل حدیث جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں کے درمیان بڑی مخالفت تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے گویا جانی دشمن ہو رہے تھے .... اور ایک دوسرے کے خلاف فتوٰی بازی کا میدان گرم تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گو دراصل دعوٰی سے قبل بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصّب یا جتھہ بندی کا رنگ ظاہر ہو، لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے کو حنفی ظاہر فرماتے تھے آپ نے اپنے لیئے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا ۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۸، ۴۹)

مرزا قادیانی حنفی المذہب تھا اور حنفی اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت کرتا تھا

مشہور مرزائی منشی برکت علی ہوشیار پوری " مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے ؟" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-

سوال نمبر ۴ : مرزا صاحب کے نزدیک اسلام کے فرقہائے مختلفہ میں سے وہ کون سا گروہ ہے جس میں خود مرزا صاحب داخل ہیں ۔ اور اس اصول کے موافق لوگوں کو ہدایت

فرماتے ہیں ؟

جواب نمبر ۴ : حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اس طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔

(نور الدین ۲۹ راگست ۱۹۱۲ء کلام امیر المعروف ملفوظات نور حصہ اول ص ۵۴)

مرزائیوں کا فقہ حنفی فقہ ہے !

روزنامہ نوائے وقت ج ۷۳ ، شمارہ ۲۱۲ ، ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء میں ہے کہ :

" ۱۰ دسمبر (وقائع نگار) قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ آج ربوہ میں شروع ہوا فرقہ قادیان کے سربراہ مرزا ناصر احمد[1] نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے کہا ہم جو محسوس کرتے ہیں اور سچ سمجھتے ہیں اس کا اعلان کرتے رہیں گے ۔ .... انہوں نے اپنے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس مذہب کو مانتے ہیں جو نبی آخر الزماں لے کر آئے ۔ ہمارا فقہ حنفی فقہ ہے ۔ "

مرزائی امام ابو حنیفہ کو امام اعظم مانتے ہیں اور فقہ حنفی پر عمل پیرا ہیں

مشہور مرزائی مرتضیٰ خاں حسن بی اے لکھتا ہے :

ہم فقہ کو بھی مانتے ہیں اور فقہائے عظام کی دل سے قدر کرتے ہیں اور ان کے اجتہاد

---

[1] " مرزا ناصر احمد ۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوا ، ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے عہدہ پہ فائز ہوا ۔ ۹ر جون ۱۹۸۲ء کو ۷۳ برس کی عمر میں اسلام آباد میں فوت ہوا ۔ ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کو ان کی نماز جنازہ ربوہ میں مرزا طاہر احمد نے پڑھائی " (جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ ۔ دوسرا باب)

اور تفقہ کی قدر کرتے ہیں ہم بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہؒ کی فقہ پر عمل پیرا ہیں اسی کی ہدایت ہمارے امام حضرت مرزا صاحب نے فرمائی ہے۔" (مجدد زمان بجواب دو ونی ص ۲۱۷)

"سنیئے ہم لوگ فقہ کی عزت کرتے ہیں فقہ کو خود مانتے ہیں اور فقہاء کو تعظیم اور قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ فقہاء جنہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل کا استنباط کیا ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں حضرت امام ابو حنیفہؒ کو ہم امام اعظم مانتے ہیں اور ان کی فقہ پر عموماً عمل کرتے ہیں آپ ہمارے متعلق جو چاہیں کہیں آپ کی زبان اور قلم کو کون روک سکتا ہے ؟"

(مجدد زمان بجواب دو ونی ص ۱۲۳)

مرزائیوں پر فرض ہے کہ فقہ حنفی پر عمل کریں

مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت احمد لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے :

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔" (مجدد اعظم ج ۳ ؛ ص ۹۸، ۹۹ ج ۲ ص ۹۱۷)

مرزائیوں کا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے اور مرزائی بنانے کے لیئے پہلے حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے

مشہور مرزائی چوہدری احمد جان اپنے مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام لکھتا ہے :-

" ہمارا مذہب ــــ ہمارا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے ہمارے نزدیک تقلید کو چھوڑنا ایک اباحت[1] ہے کیونکہ ہر ایک شخص مجتہد نہیں ہے ذرا سا علم ہونے سے کوئی متابعت

[1] یہ کتابت کی غلطی ہے۔ اصل لفظ قباحت ہے

کے لائق نہیں ہو جاتا کیا وہ اس لائق ہے کہ سارے متقی اور تزکیہ کرنے والوں کی تابعداری سے آزاد ہو جائے قرآن شریف کے اسرار سوائے مطہر اور پاک لوگوں کے اور کسی پر نہیں کھولے جاتے۔

ہمارے ہاں جو آتا ہے اسے پہلے ایک حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔ میرے خیال میں یہ چاروں مذہب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں۔ اور اسلام کے واسطے ایک چار دیواری۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حمایت کے واسطے ایسے اعلیٰ لوگ پیدا کیے جو نہایت متقی اور صاحب تزکیہ تھے۔ آج کل کے لوگ جو بگڑے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اماموں کی متابعت چھوڑ دی گئی ہے، خدا تعالیٰ کو دو قسم کے لوگ پیارے ہیں۔

اوّل:۔ وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے خود پاک کیا اور علم دیا۔

دوم:۔ وہ جو ان کی تابعداری کرتے ہیں ہمارے نزدیک ان لوگوں کی تابعداری کرنے والے بہت اچھے ہیں۔ کیونکہ ان کو تزکیہ نفس عطا کیا گیا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے قریب تر کے ہیں۔ میں نے خود سنا ہے کہ بعض لوگ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں سخت کلامی کرتے ہیں یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔"

(روحانی خزائن ۲ جلد دوم ص ۳۳۲ ، ۳۳۳)

حاصلِ کلام

مرزا قادیانی کے اس بیان سے مندرجہ ذیل باتیں روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی ہیں:

___ مرزائیوں کا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے ___ مرزائیوں کے نزدیک تقلید چھوڑنا ایک قباحت ہے ___ مرزائی بنانے کے لیئے پہلے حنفیت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے۔

___ چاروں مذہب اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں ___ چاروں مذہب اسلام کے واسطے ایک چار دیواری ہے ___ چاروں اماموں کی تابعداری کرنے والے بہت اچھے ہیں

___ اماموں کی متابعت چھوڑنے سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی حنفی گر تھا

مرزا بشیر احمد ایم ۔اے لکھتا ہے :۔

حافظ روشن علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی دینی ضرورت کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے مولوی نورالدین صاحب کو یہ لکھا کہ آپ یہ اعلان فرمادیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ حالانکہ آپ جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب عقیدۃً اہلحدیث تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے اس کے جواب میں حضرت صاحب کی خدمت میں ایک کارڈ ارسال کیا جس میں لکھا ؎

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغاں گوید ۔ کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

اور اس کے نیچے نورالدین حنفی کے الفاظ لکھ دیئے ۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ شعر لکھا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اگرچہ میں اپنی رائے میں تو اہلحدیث ہوں لیکن میرا پیرِ طریقت کہتا ہے کہ اپنے آپ کو حنفی کہو، اس لیئے میں اس کی رائے پر اپنی رائے کو قربان کرتا ہوں، اپنے آپ کو حنفی کہتا ہوں۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۸)

مرزا قادیانی حدیث کے بارے میں اصولِ فقہ حنفی کا پابند تھا

مشہور مرزائی سراج الحق نعمانی سہارنپوری لکھتا ہے کہ :

مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ لدھیانہ میں مباحثہ

کے دَوران بخاری شریف کے حوالہ سے یہ حدیث پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری حدیث معارض قرآن ہو تو وہ چھوڑ دی جائے۔ اور قرآن کو لے لیا جائے۔ اس پر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو نہایت غصہ آیا، اور کہنے لگے کہ یہ حدیث نہیں بخاری سے نکال کر دکھائی جائے۔ بخاری موجود تھی مگر اس وقت یہ حوالہ نہ ملتا تھا۔ آخر کہیں سے اصول فقہ حنفی کی مشہور کتاب توضیح تلویح منگا کر حوالہ نکال کر دیا گیا کہ صاحب توضیح نے لکھا ہے کہ یہ بخاری میں ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵ ـ محصلہ، تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۳۲، حیات طیبہ ص ۱۰۷)

واضح ہو کہ مذکورہ بالا الفاظ نہ بخاری شریف کے ہیں اور نہ ہی یہ حدیث کسی اور کتاب سے صحیح سند کے ساتھ دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اصل میں یہ الفاظ حنفی فقہ کا ایک مشہور قاعدہ ہے۔ جو کہ نور الانوار اور اصول شاشی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ اسی طرح بریلویوں کے حکیم الامت مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں صاحب نعیمی نے بھی مقدمہ تفسیرات احمدیہ ص ۴ کے حوالہ سے لکھا ہے۔

اِذَا بَلَغَکُمْ مِنْ حَدِیْثٍ فَاعْرِضُوْہُ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ وَافَقَہٗ فَاقْبَلُوْہُ وَاِلَّا فَرُدُّوْہُ۔ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو۔ اگر اس کے موافق ہو تو قبول کر لو ورنہ رد کر دو۔ (جاء الحق حصہ اوّل ص ۳۴)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی حدیث کے بارے میں اصولِ فقہ حنفی کا پابند تھا۔ جیسا کہ حنفیوں کے دونوں گروہ دیوبندی اور بریلوی رضا خانی پابند ہیں۔

———

مرزا قادیانی کا مولانا محمد حسین بٹالوی کیساتھ حنفی اور وہابی مسائل پر مناظرہ

ا۔ چنانچہ حنفیوں کے مشہور مولوی لبشیر احمد صاحب قادری (مجدد اعظم ج ۲ ص ۱۲۴۳ کے حوالہ سے) رقمطراز ہیں :۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نئے نئے پڑھ کر اور مولوی بن کر جو بٹالہ آئے تو چونکہ یہ اہلحدیث تھے اس لیئے حنفیوں کو ان کے خیالات بہت گراں گزرے۔ بعض اختلافی مسائل میں بحث کرنے کے لیئے حنفیوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی طرف رجوع کیا اور انکا ایک نمائندہ حضرت اقدس کو قادیان سے بٹالہ لے آیا۔ شام کو مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے والد مسجد میں تھے۔ جو حضرت اقدس وہاں پہنچ گئے۔ بحث شروع ہوئی۔ مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر کی۔ حضرت اقدس نے تقریر سن کر فرمایا کہ اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں جو قابل اعتراض ہو تو میں تردید کس بات کی کروں، ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے، بہت مایوسی ہوئی اور وہ آپ سے بہت ناراض ہوئے۔ لیکن آپ نے محض اللہ کے لیئے اس بحث کو ترک کر دیا۔ کیونکہ محض دھڑے بندی کے لیئے آپ حق بات کی تردید نہیں کر سکتے تھے۔ (ترک تقلید کے بھیانک نتائج ص ۴۷، ۴۸)

۲۔ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ "ایک دفعہ قبل دعوٰی مسیحیت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلہ میں بعض حنفی اور وہابی مسائل کی بحث کے لیئے بلایا۔ اور ایک بڑا مجمع لوگوں کا اس بحث کے سننے کیلئے جمع ہو گیا اور مولوی محمد حسین نے ایک تقریر کر کے لوگوں میں ایک جوش کی حالت پیدا کر دی اور وہ حضرت صاحب کا جواب سننے کیلئے ہمہ تن انتظار ہو گئے۔ مگر حضرت صاحب نے سامنے صرف

اس قدر کہا کہ اس وقت کی تقریر میں جو کچھ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اس میں مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ جو قابلِ اعتراض ہو، اس لیئے میں اس کے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا، کیونکہ میرا مقصد خواہ نخواہ بحث کرنا نہیں، تحقیقِ حق ہے۔ آپ کے اس جواب نے جو مایوسی اور استہزاء کی لہر لوگوں کے اندر پیدا کی ہوگی، وہ ظاہر ہے مگر آپ نے حق کے مقابل میں اپنی ذاتی شہرت و نام و نمود کی پرواہ نہیں کی۔ اور ڈر گئے، بھاگ گئے۔ ذلیل ہوگئے کے طعنے سنتے ہوئے وہاں سے اُٹھ آئے۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۹۱)

۳۔ مناظرہ کب ہُوا، اور کس موضوع پر تھا؟

یہ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

مشہور مرزائی عبدالقادر سابق سوداگر مل لکھتا ہے:۔

"۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء کا واقعہ ہے۔ پنجاب میں اہل حدیث فرقہ کی شدید مخالفت تھی جس مسجد کے ملّاں کو پتہ لگتا تھا کہ اس میں کسی اہلحدیث (بقول ان کے کسی وہابی) نے نماز پڑھی ہے بعض اوقات اس کا فرش تک اکھڑوا دیتا تھا یا دھلوا دیتا تھا۔ ان ایّام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے نئے نئے تحصیلِ علم کر کے واپس بٹالہ آئے تھے۔ عوام مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید جذبات پائے جاتے تھے۔ حضرت اقدس جو کسی کام کے سلسلہ میں بٹالہ تشریف لے گئے تو ایک شخص اصرار کے ساتھ آپ کو تبادلہ خیالات کے لیئے مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر لے گیا وہاں ان کے والد صاحب بھی موجود تھے۔ اور سامعین کا ایک ہجوم مباحثہ سننے کے لیئے بیتاب تھا۔ آپ مولوی صاحب موصوف کے سامنے بیٹھ گئے۔ اور مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا، میرا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید

سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد اقوالِ رسول کا درجہ ہے۔ اور میرے نزدیک کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مقابل کسی انسان کی بات قابلِ حجت نہیں ہے۔ حضور نے یہ سن کر بے ساختہ فرمایا کہ آپ کا یہ اعتقاد معقول اور ناقابلِ اعتراض ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے دیوانہ وار یہ شور مچا دیا کہ ہار گئے، ہار گئے۔ جو شخص آپ کو ساتھ لے کر گیا تھا وہ بھی سخت طیش سے بھر گیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ نے ہمیں ذلیل و رسوا کیا، مگر آپ تھے کہ کوہِ وقار بنے ہوئے تھے۔ اور آپ کو لوگوں کے شور و شر کی مطلقاً پرواہ نہ تھی۔ (حیات طیبہ ص ۴۰، ۴۱)

فائدہ جلیلہ ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی حنفی مقلدوں کا مشہور مناظر تھا۔ حنفی وہابی مسائل کی بحث کیلئے حنفی اپنی طرف سے اسے مناظرہ کے لیئے پیش کیا کرتے تھے۔ اسی لیئے تو بٹالہ کے حنفیوں نے اسے فخر اہلحدیث۔ امام المناظرین فاتحِ حنفیت حضرت مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلہ میں پیش کیا اور ذلت آمیز شکست کھائی۔ اس زمانہ میں بٹالوی صاحب کے مقابلہ میں حنفیوں کے دوسرے علماء کا بھی یہی حال تھا۔ جو مرزا کا ہوا۔ وہ آپ کے ساتھ مناظرہ کرنے سے گھبراتے تھے۔ آپ کو فاتحِ حنفیت تو آپ کے دشمنوں نے بھی تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۱۷)

مرزا قادیانی کا رفع الیدین، آمین بالجہر وغیرہ مسائل پر مباحثہ

میاں محمد فضل الٰہی ریڈر سب جج درجہ اوّل سیالکوٹ نے پنڈت دیوی رام کا حلفیہ بیان مرزا قادیانی کے خلیفہ ثانی کی خدمت میں بھیجا۔ اور خلیفہ صاحب نے خاکسار مرزا بشیر احمد ایم اے کو برائے اندراج سیرۃ المہدی بھجوایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پنڈت دیوی رام ولد متھرا داس قوم پنڈت سکنہ دودوچک تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور کا بیان ہے کہ میں ۲۱ جنوری ۱۸۷۵ء کو قادیان گیا۔ مرزا قادیانی کے پاس اکثر جایا کرتا تھا۔ اور میزان طب ان سے پڑھا کرتا تھا۔ مرزا قادیانی اہل سنّت والجماعت (یعنی حنفی المذہب مقلد تھا) اور میر ناصر نواب جو محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر بھی خاص قادیان میں تھا۔ اور وہ وہابی (اہلحدیث) مذہب کے تھے جب کبھی دونوں اکٹھے ہوتے تو اکثر اپنے اپنے مذہب کے متعلق بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی میر ناصر نواب کے ساتھ میرے روبرو رفع یدین، آمین بالجہر، ہاتھ باندھنے کے متعلق تکبیر پڑھنے کے متعلق بحث ہوتی کہ آیا یہ امور جائز ہیں یا ناجائز۔

(محصلہ سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۷۵۹)

مرزا قادیانی کے نزدیک اہلحدیث یہودیوں کا ایک فرقہ ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں یہود کے اگرچہ بہت فرقے تھے. مگر جو حق پر سمجھے جاتے تھے وہ دو فرقے ہو گئے تھے۔

۱. ایک وہ جو توریت کے پابند تھے اسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے۔

۲. دوسرا فرقہ اہل حدیث تھا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجھتے تھے۔ یہ اہلحدیث اسرائیلی بلاد میں بہت پھیل گئے تھے. اور ایسی ایسی حدیثوں پر عمل کرتے تھے جو اکثر توریت کے معارض اور نقیض تھیں۔ اور ان کی یہ حجت تھی کہ بعض مسائلِ شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانونِ مجازات کے مسائل توریت سے ملتے نہیں۔ ان پر حدیثوں کی رُو سے اطلاع ہوتی ہے۔......

یہ حدیثیں مدت تک زبانی رہیں، اور مدت کے بعد قلمبند ہوئیں۔ اس لیے ان میں کچھ موضوعات کا حصہ بھی مل گیا تھا۔........

پس اس زمانہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور ان کے مخاطب خاص طور پر اہلحدیث ہی تھے جو توریت سے زیادہ حدیثوں کی عزت کرتے تھے۔ اور نبیوں کے نوشتوں میں پہلے خبر دی گئی تھی کہ جب یہود کئی فرقوں پر منقسم ہو جائیں گے، اور خدا کی کتاب کو چھوڑ کر اس کے برخلاف حدیثوں پر عمل کریں گے، تب ان کو ایک حکم عدل دیا جائے گا۔ جو مسیح کہلائے گا۔ اور اس کو وہ قبول نہ کریں گے۔ آخر سخت عذاب ان پر نازل ہوگا۔ اور وہ طاعون کا، عذاب تھا۔ (کشتی نوح ص ۲۷، حاشیہ ملا)

مرزا قادیانی کا وہابیوں کے متعلق اظہارِ نفرت

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ

"میں نے جہاں تک دیکھا ہے، وہابیوں میں تیزی اور چالاکی ہوتی ہے۔ خاکساری اور انکساری تو ان کے نصیب نہیں ہوتی۔ یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے آریہ ہیں۔"

مشرک بھی سچی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسا ہی وہابی بھی نہیں کر سکتا۔

یہ مسلمانوں کے آریہ ہیں، ان میں روحانیت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے سچے رسول سے سچی محبت نہیں ہے۔ (روحانی خزائن ۲ ج ۵، ص ۲۱۴)

" وہابی اور مشرک گمراہ ہیں۔ امت وسط ہونا چاہیے۔ دونوں طرف کی رعایت رکھنی چاہیے۔ جب تک وہابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہیں سمجھتا، وہ بھی خدا سے دور ہے۔ انہوں نے بھی دین کو خراب کر دیا ہے۔ جب کبھی نبی یا ولی کا ذکر آ جاوے تو چلا اٹھتے ہیں، کہ ان کو ہم پر کیا فضیلت ہے؟"

(روحانی خزائن ۲ ج ۵ : ص ۲۱۳)

" میرا دل ان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوا؛ اور مجھے یہ خواہش کبھی نہیں ہوتی کہ مجھے وہابی کہا جائے۔ اور میرا نام کسی کتاب میں وہابی نہ نکلے گا۔"

(روحانی خزائن ۲ ج ۴ ص ۲۰۳)

مرزا قادیانی کی تکفیر کے بانی مبانی اور اوّل المکفّرین کون ہیں؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسےٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا، اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسےٰ پر تکفیر کی مہریں لگا دیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد حضرت عیسےٰ کی نسبت کی گئی تھی، اس کو بہت ستایا گیا، سخت سخت گالیاں دی گئیں تھیں۔ ہجو اور بدگوئی میں کتابیں لکھی گئی تھیں، یہی صورت اس جگہ پیش آئی۔ گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسےٰ پھر پیدا ہو گیا۔ اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے۔ (کشتی نوح ص ۷۲-۷۳)

اور اسی بنا پر اس عاجز کا نام بھی کافر اور ملحد اور زندیق اور دجال رکھا گیا ہے بلکہ دنیا کے تمام کافروں اور دجالوں سے بدتر قرار دیا گیا۔ اور اس فتنہ اندازی کے اصل بانی مبانی ایک شیخ صاحب محمد حسین نام ہیں، جو بٹالہ ضلع گورداسپور میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

پہلے سب سے استفتاء کا کاغذ ہاتھ میں لے کر ہر ایک کی طرف یہی صاحب دوڑے چنانچہ سب سے پہلے کافر اور مرتد ٹھہرانے میں میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے قلم اٹھائی۔ اور بٹالوی صاحب کے استفتاء کو اپنی کفر کی شہادت سے مزین کیا۔ اور میاں نذیر حسین نے جو اس عاجز کو بلا توقف و تامل کافر ٹھہرا دیا ۔۔۔۔۔۔

غرض بانی استفتاء بطالوی صاحب اور اوّل المکفرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں اور باقی سب ان کے پیرو ہیں جو اکثر بٹالوی صاحب کی دلجوئی اور دہلوی صاحب کے حق استادی کی رعایت سے ان کے قدم پر قدم رکھتے گئے۔

مقدمہ دافع الوساوس ص ۸-۹

مرزا قادیانی حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہے، نیز تقلید آئمہ کے بارے میں اظہارِ خیال!

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔

"مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا، اور الگ ملاقات کی خواہش ظاہر کی، جب وہ آپ سے ملا تو باتوں باتوں میں اس نے کئی دفعہ یہ کہا کہ میں حنفی ہوں اور تقلید کو اچھا سمجھتا ہوں، وغیر ذلک۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ہم کوئی حنفیوں کے خلاف تو نہیں ہیں۔ کہ آپ بار بار اپنے حنفی ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ میں تو ان چار اماموں کو مسلمانوں کے لیئے بطور ایک چار دیواری کے سمجھتا ہوں۔ جس کی وجہ سے وہ منتشر اور پراگندہ ہونے سے بچ گئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ دینی امور میں اجتہاد کرے۔ پس اگر یہ آئمہ نہ ہوتے تو ہر اہل و نااہل آزادانہ طور پر اپنا طریق اختیار کرتا اور امت میں ایک اختلاف عظیم کی صورت پیدا ہو جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان چار اماموں نے جو اپنے علم و معرفت اور تقویٰ و طہارت کی وجہ سے اجتہاد کی اہلیت رکھتے تھے۔ مسلمانوں کو پراگندہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ پس یہ امام مسلمانوں کے لیئے بطور ایک چار دیواری کے رہے ہیں۔ اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی بزرگی اور احسان کے معترف ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں تو سارے اماموں کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے، مگر امام ابو حنیفہؒ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و

صرت میں بڑھا ہؤا سمجھتے تھے اور ان کی قوتِ استدلال کی بہت تعریف فرماتے تھے۔"

(سیرتُ المہدی حِصّہ دوم ص ۴۹)

مرزا قادیانی کے نزدیک ان کے امام اعظم کا مقام

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"بعض ائمہ نے احادیث کی طرف توجّہ کم کی ہے جیسا کہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ جن کو اصحاب الرائے میں سے خیال کیا گیا ہے اور ان کے مجتہدات کو بواسطہ دقت معانی احادیث صحیحہ کے برخلاف سمجھا گیا ہے۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوتِ اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلیٰ تھے۔ اور ان کی خداداد قوتِ فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے۔ اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی۔ اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی۔ اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لیئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔"

(ازالہ اوہام حصّہ دوم ص ۵۳۰، ۵۳۱)

مرزا قادیانی نے اپنے امام اعظمؒ کے ادب کی وجہ سے حدیث کے خلاف فتویٰ دیا :

○ "سراج الحق نعمانی سہارن پوری لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ :

"حنفی (امام کے پیچھے الحمد) نہیں پڑھتے۔ اور ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور وہ خلف الامام نہیں پڑھتے تھے۔ جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہو گئے ۔؟ چونکہ ہمیں امام اعظمؒ سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظمؒ کا بہت ادب ہے ، ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی ۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۵۳)

○ مرزا البشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ، مرزا صاحب نے کہا کہ :-

"میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا ، اس کی نماز نہیں ہوتی ، کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے ۔ اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں سمجھ سکتا ۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۹)

مرزا قادیانی کے نزدیک رفع یدین، آمین بالجہر وغیرہ اہل حدیث کے دس امتیازی مسائل کا اشتہار فضول ہے

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے۔

مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک اشتہار دیا جس میں رفع یدین، آمین وغیرہ کے مسائل تھے۔ اور جواب کے لیئے فی مسئلہ دس روپے انعام مقرر کیا تھا۔ دس مسائل تھے۔ حضرت صاحب نے مجھے سنایا اور فرمایا کہ دیکھو یہ کیسا فضول اشتہار ہے۔ جب نماز ہر طرح سے ہو جاتی ہے تو ان باتوں کا تنازعہ موجب فساد ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۴۴، ۴۵)

مرزا قادیانی رفع یدین، آمین بالجہر، بسم اللہ بالجہر وغیرہ کا قائل نہ تھا

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا۔ اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۶۲)

مرزا قادیانی نے رفع یدین کے متعلق کہا کہ:-

"اس میں چنداں حرج نہیں معلوم ہوتا، خواہ کوئی کرے یا نہ کرے۔ احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے۔ اور وہابیوں اور سُنیوں کے طریق عمل سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کیونکہ ایک تو رفع یدین کرتے ہیں، اور ایک نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا، اور بعد ازاں ترک کر دیا۔"

(روحانی خزائن ۲ ج ۵ ص ۲۶۰)

مرزا قادیانی کا نماز میں رفع یدین کرنے سے منع کرنا

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے۔

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلد تھا۔ اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد میں نے یہ طریق مدّت تک جاری رکھا۔ عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مُسکرا کر فرمایا، میاں عبداللہ صاحب اب تو اس سُنت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ میاں عبداللہ کہتے ہیں کہ اُس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا۔ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی حصّہ اوّل ص ۱۶۲)

مرزا قادیانی اہل حدیث والا مصافحہ نہیں کیا کرتا تھا

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی بھی کسی سے معانقہ کرتے نہیں دیکھا، مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب کے مصافحہ کرنے کا طریقہ ایسا تھا جو عام طور پر رائج ہے۔ اہلحدیث والا مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصّہ سوم ص ۲۰۶)

مرزا قادیانی کو نماز میں پاؤں سے پاؤں ملا کر کھڑا ہونے سے سخت نفرت تھی

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے۔

خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ بذریعہ خط بیان کیا کہ میرے والد

میاں حبیب اللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ ملا۔ اور چونکہ میں احمدی ہونے سے قبل وہابی (اہلحدیث) تھا۔ میں نے اپنا پاؤں حضرت مسیح علیہ السلام کے پاؤں کے ساتھ ملانا چاہا۔ مگر جب میں نے اپنا پاؤں آپ کے پاؤں کے ساتھ رکھا۔ تو آپ نے اپنا پاؤں کچھ اپنی طرف سرکا لیا۔ جس پر میں بہت شرمندہ ہوا، اور آئندہ کے لیئے اس طریق سے باز آگیا۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۹)

مرزا قادیانی کے نزدیک ایک رکعت وتر ثابت نہیں۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ :۔

" اکیلا ایک وتر کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ وتر ہمیشہ تین ہی پڑھنے چاہئیں۔"

(روحانی خزائن ۲ ج ۵ ص ۲۶۰)

" اکیلا وتر تو ہم نے کہیں نہیں دیکھا، وتر تین ہیں۔"

(روحانی خزائن ۲ ج ۵ ص ۲۹۱)

○ مرزا بشیر احمد ایم اے کے نزدیک اہلحدیث کی طرح نماز میں پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا مضحکہ خیز بات اور نماز میں خواہ مخواہ پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۳۰)

○ مرزا قادیانی مرنے جینے، شادی بیاہ کی مروجہ رسوم کا اہلحدیث کی طرح کلی رد نہ کرتا تھا بلکہ ان میں کوئی نہ کوئی توجیہہ فوائد کی نکال لیتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا، کہ اس اس فائدہ یا ضرورت کے لیئے رسم ایجاد ہوئی ہے مثلاً نیوتہ پنجابی میں جسے نیوندرا کہتے ہیں امداد

باہمی کے لیئے شروع ہوا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۳۱)

○ مرزا قادیانی نماز کی نیت باندھتے وقت اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کانوں تک پہنچاتا تھا، یعنی یہ دونوں آپس میں چھو جاتے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۳۱)

○ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ جو حدیث میں مرقوم ہے کہ "اگر انسان اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے"۔ یہ کیا مسئلہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شرم گاہ بھی تو جسم ہی کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لیئے یہ حدیث قوی معلوم نہیں ہوتی۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۳۶)

○ مرزا قادیانی نے چنوں یا ماش کے دانوں پہ ایک ہزار دفعہ سورۃ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ..... الخ پڑھوا کر غیر آباد کنوئیں میں پھینکوائے۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۷۸)

مرزا قادیانی کے چند مخصوص خیالات و نظریات

ذیل میں مرزا قادیانی کے وہ چند مخصوص خیالات و نظریات تحریر کیئے جاتے ہیں جو آج کل بریلوی رضاخانی مذہب کے امتیازی مسائل بنے ہوئے ہیں۔ اور جن پر بریلوی رضاخانی حضرات کو بڑا فخر و ناز ہے۔

تاکہ یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ بریلوی رضاخانی مذہب کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ یہ مرزا قادیانی کا ہی مذہب ہے۔ وہی اس مذہب کا اصل بانی مبانی ہے[1]

---

[1] :- بعد میں جب مرزا قادیانی نے حنفیت کے زیر سایہ اپنی ظلی و بروزی نبوت کا (اگلے صفحہ پر)

فوت شدہ انبیاءؑ بحیات جسمانی مشابہ بہ حیات دنیوی زندہ ہیں۔

حنفیوں کے مشہور شیخ الحدیث والتفسیر مولوی محمد حسین صاحب نیلوی صدر مدرس جامعہ ضیاء العلوم سرگودھا رقمطرازہ ہیں کہ۔

"ایک مرزائی نے اپنی تصنیف احمد صادق ص ۹۴ میں مرزا قادیانی کا کلام نقل کیا ہے جس میں سے ایک مصرع یہ بھی ہے۔"

ع کاملاں حیّ اند در زیر زمین

"یعنی جتنی کامل ہستیاں ہیں، اولیاء، صلحاء، شہداء، صدیقین اور انبیاء یہ سب کے سب زمین کے نیچے (قبر عرفی میں) زندہ جاوید ہیں۔"

محامد خاتم النبیین ص ۱۲۹ میں مرزا قادیانی کا قول نقل ہے:۔

"انبیاءؑ بحیات جسمانی مشابہ بہ حیات دنیوی زندہ ہیں۔ (ندائے حق جزء اول ص ۴۲۳)

(بقیہ حاشیہ ملہ) ڈھونگ رچانا شروع کیا تو مذکورہ مسائل کی ترقی و ترویج کے منصب کو مکمل طور پر مرزا قادیانی کے ہم مذہب مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے سنبھال لیا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کو مناظرہ یا مباہلہ وغیرہ کا چیلنج نہیں کیا۔ اور نہ ہی مولوی احمد رضا خاں صاحب نے مرزا کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیا۔ گویا کہ بریلویت مرزائیت کی ایک ذیلی شاخ ہے اور مرزائیت کی کوکھ سے پیدا ہوئی ہے اور مرزائیت سے ماخوذ ہے اسی لیے جن جن علماء نے مرزا قادیانی کے ساتھ مباحثے اور مباہلے وغیرہ کیے۔ مولوی احمد رضا خانصاحب نے بریلویت (جو کہ اصل میں مرزائیت ہی ہے) کی آڑ میں انہیں کافر مرتد اور اسلام سے خارج قرار دیا۔ اور تا ہنوز اس کی پوری ذریت (بریلوی رضاخانی حضرات) اسی مشن پر قائم ہے۔

فوت شدہ انبیاء کرام پاک دِل لوگوں سے عالمِ بیداری میں ملاقات کرتے ہیں

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :-

"(فوت شدہ انبیاء کرام) بیداری میں پاک دل لوگوں سے کبھی کبھی زمین پر آکر ملاقات بھی کر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر اولیاء سے عین بیداری کی حالت میں ملاقات کرنا کتابوں میں بھرا پڑا ہے۔ اور مولف رسالہ ہذا بھی کئی دفعہ اس شرف سے مشرف ہو چکا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۵۱)

خدا تعالیٰ کے مقرب بندے مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور صاف باطن اور پُر محبت لوگوں سے عالمِ بیداری میں ملاقات کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :

"جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں، وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔"

(فتح اسلام حاشیہ ص ۲۶)

" اصل بات یہ ہے کہ مقدس اور راست باز لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور اکثر صاف باطن اور پُر محبت لوگوں کو عالم کشف میں جو بعینہ عالم بیداری ہے نظر آ جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں خود یہ عاجز صاحبِ تجربہ ہے۔ بارہا عالم بیداری میں بعض مقدس لوگ نظر آئے ہیں۔ اور بعض مراتب کشف کے ایسے ہیں کہ میں کسی طور سے کہہ نہیں سکتا کہ ان میں کوئی حصہ غنودگی یا خواب یا غفلت کا ہے بلکہ پورے طور پر بیداری ہوتی ہے۔ اور بیداری میں گذشتہ لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ اور باتیں بھی ہوتی ہیں۔"

"میں کئی بار لکھ چکا ہوں، اور پھر بھی لکھتا ہوں کہ اہلِ کشف کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مقدس اور راستباز لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں، اور ایک قسم کا انہیں جسمِ نورانی مل جاتا ہے۔ اور اس جسم کے ساتھ وہ آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۴۷۴)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زندہ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں

حنفیوں کے مشہور شیخ الحدیث والتفسیر مولوی محمد حسین صاحب نیلوی صدر مدرس جامعہ ضیاء العلوم سرگودھا رقمطراز ہیں کہ:

"شان خاتم الانبیاء ص ۱۶ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے قَدْ مَاتَ عِیْسٰی مُطْرِقًا وَّ نَبِیُّنَا حَیٌّ وَّ رَبِّیْ اِنَّہٗ وَافَانِیْ وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ جَمَالَہٗ بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ۔ یعنی عیسیٰ تو بے شک سر نگاہ جھکائے ہوئے خاموشی کے ساتھ مر گیا ہے لیکن ہمارا نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زندہ ہے۔ میرے رب کی قسم سچی بات ہے کہ وہ خود میرے پاس آئے ہیں۔ اور اللہ کی قسم میں نے اپنی اس جسم کی آنکھوں کے ساتھ ان کا جمال دیکھا جب کہ وہ میرے مکان میں بیٹھے تھے۔ پھر کہا ہمارے نبی زندہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔" (ندائے حق جزء اول ص ۴۲۳)

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے کہ:

خواجہ عبد الرحمن صاحب ساکن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرے والد صاحب نے ایک مرتبہ ذکر کیا کہ جب میں شروع شروع میں احمدی ہوا تو قصبہ شوپیاں علاقہ کشمیر کے بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمَکَ اللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کے پڑھنے کے

متعلق استفسار کروں کہ آیا یہ جائز ہے یا نہیں، سو میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں اس بارہ میں خط لکھا۔ حضور نے جواب تحریر فرمایا کہ یہ پڑھنا جائز ہے۔

" خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس استفسار کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ آنحضرت صلعم وفات پا چکے ہیں تو کیا اس صورت میں بھی آپ کو ایک زندہ شخص کی طرح مخاطب کر کے دعا دینا جائز ہے، سو اگر یہ روایت درست ہے تو حضرت مسیح موعود کا دعویٰ یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ اور اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ آپ کی روحانیت زندہ ہے۔ اور آپ اپنی امت کے واسطے سے بھی زندہ ہیں۔ اس لیئے آپ کے لیئے خطاب کے رنگ میں دعا کرنا جائز ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵۵)

غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو اپنے ایک شعر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر آپ سے مدد اور نصرت بھی چاہی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

" اے سید الوریٰ مددے وقت نصرت است" یعنی اے رسول اللہ! آپ کی امت پر ایک نازک گھڑی آئی ہوئی ہے۔ میری مدد کو تشریف لائیے کہ یہ نصرت کا وقت ہے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵۵)

مردے کا چالیسواں کرنا جائز ہے

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

" بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلد

اس کے بہت مخالف ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے،
اس پر حضرت نے فرمایا کہ چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے
کہ یہ مُردے کی رُوح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔ پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے
ہوئے کچھ دیا جاتا ہے۔ اس طرح مُردے کی روح کی رُخصت پر بھی غرباء میں کھانا دیا
جاتا ہے۔ تا اسے اس کا ثواب پہنچے۔ گویا رُوح کا تعلق اس دنیا سے پوری طور پر چالیس
دن میں قطع ہوتا ہے۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۳)

اہلِ ولایت کا بذریعہ کشف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، سے احکام پوچھنا اور موضوع احادیث کی بذریعہ کشف تصحیح کرانا

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :۔

" اہلِ ولایت بذریعہ کشف آنحضرت صلعم سے احکام پوچھتے ہیں اور ان میں سے
جب کسی کو کسی واقعہ میں حدیث کی حاجت پڑتی ہے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اور آنحضرت
جبرائیل سے وہ مسئلہ جس کی ولی کو حاجت ہوتی ہے پوچھ کر اُس ولی کو بتا دیتے ہیں یعنی
ظلی طور پر وہ مسئلہ بہ نزولِ جبرائیل منکشف ہو جاتا ہے۔"
شیخ ابنِ عربی نے فرمایا کہ ہم اس طریق سے آنحضرت صلعم سے احادیث کی تصحیح
کرا لیتے ہیں۔ بہتیری حدیثیں ایسی ہیں جو محدثین کے نزدیک صحیح ہیں اور وہ ہمارے
نزدیک صحیح نہیں، اور بہتیری حدیثیں موضوع ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، کے
قول سے بذریعہ کشف کے صحیح ہو جاتی ہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۵۱، ۱۵۲)

مرزا قادیانی چلہ کشی کا قائل تھا

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ:

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب نے ۱۸۸۴ء میں ارادہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان سے باہر جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں گے۔ اور ہندوستان کی سیر بھی کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ سوجان پور ضلع گورداسپور میں جا کر خلوت میں رہیں۔ اور اس کے متعلق حضور نے ایک اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پوسٹ کارڈ بھی مجھے روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی اس سفر اور ہندوستان کے سفر میں حضور ساتھ رکھیں حضور نے منظور فرما لیا۔ مگر پھر حضور کو سفر سوجان پور کے متعلق الہام ہوا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہو گی۔ چنانچہ آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور ہوشیار پور جانے کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ ماہ جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور جانے لگے تو مجھے خط لکھ کر حضور نے قادیان بلا لیا۔ اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا کہ میں دو ماہ کے واسطے ہوشیار پور آنا چاہتا ہوں۔ کسی ایسے مکان کا انتظام کر دیں جو شہر کے ایک کنارہ پر ہو اور اس میں بالا خانہ بھی ہو، شیخ مہر علی نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا۔ خالی کروا کر دیا۔ حضور بہلی میں بیٹھ کر دریا بیاس کے راستہ تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی اور فتح خاں ساتھ تھے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ فتح خاں رسول پور تحصیل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا تھا۔ اور حضور کا بڑا معتقد تھا، مگر بعد میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اثر سے مرتد ہو گیا۔

حضور جب دریا پر پہنچے تو چونکہ کشتی تک پہنچنے کے رستہ میں کچھ پانی تھا۔ اس لیئے ملاح نے حضور کو اٹھا کر کشتی میں بٹھا لیا۔ جس پر حضور نے اسے ایک روپیہ انعام دیا۔ دریا

میں جب کشتی چل رہی تھی، حضور نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میاں عبداللہ کامل کی صحبت اس سفر دریا کی طرح ہے جس میں پار ہونے کی بھی اُمید ہے اور غرق ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ حضور کی یہ بات سرسری طور پر سُنی مگر جب فتح خاں مُرتد ہوا تو مجھے حضرت کی یہ بات یاد آئی۔ خیر ہم راستہ میں فتح خان کے گاؤں میں قیام کرتے ہوئے دوسرے دن ہوشیار پور پہنچے۔ وہاں جاتے ہی حضرت صاحب نے طویلہ کے بالاخانہ میں قیام فرمایا۔ اور اس غرض سے کہ ہمارا آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو، ہم تینوں کے الگ الگ کام مقرر فرما دیئے۔ چنانچہ میرے سپرد کھانا پکانے کا کام ہوا۔ فتح خاں کی یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ بازار سے سودا وغیرہ لایا کرے۔ شیخ حامد علی کا یہ کام مقرر ہوا کہ گھر کا بالائی کام اور آنے جانے والے کی مہمان نوازی کرے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے بذریعہ دستی اشتہارات اعلان کر دیا کہ چالیس دن تک مجھے کوئی صاحب نہ ملنے آویں۔ اور نہ کوئی صاحب مجھے دعوت کے لیئے بلائیں۔ ان چالیس دن کے گزرنے کے بعد میں یہاں بیس دن اور ٹھہروں گا۔ ان بیس دنوں میں ملنے والے ملیں۔ دعوت کا ارادہ رکھنے والے دعوت کر سکتے ہیں۔ اور سوال و جواب کرنے والے سوال جواب کر لیں۔ اور حضرت صاحب نے ہم کو بھی حکم دے دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے۔ اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بلائے۔ میں اگر کسی کو بلاؤں تو وہ اسی حد تک بات کا جواب دے جس حد تک کہ ضروری ہے۔ اور نہ اُوپر بالاخانہ میں کوئی میرے پاس آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا جاوے کہ میں کھانا کھالوں۔ خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نمازیں اوپر الگ پڑھا کروں گا تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے لیئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی ویران سی مسجد تلاش کرو جو شہر کے ایک طرف ہو جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کر سکیں۔

چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا۔ اس میں چھوٹی سی ایک ویران مسجد تھی۔ وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم کو نماز پڑھاتے تھے۔ اور خطبہ بھی خود پڑھتے تھے۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ میں کھانا چھوڑنے اوپر جایا کرتا تھا اور حضور سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ مگر حضور مجھ سے خود کوئی بات کرتے تھے تو جواب دے دیتا تھا ـــــ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ میاں عبداللہ ان دنوں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اگر ان کو لکھا جاوے تو کئی ورق ہو جاویں۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ پسر موعود کے متعلق الہامات بھی اس چلہ میں ہوئے تھے۔ اور بعد چلّہ کے ہوشیار پور سے ہی آپ نے اس پیش گوئی کا اعلان فرمایا تھا۔

(خاکسار عرض کرتا ہے ملاحظہ ہو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جب چالیس دن گزر گئے تو پھر آپ حسبِ اعلان بیس دن اور وہاں ٹھہرے۔ ان دنوں میں کئی لوگوں نے دعوتیں کیں۔ اور کئی لوگ مذہبی تبادلۂ خیالات کے لیئے آتے اور باہر سے حضور کے پرانے ملنے والے لوگ بھی مہمان آئے۔ انہی دنوں میں مرلی دھر سے آپ کا مباحثہ ہوا۔ جو سرمہ چشم آریہ میں درج ہے۔

(سیرت المہدی ص ۶۹، ۷۰، ۷۱)

ـــــ

مرزا قادیانی کشفِ قبور کا قائل تھا

مشہور مرزائی ڈاکٹر بشارت علی لکھتا ہے کہ:

"جب دو مہینے کی مدت پوری ہو گئی تو حضرت صاحب واپس اسی راستہ سے قادیان روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پہ ایک بزرگ کی قبر ہے۔ وہاں پہنچ کر آپ تھوڑی دیر کے لیئے بہلی سے اتر آئے۔ یہ عمدہ سایہ دار جگہ ہے یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ قبر کی طرف تشریف لے گئے اور مقبرہ کھول کر اندر تشریف لے گئے۔ اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنے کے لیئے ہاتھ اٹھائے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس ہوئے اور عبداللہ سنوری صاحب سے جو ہمراہ تھے فرمانے لگے کہ جب میں نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں ان سے باتیں بھی کر لیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں۔ اور رنگ سانولا ہے۔

پھر کہا کہ دیکھو یہاں کوئی مجاور ہے تو اس سے ان کے حالات پوچھیں۔ چنانچہ آپ نے مجاور سے دریافت کیا۔ تو اس نے بتلایا کہ میں نے خود تو ان کو نہیں دیکھا ہے۔ کیونکہ ان کی وفات کو قریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے۔ اور اس علاقے میں ان کا بڑا اثر تھا۔ آپ نے پوچھا کہ ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگے کہ سنا ہے سانولا رنگ تھا۔ اور موٹی موٹی آنکھیں تھیں۔

اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر آپ قادیان تشریف لے گئے۔

(حیات طیبہ ص ۸۴، ۸۵) (مجدد اعظم ج ۱ ص ۱۶۶، ۱۶۷۔ سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۱۳)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا غرق شدہ کشتی بارہ برس کے بعد زندہ آدمیوں سے بھری نکالنا، اور ملک الموت کی ٹانگ توڑنا

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :

" (اہلحدیث) اولیاء کی کرامات کے منکر ہو بیٹھے، مگر دجال کی کرامات کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ اگر ایک شخص انہیں کہے کہ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے بارہ برس کے بعد کشتی غرق ہوئی ہوئی زندہ آدمیوں سے بھری ہوئی نکالی تھی، اور ایک دفعہ ملک الموت کی ٹانگ توڑ دی تھی اس غصہ سے کہ وہ بلا اجازت آپ کے کسی مرید کی روح نکال کر لے گیا تھا۔ تو ان کراماتوں کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسی مناجاتوں کے پڑھنے والوں کو مشرک بنائیں گے۔ لیکن دجال...... الخ

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۳۰)

مولود خوانی کے متعلق نظریہ

ایک شخص نے مولود خوانی کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ بہت عمدہ ہے۔ بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء، اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی انبیاء کے تذکرے کی ترغیب دی ہے۔ .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ....

بعض ملاں اس میں غلو کر کے کہتے ہیں کہ مولود خوانی حرام ہے۔ اگر حرام ہے تو پھر کس کی پیروی کرو گے؟

کیونکہ جس کا ذکر زیادہ ہو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور پیدا ہوتی ہے۔"

(روحانی خزائن ۲ ج ۵ ص ۲۱۱، ۲۱۲)

لمحۂ فکریہ

جب صورتِ احوال یہ ہے تو پھر مقلدّین احناف، دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کا مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کو غیر مقلد وہابی اہلحدیث باور کرانا، اور فتنۂ مرزائیت کو غیر مقلدیّت کی پیداوار قرار دینا وغیرہ زبردست سفید جھوٹ اور ہٹ دھرمی ہے۔ نیز اہل حدیث پر زبردست بدزبانی کا مظاہرہ ہے۔ اور اہل حدیث سے لوگوں کو متنفرّ و بیزار کرنے کا زبردست مکروہ اور متعصّبانہ پروپیگنڈہ ہے۔

سچ ہے:۔ ؎ منہ میں جو آتا ہے فی الفور کہے دیتے ہیں۔
بات کہنے کی نہیں، اور کہے دیتے ہیں۔

قادری صاحب نے اپنی کتاب مرزا قادیانی کی حقیقت کے صفحہ ۱۶ پر اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی صفحہ ۲۰۶ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔"

اور صفحہ ۱۵ پر بحوالہ حاشیہ ۳ اربعین صفحہ ۲۴ لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں" ــــ اور بدزبانی کرنے والے کے متعلق لکھا ہے:

؎ بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے!
جس کے دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(مرزا قادیانی کی حقیقت ص: ۲۸)

ہم نے قادری صاحب کا سفید جھوٹ اور بدزبانی ظاہر کر دی ہے۔ اب وہ سوچ کر خود ہی جو چاہیں پسند فرمالیں۔

ع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب کو بدزبانی کی وجہ سے قید و جرمانہ کی سزا

ہفت روزہ "پروانہ" سیالکوٹ پاکستان جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۴۹ مؤرخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء میں ہے۔

"محمد نذیر ولد اللہ دتہ کی طرف سے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمہ کی صدائے بازگشت۔ خطیب جامعہ مسجد مولوی عبدالحکیم مولوی ضیاء اللہ کو قید و جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا مسٹر وقار احمد اے ڈی سی جی سیالکوٹ کا مستحسن فیصلہ

سیالکوٹ (سٹاف رپورٹر) مسٹر وقار احمد اے ڈی سی جی کی عدالت سے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مولوی ضیاء اللہ کو قید و جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ فیصلہ میں تابرخاست عدالت قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اس دو سالہ پرانے مقدمہ کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کو محمد نذیر ولد اللہ دتہ پروپرائٹر چوہدری نیلام گھر رجسٹرڈ کی طرف سے مولوی ضیاء اللہ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ اس بناء پر دائر کیا گیا کہ اس نے ۱۴/۱۲/۷۳ کو دوران خطبہ جمعہ محمد نذیر کو سینکڑوں نمازیوں کی موجودگی میں ہتک آمیز اور نازیبا الفاظ کہے تھے۔ استغاثہ سید فقیر انوار الدین سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ عدالت نے ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء کو اسسٹنٹ کمشنر کو بغیر اظہار وجوہات مقدمہ منتقل کر دیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے یکم جنوری ۱۹۷۴ء ہی کو مقدمہ بعدالت قاضی بیروز بخت مجسٹریٹ کو برائے سماعت بھیج دیا۔ مجسٹریٹ موصوف نے ۱۹ جنوری ۱۹۷۴ء

کو برائے اطلاع اور ضروری احکامات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں منتقل کیا۔ مجسٹریٹ کی ذاتی رائے کے پیشِ نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۶؍اگست ۷۴ء کو یہ کیس رفیق اعوان مجسٹریٹ کو برائے سماعت بھیج دیا۔ جہاں پہ ۳۰؍ستمبر کو مقدمہ فاروق حیدر خواجہ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں منتقل کیا گیا۔ جنہوں نے ۱۲؍نومبر ۷۴ء کو واپس ڈی۔ ایم کو بھیج دیا۔ فاضل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کو مسٹر محمود احمد بٹ مجسٹریٹ کو اس ہدایت کے ساتھ کہ جلد فیصلہ کیا جائے' دے دیا۔ جہاں متعدد پیشیاں ہوئیں مگر مدعی کی طرف سے ایک درخواست کی بنا پہ مقدمہ اسے ڈی سی جی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دے کر ساتھ ہی ہدایت جاری کی کہ اس کی خصوصی سماعت کی جائے اور جلد از جلد اختتام تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ ۲۲؍دسمبر ۷۵ء کو اس دیرینہ مقدمہ کا فیصلہ سُنا دیا گیا۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۳

ہفت روزہ

ٹیلیفون نمبر ۲۴

مدیر اعلیٰ
چوہدری مختار احمد سرشار

لائبریری کتب اقبال
لائبریری پریس روڈ سیالکوٹ

سیالکوٹ
پاکستان

منیجر ایم یوسف قمر

جلد نمبر ۶	مورخہ ۲۱ دسمبر بروز بدھ	شمارہ نمبر ۴۹

محمد نذیر شیخ اللہ دتہ کی طرف سے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمہ کی صدائے بازگشت

خطیب جامع مسجد شہر مولوی عبدالحکیم مولوی ضیاء اللہ کو قید و جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا

مسٹر نثار احمد اے ڈی سی (جی) سیالکوٹ کا مستحسن فیصلہ

سیالکوٹ (سٹاف رپورٹر) مسٹر نثار احمد اے ڈی سی (جی) کی عدالت نے ۲۰ دسمبر کو مولوی ضیاء اللہ کو قید و جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ ملزم کو تا برخاستگی عدالت قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اس مقدمہ کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۷ دسمبر کو ... جلسہ ... کی طرف سے مولوی ضیاء اللہ کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ اس بنا پر دائر کیا گیا کہ اس نے ... کو دوران خطبہ جمعہ سینکڑوں نمازیوں کی موجودگی میں ہتک آمیز اور نازیبا الفاظ کہے تھے۔ استغاثہ سید ... مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ عدالت نے ۱۰ دسمبر کو اسسٹنٹ کمشنر کو برائے اظہار و ہدایت مقدمہ منتقل کر دیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے یکم جون کو مقدمہ ... قاضی ... مجسٹریٹ کو برائے سماعت بھیج دیا۔ مجسٹریٹ موصوف نے ۹ ... کو برائے ... احکامات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خدمت میں منتقل کیا۔ مجسٹریٹ کو ... کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲۶ اگست کو یہ کیس ... مجسٹریٹ کو برائے سماعت بھیج دیا۔ جہاں پر ۳۰ ستمبر کو مقدمہ ... خواجہ ... مجسٹریٹ ... کی عدالت میں منتقل کیا گیا جنہوں نے ۲۳ نومبر کو ڈی ایم کو بھیج دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کو مسٹر محمود احمد ... مجسٹریٹ ... کو ہدایت کیا تھا کہ جلد فیصلہ کیا جائے۔ جہاں ... کی طرف سے ایک درخواست کی بنا پر مقدمہ ... کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دیگر ساتھ ہدایت جاری کی کہ اس کی خصوصی سماعت کی جائے اور جلد از جلد اختتام تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ ۲۰ دسمبر کو ... مقدمہ کو فیصلہ سنا دیا گیا۔

باب دوم

حکیم نورالدین بھیروی کون تھا؟ غیر مقلد یا حنفی المذہب مقلد!

○ حنفیوں کے مشہور مولوی بشیر احمد صاحب قادری لکھتے ہیں کہ :-

"مرزا صاحب کے دستِ راست، ان کے مرید خاص اور خلیفہ اوّل حکیم نورالدین بھیروی بھی پہلے غیر مقلّد تھے۔" (ترکِ تقلید کے بھیانک نتائج ص ۴۸)

○ غالی مقلد حنفیوں کے مشہور مولوی محمد سرفراز خاں صاحب صفدر گکھڑوی لکھتے ہیں کہ :—— "مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ اوّل حکیم نورالدین غیر مقلد تھے۔"

(الکلام المفید فی اثبات التقلید ص ۱۸۷)

○ حنفیوں کے مشہور مفتی ولی حسن ٹونکی شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں کہ :-

"مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنانے والا حکیم نورالدین بھیروی تھا جو غیر مقلّد تھا۔ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اُبھارا کہ آپ میں نبی بننے کی صفات پائی جاتی ہیں اس لیئے نبی بن جاؤ۔" (ماہنامہ بیّنات کراچی جلد ۴۵ شمارہ نمبر ۶ ص ۱۸ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

واضح ہو کہ :-

حنفی مقلدوں کے سابقہ سفید جھوٹ کی طرح یہ بھی ان کا ایک سفید جھوٹ ابلہ فریبی، اور زبردست بددیانتی ہے۔

جو مندرجہ ذیل حوالجات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے :-

حکیم نورالدین بھیروی کا مختصر تعارف

حکیم نورالدین بھیروی ۱۸۴۱ء کے قریب بھیرہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوا۔ والد کا نام حافظ غلام رسول اور والدہ کا نام نور بخت تھا۔ حکیم نورالدین کا اپنا بیان ہے کہ:

"میری ماں پڑھی لکھی اور مذہب سے خوب واقف تھی۔ فقہ کے بہت سے مسائل یاد تھے۔ میں نے اپنی ماں کی گود میں قرآن کریم پڑھا۔ اور انہیں سے پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور سنیں۔ کچھ حصہ قرآن شریف کا والد صاحب سے بھی پڑھا۔ ہمارا ایک مطبع قادری نام کابلی مل کی حویلی میں تھا۔"

جب بڑے ہوئے تو دینی علوم حاصل کرنے کے لئے لاہور[1]، رام پور[2]، بھوپال[3]

۱۔ لاہور میں منشی محمد قاسم کشمیری سے فارسی پڑھی اور مرزا امام ویردی سے خوشخطی سیکھی۔ یہ دونوں استاد شیعہ مذہب کے پابند تھے۔ (مرقاۃ الیقین فی حیوٰۃ نورالدین ص ۴۳)

۲۔ رامپور میں مشکوٰۃ حسن شاہ سے پڑھی۔ شرح وقایہ مولوی عزیز اللہ صاحب افغان سے اور اصول شاشی اور میبذی مولوی ارشاد حسین سے، متنبی مفتی سعد اللہ سے، صدرا وغیرہ مولوی عبدالعلی سے، ملا حسن حافظ سعد اللہ رئیاں ملک پنجاب سے پڑھی

(مرقاۃ الیقین ص ۴۹)

۳۔ بھوپال میں بڑے مشہور حنفی المذہب مولوی عبدالقیوم سے بخاری پڑھی (مرقاۃ الیقین ص ۸۶) پھر شاہ عبدالغنی حنفی نقشبندی مجددی سے بھی بخاری پڑھی۔

نوٹ:۔ حکیم نورالدین بھیروی نے ۸ فروری ۱۹۱۰ء کو کہا کہ "ہمارے چار مرشد ہوئے ہیں۔ محمد جی بخاری۔ عبدالقیوم صاحب۔ شاہ عبدالغنی صاحب۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔"

"یہ چاروں ہی حنفی المذہب مقلد تھے (مرقاۃ الیقین اور دیگر کتب)" (مرقاۃ الیقین ص ۱۴۴)

دہلی اور لکھنؤ وغیرہ میں مقیم رہے۔ ان مقامات پہ جو چوٹی کے عالم اور حکیم تھے ان سے دینی اور طبّی علوم حاصل کیئے۔

۱۸۶۵-۶۶ء میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہؓ کا پہلا سفر کیا۔ مکہ معظمہ میں کچھ عرصہ مولانا مہاجر کی خدمت میں اور مدینہ منورہ میں کچھ عرصہ بقول حکیم نورالدین کے شیخ المشائخ پیرو مرشد حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی مجدّدی کی خدمت میں رہ کر دینی علوم حاصل کیئے۔ اس دَوران شاہ عبدالغنی نقشبندی مجدّدی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں شامل ہوئے۔

حکیم نورالدین کا اپنا بیان ہے کہ :۔

"شاہ عبدالغنی صاحب نقشبندی مجدّدی میرے اُستاد اور پیر بھی تھے، جن سے میں بیعت بھی تھا۔"

حج کا شرف حاصل کرنے کے بعد وطن واپس لوٹے۔ ۱۸۸۵ء میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی سے قادیان میں ملاقات ہوئی۔ ۱۸۸۹ء میں بمقام لدھیانہ حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان حنفی کے گھر میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے ہاتھ پہ سب سے پہلے بیعت کی۔

پہلی شادی تیس سال کی عمر یعنی ۱۸۷۱ء میں بمقام بھیرہ مفتی شیخ مکرم قریشی عثمانی کی صاحبزادی فاطمہ بی بی سے ہوئی، یہ بیوی ۱۹۰۵ء میں فوت ہو گئی۔ دوسری شادی مرزا قادیانی کے تحریک سے ۱۸۸۹ء میں صوفی احمد جان حنفی لدھیانوی کی صاحبزادی صغریٰ بیگم سے ہوئی۔ اس کی وفات ۱۹۵۵ء میں بمقام ربوہ ہوئی۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی لاہور میں فوت ہوا۔ ۲۷ مئی کو جب جنازہ قادیان

لایا گیا تو تمام مرزائیوں نے متفقہ طور پر حکیم نورالدین بھیروی کو اپنا امام اور مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ منتخب کیا۔ مرزا کی نمازِ جنازہ حکیم نورالدین نے پڑھائی ـــــ چند ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء جمعہ کے دن سوا دو بجے بعد دوپہر قادیان میں فوت ہوا ـــــ ۱۴ مارچ کو مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی منتخب ہوا اور اس نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے مزار کے پہلو میں دفن کیا۔"

(جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ ، مرقاۃ الیقین فی حیوٰۃ نورالدین ، کلام امیر مسرت بہ ملفوظات نور حصہ اوّل اور دیگر کتب مرزائیہ)

حکیم نورالدین بھیروی حنفی المذہب مقلد تھا

○ سطور بالا میں حکیم نورالدین بھیروی کا شاہ عبدالغنی حنفی نقشبندی مجدّدی کو اپنا استاد، شیخ المشائخ اور پیرو مرشد قرار دینا۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں شمولیت کرنا وغیرہ ان کے حنفی المذہب مقلّد ہونے پر برہان عظیم کی حیثیّت رکھتا ہے۔

مزید تسلّی و تشفّی کے لیئے ملاحظہ فرمائیں :۔

○ مشہور مؤرخ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی " مذہب و عقائد حضرت امیرالمومنین کے اپنے الفاظ میں " کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ حکیم نورالدین بھیروی نے کہا :۔

" کتاب و سنّت پر ہمارا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں۔ اور اسی لیئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض، اور تین وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں "۔ [1]

(مرقاۃ الیقین فی حیوٰۃ نورالدین ص ۲۵)

○ مشہور مرزائی منشی برکت علی " مردوں سے ملاقات " کے زیر عنوان لکھا ہے کہ :۔

" کسی کے سوال پر (حکیم نورالدین بھیروی نے) فرمایا کہ جو لوگ صاحب نسبت ہوتے ہیں وہ لوگ توجہ کرتے ہیں اور باتیں بھی قبر والوں سے کر لیتے ہیں۔ ایک روز مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خواجہ قطب کی قبر پر ٹھہرے رہے۔ میں نے سوال کیا کہ حضور آپ کی ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں ؟ تب حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہاں میں نے پھر

[1] ایڈیٹر رسالہ البیان کے نام ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء میں حکیم نورالدین بھیروی نے ایک خط لکھا جس میں انہوں نے اپنا مذہب بھی بیان کیا۔ (مرقاۃ الیقین ص ۲۴)

پوچھا کہ اگر آپ ان کو ملنا چاہیں تو کیا مل سکتے ہیں ؟

اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر یہاں کچھ دیر اکیلا بیٹھوں تو کچھ دیر کے بعد ملاقات ہو سکتی ہے ، کیونکہ معلوم نہیں یہ لوگ کس عالم میں ہیں۔ اس لیئے بہت توجہ کرتے کرتے ان کی ملاقات ہو جائے گی۔

فرمایا صاحب نسبت جو لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ میں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ باوجود اس کے میں نے بھی مردوں سے باتیں کی ہیں۔ سوال کنندہ نے پھر سوال کیا، اس وقت کیا حالت ہوتی ہے ؟ فرمایا۔ بیداری سے بڑھ کر ہوش ہوتی ہے۔

(کلام امیر المعروف ملفوظات نور حصہ اول ص ۵۵)

○ حکیم نورالدین بھیروی نے ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء بعد مغرب کہا کہ :۔

" ایک مرتبہ جب میں بچہ تھا ایک مولوی نے کہا کہ تم بھی ختم میں چلو ، میں چلا گیا وہاں لوگ قرآن شریف پڑھ رہے تھے۔ میں نے بھی ایک پارہ لیا ، ابھی میں نے آدھا ہی پڑھا تھا کہ بعض نے دو ، بعض نے چار پڑھ لیئے " (مرقاۃ الیقین ص ۱۳۴)

○ حکیم نورالدین کے والد جمعرات کی فاتحہ کے ختم کے لیئے اپنی بھینس کا دودھ اپنے نوکر کو دے دیا کرتے تھے۔" (ایضاً ص ۱۲۱)

○ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کو حکیم نے کہا کہ ، میں کسی رسول کے قتل کا قائل نہیں۔ خدائے تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا (ایضاً ص ۱۵۰)

نوٹ : یہی عقیدہ بریلویوں کے اعلحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ہے۔

ملاحظہ ہو ، (ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۱ ، ۳۲)

حنفیوں کے گھر کی شہادت

حنفیوں کے مشہور مولوی ابوالقاسم رفیق دلاوری صاحب نے حکیم نورالدین کا جو تعارف کرایا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

حکیم نورالدین جو مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال کے بعد ان کے جانشین اوّل منتخب ہوئے تھے۔ قصبہ بھیرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ علوم عربیہ کی تحصیل ریاست رام پور میں کی تھی۔ وہاں سے فراغت پاکر لکھنو گئے اور حکیم علی حسن کے پاس رہ کر طب کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ مکہ معظمہ میں مولانا رحمۃ اللہ مہاجر کی خدمت میں اور مدینہ منوّرہ میں مولانا شاہ عبدالغنی صاحب نقشبندی مجدّدی رحمہ اللہ کے پاس رہے لیکن ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی۔ اس لیے حنفیت پہ قائم نہ رہے۔ پہلے اہلحدیث بنے، لیکن اس سے بھی جلد سیر ہو گئے۔[۱] ان دنوں ہندوستان کی فضا نیچریت کے ہنگاموں سے گونج رہی تھی۔ چاہا کہ اس گلشن آزادی کی بھی سیر کر دیکھیں۔ سر سید احمد خاں کی کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ شروع کیا۔ یہ مسلک پسند آگیا۔ اور اسی کی صف میں جلوہ گری شروع کر دی۔ حکیم نورالدین سر سیّد احمد خاں کے بڑے راسخ الاعتقاد مرید تھے۔

جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب سے حکیم نورالدین کی ملاقات ہوئی ہے۔ ان ایام میں حکیم صاحب پکے نیچری تھے

(رئیس قادیاں جلد اوّل ص ۸۱)

۱؎ — مارچ ۱۸۸۹ء میں جب مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنی پیری مریدی کی بیعت کا اعلان

حاصلِ کلام

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح سے واضح تر ہو گئی ہے کہ:

- مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا خلیفہ اوّل حکیم نورالدین بھیروی بھی ابتداء میں حنفی المذہب مقلّد تھا۔ درمیان میں تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے دعوٰی نبوّت سے پہلے ہی پھر حنفیت کی طرف لوٹا۔ اور آخر دم تک حنفی ہی رہا۔
- تین وتر کے علاوہ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتا تھا۔
- حنفیوں کے مشہور پیر شاہ عبدالغنی نقشبندی مجدّدی کا شاگرد اور بیعت شدہ مرید خاص تھا اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں جلوہ گر تھا۔
- دیوبندیوں اور بریلویوں کی طرح سماع موتٰی اور کشف قبور کا زبردست قائل تھا
- بچپنے میں ختم شریف پڑھنے کے لیئے بھی جایا کرتا تھا۔
- اس کے والد جمعرات کی فاتحہ کے ختم کے لیئے اپنی بھینس کا دودھ اپنے نوکر کو دے دیا کرتے تھے۔
- مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی طرح کسی رسول علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قتل کا قائل نہ تھا۔
- جن دنوں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی سے ملا حنفی ہونے کے ساتھ ساتھ پکا نیچری

(بقیہ حاشیہ) کیا۔ تو حکیم نورالدین بھیروی تھوڑا عرصہ اہلحدیث رہ کر پھر حنفیت کی طرف واپس لوٹا اور حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان حنفی کے گھر بمقام لدھیانہ میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر آخر دم تک حنفی المذہب ہی رہا۔ (حیاتِ طیبہ، مرقاۃ الیقین، سیرت المہدی رئیس قادیان) نورالدین حنفی لکھنا تو سیرت المہدی حصہ دوم ص ۴۸ سے ثابت ہے۔

بن چکا تھا۔

جب صورتِ احوال یہ ہے تو پھر ایسے شخص کو غیر مقلّد اہل حدیث قرار دے کر فتنۂ مرزائیت کو غیر مقلدیّت کی پیداوار قرار دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟

؎ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خُدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

باب سوم

مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوّت کے لیے میدان کس نے ہموار کیا؟

ع
کون ظالم کون مظلوم ہے تیرے ملک میں
عدل سے دیکھے گا تو سب کچھ عیاں ہو جائیگا

واضح ہو کہ دیوبندیوں کے مشہور مفتی ولی حسن ٹونکی شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا یہ کہنا کہ :-

" فتنہ قادیانیت بھی غیر مقلدیت کی پیداوار ہے ۔"

(ماہنامہ بینات کراچی جلد ۴۵ شمارہ نمبر ۶ ص ۱۸ ، اکتوبر ۱۹۸۶ء)

اور بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری کا اپنے سائر بکنوری ایم۔اے سے یہ لکھوانا کہ :-

" عقیدہ نبوّت میں بھی وہابیت نے اس کے لیئے کافی حد تک میدان ہموار کر دیا تھا ۔" (حرف اوّل وہابیت اور مرزائیت ص ۵)

سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

دراصل یہ کارنامہ تقلید شخصی کی بدولت سرانجام دیا گیا ہے ۔کیونکہ اجرائے نبوّت کا عقیدہ تقلید شخصی کی پیداوار ہے کہ مقلد کے نزدیک اس کے امام کی عملاً وہی حیثیت ہوتی ہے ، جو اُمتی کے نزدیک اس کے نبی کی۔[1] (حاشیہ آگے ہے)

مقلد کے مذہب کا دارو مدار قرآن وحدیث پہ نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف قول امام پہ ہوتا ہے۔[۲]

حاشیہ نمبر ۱ :۔ چنانچہ امام ابوالفضل عیاض موسیٰ بن عیاض المتوفی ۵۴۴ھ رقمطراز ہیں :

قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ اِنَّ الْاِمَامَ لِمَنِ الْتَزَمَ تَقْلِیْدَ مَذْھَبِہٖ کَالنَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعَ اُمَّتِہٖ لَا یَحِلُّ لَہٗ مُخَالَفَتُہٗ (ترتیب المدارک ج ۱ : ص ۸ ۷ مطبوعہ لبنان بیروت)

یعنی بعض مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ بلا شبہ جس امام کے مذہب کی تقلید کا التزام کیا جائے اس کی مخالفت جائز نہیں۔ کیونکہ مقلد کے نزدیک (عملاً اس کے امام کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو امتی کے نزدیک اس کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۔

۲ : حنفیوں کے علامہ قاضی محب اللہ بہاری حنفی المتوفی ۱۱۱۹ھ لکھتے ہیں :۔

وَ اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُہٗ قَوْلُ مُجْتَھِدِہٖ (مسلم الثبوت ص ۹ مع الحاشیہ غلام رسول فیصل آبادی)

یعنی مقلد کی دلیل صرف اس کے امام مجتہد کا قول ہوتا ہے ۔

○ حنفیوں کے صدر الشریعت ثانی علامہ عبیداللہ بن مسعود المتوفی ۷۴۷ھ نے صاف لکھا ہے :۔

فَالْاَدِلَّۃُ الْاَرْبَعَۃُ اِنَّمَا یَتَوَصَّلُ بِھَا الْمُجْتَھِدُ لَا الْمُقَلِّدُ فَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالدَّلِیْلُ عِنْدَہٗ قَوْلُ الْمُجْتَھِدِ فَالْمُقَلِّدُ یَقُوْلُ الْحُکْمُ وَاقِعٌ عِنْدِیْ لِاَنَّہٗ اَدّٰی اِلَیْہِ رَاْیُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَکُلُّ مَا اَدّٰی اِلَیْہِ رَاْیُہٗ فَھُوَ وَاقِعٌ عِنْدِیْ (التوضیح مع التلویح حصہ اول ص ۱۳۶)

یعنی ادلہ اربعہ (قرآن مجید ۔ حدیث شریف ۔ اجماع صحابہؓ اور قیاس) سے صرف مجتہد ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے ۔ مقلد نہیں ۔ مقلد کے نزدیک تو دلیل صرف اس کے امام مجتہد کا قول ہوتا ہے ۔ مقلد تو صرف یہی کہے کہ میرے نزدیک اس مسئلہ کا یہی حکم ہے اس لیئے کہ میرے امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہی ہے اور جس حکم تک بھی مجھے ان کی رائے نے پہنچایا ہے سو میرے نزدیک وہی صحیح ہے ۔ (آگے)

(بقیہ حاشیہ)

○ دیوبندیوں کے مشہور مولوی ظفر احمد عثمانی کے مرید خاص منشی علی محمد صاحب لکھتے ہیں :۔

" اب سنیئے کہ حنفیت کے معنی کیا ہیں ؟ فقہ حنفی کی بنیاد ائمہ ثلاثہ ، امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مندرجہ ذیل دو اماموں کے استاد ہیں، ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے اقوال پر ہے ۔ اصلی حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام ابویوسف اور امام محمد کے اقوال دراصل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے اقوال ہیں ۔ اس لیے حاصل یہ نکلا کہ فقہ حنفی کا دارومدار اقوالِ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں ۔

(سیفِ علی بر گردنِ عزوی ص ۱۵ ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

" لہٰذا بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات کے اقوال کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں ۔ اور ان کے سوا کسی شخص کا قول ماننے کے لیے مجبور نہیں ہیں ۔" (ایضاً ص ۱۶)

لہٰذا یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ ہم پکے حنفی ہیں جو عزت ہمارے دل میں بلحاظ اتباع و تقلید امام صاحبؒ کی ہے ۔ وہ درجہ کسی اور کو نصیب نہیں ۔ (ایضاً ص ۱۷)

○ عہد حاضر کا نامور حنفی وکیل غالی مقلد مولوی محمد امین صفدر جالندھری لکھتا ہے :۔

" مذہب حنفی ائمہ ثلاثہ کا مفتیٰ بہ اقوال کا نام ہے خلاف مذہب کسی کی ذاتی رائے یا شاذ روایات کو مذہب حنفی کہنا جھوٹ ہے ، فریب ہے ، دھوکہ ہے ۔ وہ ہمارے خلاف مفتیٰ بہ قول پیش کریں ۔" (تحقیق مسئلہ تراویح ص ۳۱)

○ ماہنامہ تجلی دیوبند کے پہلے مدیر مولوی عامر عثمانی المتوفی ۱۳۹۵ھ لکھتے ہیں :۔

" اس نوع (حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب دیں) کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں ۔ یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ مقلدین کے لیے حدیث و

اسی لیئے تو مقلد اپنے امام کے قول کے مقابلہ میں قرآن وحدیث ترک کر دیتا ہے۔[۳]

بقیہ حاشیہ:۔

قرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ائمہ وفقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے۔" الخ

(ماہنامہ تجلی دیوبند ج ۱۹ ، شمارہ نمبر ۱۱ ، ص ۴۷)

○ بریلویوں کے مشہور مرکزی مفتی اعظم مولوی احمد یار خان نعیمی المتوفی ۱۳۹۱ھ رقمطراز ہیں:۔

" قاعدہ نمبر ۱۳ حدیث کا ضعیف ہو جانا غیر مقلدوں کے لیئے قیامت ہے۔ کیونکہ ان کے مذہب کا دارومدار ان روایتوں پر ہی ہے۔ روایت ضعیف ہوئی تو ان کا مسئلہ بھی فنا ہوا۔ مگر حنفیوں کے لیئے مضر نہیں کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں۔ ان کی دلیل صرف قول امام ہے۔" الخ (جاء الحق حصہ دوم ص ۹)

○ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولوی احمد رضا خان حنفی قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں:۔

" وَالْعَمَلُ بِالْحَدِيْثِ بِتَرْكِ التَّقْلِيْدِ عِنْدَ عَدَمِ بُلُوْغِ دَرَجَةِ الْاِجْتِهَادِ ضَلَالٌ فِى الدِّيْنِ وَاتِّبَاعُ غَيْرِ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبہ اجتہاد حاصل نہ ہو، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے۔" (رسائل رضویہ حصہ اول ص ۵۶ ، ۵۷)

ع
آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

[۳]:۔ تفسیر کبیر التوبہ آیت نمبر ۳۱ کے تحت الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص ۱۰ ، ۱۱ ۔ التقریر للترمذی ص ۳۶ ۔ المیزان الکبریٰ ج ۱ : ص ۱۰ ، ۲۸ ۔ تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷ ۔

اور یہ پختہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کے امام ابو حنیفہؒ کا قول رد کرنے والے مقلد پر ریت کے ذروں برابر لعنتیں برستی ہیں[4] ـــــــ قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو طریقہ ثابت ہوتا ہے یہی نبوت و رسالت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ـــــــ ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ جو کچھ (قرآن مجید اور حدیث شریف) آپ پر نازل ہوا ہے[5]، یہ ہی حرف آخر ہے۔ ـــــــ اس کے مقابلہ میں غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل کے ماننا (تقلید کرنا) انکارِ ختم نبوت ہے۔ جو صرف مقلدین احناف دیو بندی۔ بریلوی رضا خانی اور مرزائیوں ہی کی شان کے شایاں ہے۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی!
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

•••❖•••

---

[4] :۔ درمختار ج ۱ : ص ۲٦۔

[5] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (آیۃ سورۃ النسآء : ۱۱۳)، " اور نازل کی اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت " حکمت سے مراد حدیث ہے۔ قرآن و حدیث دونوں منزل من اللہ ہیں۔

حنفی بزرگوں کی پیش گوئی

○ حنفیوں کے امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی المتوفی ۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں کہ :-

"ودریں وقت سخن حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ معلوم شد کہ در فصول ستہّ نقل کردہ اند کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام بعد از نزول مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمل خواہد کرد" (مکتوب نمبر ۲۸۲ دفتر اوّل حصہ پنجم)

یعنی اس وقت حضرت خواجہ محمد پارسا[۱] قدس سرہٗ کے اس سخن کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی جو انہوں نے فصولِ ستہّ میں نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نزول کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔

○ حنفیوں کے مشہور علامہ محمد علاؤالدین المتوفّی ۱۰۸۸ھ کی مایہ ناز تصنیف فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء مشہور ومعروف کتاب الدر المختار[۲] کے صفحہ ۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت بایں الفاظ پیش گوئی مرقوم ہے:-

"اَن یَّحکُمَ بِمَذْھَبِہٖ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ"

---

[۱]:- خواجہ محمد پارسا حضرت بہاؤالدین نقشبند کے دوسرے خلیفہ تھے۔ پارسا آپ کا لقب ہے جو خواجہ صاحب نے آپ کو دیا۔ نام محمد بن محمود الحافظ البخاری ہے۔

(حاشیہ نمبر ۱ مکتوباتِ ربّانی اردو ج ۲ : ص ۷۵۳)

[۲]:- غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار ج ۱ : ص ۷ پر مذکور ہے کہ در مختار کی منقبت میں اس قدر کافی ہے کہ باذنِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف ہوئی ہے۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر فیصلہ فرمایا کریں گے۔

○ حنفیوں کے علامہ سیّد محمد امین المعروف ابن عابدین شامی المتوفی ۱۲۵۲ھ نے اس کی تشریح یوں فرمائی ہے۔

" اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ عِیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِمَذْھَبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔ " (ردالمحتار ج ۱ : ص ۴۲)

یعنی بلاشبہ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسلام حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر عمل پیرا ہوں گے۔

○ بریلویوں کے شہباز طریقت وشہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفی ۱۳۱۹ھ کا ارشادِ گرامی ہے کہ :۔

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کا مذہب اختیار کریں گے۔ " (قیومنات فریدیہ ص : ۶۲)

کسی کا یہ قول صحیح ہے کہ امام مہدی ہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے کیونکہ اس کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے کہ :۔

" لَا مَھْدِیَّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔ عیسیٰ ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ " (اشاراتِ فریدی حصہ دوم مقبوس ۶۱)

○ بریلوی رضاخانی حضرات کے اعلیٰ حضرت مجدّد دین وملت مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی المتوفی ۱۳۴۰ھ نے بھی فتوی ارشاد فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

" اللہ ورسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ

عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مذہب امام اعظم کو اختیار کریں گے۔ اور طریقہ حنفیہ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ ان کے عمل مطابق عمل مذہب حنفیؒ ہوں گے۔ جس سے حنفی مذہب کی سب سے کامل تر تصویب ثابت ہوگی۔ غرض ان کے زمانے تمام مذاہب منقطع ہو جائیں گے اور صرف مسائل مذہب حنفی باقی رہ جائیں گے۔" (ملفوظات حصہ دوم ص ۱۷۳-۱۷۴)

○ میاں کریم بخش نے جب مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی بیعت کی تو اپنی بیعت کا محرک ایک مجذوبؒ[1] بنام سائیں گلاب شاہ کی پیش گوئی قرار دی۔ اس مجذوب کی کئی پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

---

[1]: حنفیوں کے مشہور مولوی گل حسن شاہ صاحب رقمطراز ہیں کہ:-

سیّد غوث علی شاہ صاحب حنفی قادری پانی پتی المتوفی ۱۸۸۰ء شاگرد رشید شاہ عبدالعزیز حنفی دہلوی نے ایک روز ارشاد فرمایا کہ ـــــــ" مجاذیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو ازلی و وہبی، دوسرے کسبی و بے اختیاری۔ مجذوب ازلی وہ ہے کہ روز ازل میں" اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کی ندا سن کر در بلیٰ کہہ کر رب العزت کے مشاہدہ جمال لایزال سے مست ہو گیا۔ اور تمام لذات و شہوات دنیوی و اخروی کو دل سے دور کر دیا۔ اکثر ایسے مجذوبوں کو مکاشفہ کونی ہوتا ہے۔ کسبی و بے اختیاری مجذوب وہ ہوتا ہے کہ عالم اجسام کے اندر بالکل ہوشیار آیا اور مدت تک سمجھ بوجھ میں رہا۔ لیکن اتفاقاً کسی کامل کا مرید ہوا، اور مرشد نے اپنے خاندان کے موافق اس کو تعلیم و تلقین فرمائی۔ جب نوبت سلطان الذکر کی پہنچی اور ہر جانب سے تجلیۂ انوار ہوا تو بے اختیار ہو کر ہوش و خرد کے جامہ سے باہر نکل گیا۔ یا اس طرح پر کہ کسی مست و مجذوب کی نگاہ دفعۃً پڑ گئی اور بے قرار ہو کر مست و مدہوش ہو گیا ایسے مجذوب کا مکاشفہ صفاتی از حد ہوتا ہے۔ (تذکرہ غوثیہ ص ۱۷۶-۱۷۷)

سائیں گلاب شاہ مجذوب نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس۳۰ سال کا گزرا ہوگا (۱۸۶۱ء میں) مجھ کو کہا کہ عیسیٰ اب جوان ہو گیا ہے (اس وقت مرزا کی عمر ۲۶ سال تھی) اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ مولوی اس سے انکار کریں گے۔ میں نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ قرآن میں بھی غلطیاں ہیں؟ قرآن تو اللہ کا کلام ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تفسیروں پر تفسیریں ہو گئی ہیں۔ اور شاعری زبان پھیل گئی ہے۔ یعنی مبالغہ پر مبالغہ کر کے حقیقتوں کو چھپایا گیا ہے۔ جیسے شاعر مبالغات پر زور دے کر اصل حقیقت کو چھپا دیتا ہے۔ اور جب وہ عیسیٰ لدھیانہ میں آئے گا تو بہت قحط پڑے گا۔ پھر میں نے پوچھا کہ عیسیٰ اب کہاں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بیچ قادیان کے۔ تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تیس کوس ہے وہاں عیسیٰ کہاں ہے؟ اس کا انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ ضلع گورداسپور میں بھی کوئی گاؤں ہے جس کا نام قادیان ہے۔ پھر میں

بقیہ حاشیہ: — اس کے علاوہ تذکرہ غوثیہ ص ۱۰، ۳۷۸، مہر منیر ص ۵۶، ۷۶، ۳۰۸، ۶۰۰، مدینۃ الاولیاء ص ۵۷۹ تا ۵۹۱ وغیرہ کتب حنفیہ بریلویہ دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حنفیوں کے نزدیک —— ۱۔ مجذوب صاحب کشف و کرامت ولی اللہ ہوتا ہے۔

۲۔ مجذوب عالم الغیب ہوتا ہے۔ ۳۔ مجذوب کی تحریر ٹیڑھی لکیر ہوتی ہے اور اس کو پڑھنے کے لیئے نور عرفان کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ مجذوب جو بات زبان سے کہہ دے فوراً پوری ہو جاتی ہے۔

۵۔ مجذوب کی نظر کرم سے سات سو کوس کا حال نظر آنے لگتا ہے۔

مولوی احمد رضا خاں نے بھی اپنی کتب میں مجذوبوں کو ولی اللہ میں شمار کیا ہے اور ان کو سیدی و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھا ہے۔ (ملفوظات اعلحضرت)

نے ان سے پوچھا کہ عیسیٰ نبی اللہ تو آسمان پر اٹھائے گئے اور کعبہ پر اتریں گے۔ تب انہوں نے جواب دیا کہ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ تو مر گیا ہے اب وہ نہیں آئیں گے ہم نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ مر گیا ہے ہم بادشاہ ہیں جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور کہا جو آسمانوں والے صاحب ہیں وہ کسی کے پاس چل کر نہیں آیا کرتے۔

(المشتہر میاں کریم بخش بمقام لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۱۴ جون ۱۸۹۱ء بروز شنبہ)

اس بیان کے بعد پھر میاں کریم بخش نے بیان کیا کہ ایک بات میں بیان کرنے سے رہ گیا وہ یہ ہے ــــــ کہ اس مجذوب نے مجھے صاف صاف یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس عیسیٰ کا نام غلام احمد ہے۔ اس بیان کے نیچے پچاس کے قریب ایسے آدمیوں کی گواہیاں درج ہیں جنہوں نے حلفاً بیان کیا کہ میاں کریم بخش ایک راستباز آدمی اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے۔ (حیات طیبہ ص ۱۱۱، ۱۱۲)

حنفیوں پر احسان عظیم

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی حنفیوں کا مناظر اسلام اور صاحب بیعت و ارشاد پیر تھا ــــــ لہٰذا اس نے بخوبی یہ سمجھ لیا کہ :

- امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی المتوفی ۱۰۳۴ھ کی پیش گوئی غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ مجدد ہوئے ہیں۔
- درمختار والی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ باذن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف ہوئی۔
- خواجہ غلام فرید حنفی چشتی صاحب بھی کوئی معمولی شخص نہیں۔ وہ بھی آخر صاحب

بیعت وارشاد پیر صاحب ہیں جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں !

○ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی بھی کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس سے کوئی غلط بات صادر نہ ہو سکے۔

اور یہ بھی ناممکن ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہو کر غیر نبی حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کا مذہب اختیار کریں اور ان کے مذہب کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ تقلید ان کی شان کے شایاں نہیں اس لیئے مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اس معمّے کو اس طرح حل کیا کہ حنفی تو وہ پہلے سے ہی تھا۔ باقی اس نے مہدی موعود کو مسیح موعود قرار دیا۔[1] (جس کی تصدیق و تائید خواجہ غلام فرید حنفی چشتی صاحب نے بھی فرمادی)

○ رضاخانی مجذوب سائیں گلاب شاہ صاحب کی پیش گوئی کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کر کے خود ہی ۱۸۹۱ئہ میں مثیل مسیح کا دعویٰ کر دیا۔[2]

---

[1] ۔ دیکھیئے تحریک احمدیت حصہ اوّل ص ۷۱ تا ۸۰ ۔

[2] ۔ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی لکھتا ہے کہ "مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے، مَیں اس خیال کا غلط ہونا اپنے اس رسالہ میں لکھ چکا ہوں اور نیز یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس نزول سے مُراد درحقیقت مسیح ابن مریم کا نزول نہیں۔ بلکہ استعارہ کے طور پر ایک مثیلِ مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے جس کا مصداق حسب اعلام و الہام یہی عاجز ہے (توضیح مرام ص ۱) ____ " میں باآواز بلند کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنے الہام اور القاء سے حق کھول دیا ہے اور وہ حق جو میرے پر کھولا گیا ہے وُہ یہ ہے کہ (آگے)

تاکہ حنفی بزرگوں کی پیش گوئی غلط نہ ہوسکے۔ اور ان بزرگوں کی ولایت پر جھوٹ کا داغ دھبہ نہ لگنے پائے۔

گویا کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے مہدی موعود کو مسیح موعود قرار دے کر وفات مسیح کا اعلان کرکے مثیل مسیح کا دعویٰ حنفی مذہب کے بزرگوں کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کی غرض سے کیا۔ جو کہ حنفیوں پر احسان عظیم ہے۔

ع اُنہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

(بقیہ حاشیہ) درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کی روح اپنے خالہ زاد بھائی یحییٰ کی روح کے ساتھ دوسرے آسمان پر ہے۔ اس زمانہ کے لیے جو روحانی طور پر مسیح آنے والا تھا جس کی خبر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ وہ میں ہوں۔"

(ضروری اشتہار مؤرخہ ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء بحوالہ حیات طیبہ ص ۱۰۳)

ے حنفی بزرگوں کی پیش گوئی کے متعلق مرزا غلام احمد حنفی قادیانی لکھتا ہے کہ

"بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود حنفی ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا امام سمجھے گا۔ مگر اب تک اس بارہ میں بتصریح سے بیان نہیں کیا گیا کہ چار سلسلوں میں سے کس سلسلہ میں داخل ہوگا، آیا وہ قادری ہوگا یا چشتی یا سہروردی یا حضرت مجدد سرہندی کی طرح نقشبندی۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۴۰، ۱۴۱)

چونکہ کسی حنفی بزرگ نے مسیح موعود کے حنفی ہونے کے ساتھ اس کے قادری یا چشتی یا سہروردی یا نقشبندی وغیرہ ہونے کی صراحت نہیں فرمائی۔ اس لیے مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے ان سلسلوں میں سے کسی میں شمولیت نہیں کی تاکہ حنفی بزرگوں کی پیش گوئی سچی ہونے میں ذرہ برابر بھی نقص واقع نہ ہوسکے۔

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی خود ساختہ مہدویت و مسیحیت کا مصدِّق کون؟

حنفیوں کے مشہور مولوی رکن الدین اپنے پیر و مرشد خواجہ غلام فرید حنفی چشتی کا بیان رقمطراز ہیں کہ:۔

" اس کے بعد مزید فرمایا کہ مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونے پر بہت سی نشانیاں بتائی ہیں جن میں دو نشانیاں جو اس نے خود اپنی کتاب میں لکھی ہیں۔ وہ اس کے مہدی موعود ہونے کے دعویٰ پر حد درجہ کی مضبوط دلیل ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس نے کہا:۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک بستی سے نکلے گا جس کا نام کِدعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرے گا۔ اور اس کے ساتھیوں کو دُور دراز علاقوں سے جمع کر دے گا۔ ان کی تعداد اصحاب بدر کے مطابق تین سَو تیرہ (۳۱۳) ہو گی اور اس کے ساتھ ایک چھپا ہوا صحیفہ ہو گا جس میں اس کے ساتھیوں کے نام اور ان کے شہروں کے نام اور ان کے دوستوں کے نام ہوں گے۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک گاؤں سے نکلے گا جس کو کِدعہ کہا جاتا ہے۔ کِدعہ اصل میں کادیان کا معرّب ہے۔ دُوسری نشانی یہ ہے: اس نے کہا کہ دارقطنی نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے لے کر اب تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات گہن لگے گا۔ اور سورج کو نصف رمضان میں۔ جب چاند و سورج کو گہن ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو لگا تو مرزا صاحب نے حجت پوری کرنے کے لیے دُنیا کے

تمام اطراف واکناف میں اس مفہوم کا اشتہار بھیجا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہورِ مہدی کے لیئے جو فرمایا وہ اب پورا ہو چکا ہے۔ تمام لوگوں پر میرے مہدی ہونے کا اعتراف اور اقرار کرنا ضروری ہے۔ پس وقت کے مولویوں نے بچوں جیسے سوالات کرنے شروع کر دیئے کہ حدیث شریف کا معنی یہ ہے کہ رمضان کی پہلی رات چاند کو گہن لگے گا اور اسی ماہ رمضان میں سورج کو گہن لگے گا۔ اور یہ گہن تیرہ ۱۳ رمضان کو واقع ہوا، اور سورج گہن ۲۸ رمضان کو لگا۔ یہ حدیث کے منطوق کے خلاف ہے۔ وہ خسوف و کسوف دوسرا ہوگا جو مہدی برحق کے زمانہ میں ہوگا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ نے فرمایا سبحان اللہ وہ معنے سُنیئے جو مرزا نے بیان فرمایا اور انکار کرنے والے مولویوں کو جواب دیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ حدیث کا معنیٰ یہ ہے کہ ہمارے مہدی کی تصدیق و تائید کے لیئے دو نشان مقرر کیئے گئے ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ دو نشان کسی بھی مدعی کے وقت ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ :-

چاند کو پہلی رات گہن لگے گا کہ وہ رات پہلے گہن سے تین رات پہلے ہوگی یعنی رمضان کی تیرھویں رات اور سورج گہن اسی دن ہوگا کہ جو گہن کے دنوں میں درمیانہ دن ہے یعنی رمضان کی ستائیس تاریخ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ بیشک حدیث کا معنیٰ اس طرح ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے بیان فرمایا۔ کیونکہ چاند گہن ہمیشہ تیئس یا چوبیس یا پچیس کو لگتا ہے اور سورج گہن ہمیشہ مہینے کی ستائیس یا اٹھائیس یا اُنتیس کو لگتا ہے۔ پس چاند گہن جو ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو واقع ہوا وہ رمضان کی تیرہ تاریخ ہے جو گہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے۔ اور سورج

(۷۰)

و درانیست که عقیدهٔ تثلیث و صلیب را که سراسر کفر است بگذارند ـ و بتوحید
خداوند تعالی بگروند و علمای وقت را ببینید که دیگر گروه مذاهب باطله را گذاشته
اند در پئے این چنین نیک مرد که از اهل سنت و جماعت است و بر صراط مستقیم
است و راه هدایت می نماید افتاده اند و بروے حکم تکفیر میسازند کلام عربی او ببینید که
از طاقت بشریه خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و هدایت است
و از عقیدهٔ اہل سنت و جماعت و ضروریات دین ہرگز منکر نیست بعد ازان
فرمودند که مرزا صاحب بر مهدویت خود بسیار علامات بیان کرده مگر از انمیان
دو علامات که در کتاب خود درج ساخته بیان نموده است بر تردید بدرجه غایت بر
دعویٰ مهدویت او گواه اند ـ یکے اینکه او گفته که در حدیث شریف آمده است که قال
النبی صلی الله علیه وسلم یخرج المهدی من قریة یقال لها کدعة ویصدقه
الله تعالیٰ ویجمع اصحابه من اقصی البلاد علی عدة اهل بدر بثلاث مائة
وثلاثة عشر رجلا و معه صحیفة مختومة (ای مطبوعة) فیها عدد اصحابه
باسمائهم و بلادهم و خلالهم یعنی فرمودند نبی صلی الله علیه وسلم بیرون آید مهدی
از دهی که گفته شد او را کدعه که کدعه در اصل معرب کادیان است ـ دوم این است
که او میگوید که در دارقطنی این حدیث از امام محمد باقر رضی الله عنه روایت کرده است
کہ ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف
القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ـ هرگاه خسوف
قمر و کسوف شمس بتاریخ سیزدهم و بست و هشتم ماه اپریل ۱۸۹۴ء هزار و هشتصد و نود و چهار واقع
شد پس مرزا صاحب برائے اتمام حجت خود در اطراف و اکناف عالم اشتهار یعنی

ارسال کرد کہ این پیشین گوئی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے
ظہور مہدی موعود فرمودہ بودند۔ اکنون تمام شدہ است برہمہ واجب کہ مہدیت
من اعتراف کنید و اقرار نمائید پس مولویان وقت طفلانہ سوال کردند کہ از حدیث
شریف این معنی برمی آید کہ در اول شب رمضان خسوف قمر شود و در نیمہ رمضان
کسوف شمس گردد و این خسوف بتاریخ سیزدہم رمضان واقع گشتہ و کسوف
بتاریخ بست و ہشتم رمضان بوقوع آمد و این خلاف منطوق حدیث است این
خسوف و کسوف دیگر خواہد بود کہ در زمان مہدی برحق وقوع یابد۔ بعد ازان
حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ فرمودند سبحان اللہ بشنوید آنچہ مرزا صاحب
معنی حدیث شریف مذکور بیان نمودہ و مولویان منکران را جواب دادہ است مرزا
صاحب گفتہ کہ معنی حدیث شریف این است کہ برائے تائید و تصدیق مہدی ما
دو نشان مقرر اند از ان مدت کہ آسمانہا و زمین پیدا شدہ اند آن دو نشان در وقت
کسے مدعی بظہور نیامدہ و آن دو نشان این است کہ در وقت ادعا مہدی موعود خسوف
قمر در آن اول شب خواہد بود کہ آن شب از سہ شب خسوف اول است یعنی شب
سیزدہم از رمضان و کسوف شمس در ان روز خواہد بود کہ از ایام کسوف درمیانہ
روز است یعنی بیست و ہشتم از رمضان بعد ازان حضور فرمودند کہ
بیشک معنی حدیث شریف این چنین است کہ مرزا صاحب بیان کردہ چہ خسوف
قمر ہمیشہ بتاریخ سیزدہم یا چہاردہم یا پانزدہم ماہ واقع میشود و کسوف شمس
ہمیشہ در تاریخ بیست و ہفتم یا بیست و ہشتم یا بیست و نہم ماہ بوقوع می آید پس
خسوف قمر کہ بتاریخ ششم از ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء ہزار و ہشتصد و نود و چہارم عیسوی واقع

شده است و آن بتاریخ سیزدهم رمضان که اول شب از شبهای خسوف است بوقوع آمده و کسوف
درمیانه روز از روزها کسوف شمس واقع گشته است بعد از آن سبحه مبارک بر سر نهادند و نماز
عشاء با جماعت گزاردند بنده نیز دران جماعت داخل بود. آنگاه
این بنده راقم الحروف بروثاق خود آمد حضور خواجه ابقاه الله تعالی ببقائه همچنان شاغل
بخدا ماندند مقبوس بیست و هشتم بوقت عشاء شب جمعه بتاریخ دوم از ماه رمضان شریف
سال سیزده صد و چهارده هجری المقدس دولت پای بوس و زیارت حضرت اقدس که عبادتی
وسعادتی بهتر ازین نیست میسر گردید حضور خواجه ابقاه الله تعالی ببقائه ونفعنا وایاکم بلقائه
فرض عشاء با جماعت گزاردند و سنن رواتب گزارده دعای سبحان ذی الملک والملکوت
سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة والکبریاء والجبروت سبحان الملک
الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح اللهم اجرنا من النار
یا مجیر یا مجیر یا مجیر بر خواندند و بتراویح شروع شدند حافظ غلام نبی که همیشه پیش امام حضور خواجه ابقاه
الله تعالی ببقائه ذی بوده است ارشاد فرمودند که امشب یک سپاره بخوانی پس یک سپاره
در تمام تراویح خوانده شد حضور خواجه ابقاه الله تعالی بدولتخانه تشریف فرما شدند این بنده راقم الحروف
و دیگر حضار بر وثاق خویش آمدند مقبوس بیست و نهم بوقت عصر روز جمعه بتاریخ دوم از ماه رمضان
سال مذکور دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس که عبادتی و سعادتی بهتر ازین نیست
حاصل شد همین روز در فضای آسمان ابر بوده است حضور خواجه ابقاه الله تعالی ببقائه و
نفعنا وایاکم بلقائه پرسیدند که ابر تنک است یا غلیظ همه حضار عرض کردند که ابر غلیظ شده است
چون حضور خواجه ابقاه الله تعالی را نظره بدیدن ابر و باران محبت کمال بوده است برخاستند
و فرمودند که برویم بالا ابر را زیارت کنیم بیرون از محل شریف آمده ابر را مشاهده نمودند آنگاه در بند

گہن کے درمیانہ دلوں میں سے ہے جو واقع ہوا۔

(اشارات فریدی حصہ سوم ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، مقبوس نمبر ۲۷)

حاصلِ کلام

اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح سے واضح تر ہو گئی ہے کہ بریلویوں کے پیر و مرشد خواجہ غلام فرید حنفی چشتی صاحب نے اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی خود ساختہ مہدویت و مسیحیت کی زبردست تصدیق و تائید فرمادی۔ اور مرزا کے مخالفین مولوی حضرات کے اعتراضات کو بچوں جیسے سوالات قرار دیا ہے۔

ع

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ء

بریلویوں کے پیر خواجہ غلام فرید حنفی چشتی کا مرزا قادیانی کے نام عقیدت مندانہ خط

من فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین الیٰ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْاَرْبَابِ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْعِ بِیَوْمِ الْحِسَابِ. وَعَلٰی اٰلِہٖ وَالْاَصْحَابِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اجْتَہَدَ وَاَصَابَ۔

اَمَّا بَعْدُ!

قَدْ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ الْکِتَابَ وَبِہٖ دَعَوْتَ اِلَی الْمُبَاهَلَةِ وَطَالَبْتَ بِالْجَوَابِ وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ عَدِیْمَ الْفُرْصَةِ وَلٰکِنْ رَاَیْتُ جُزْءً مِنْ حُسْنِ الْخِطَابِ وَسُوْءِ الْعِتَابِ۔ اِعْلَمْ یَا اَعَزَّ الْاَحْبَابِ اَنِّیْ مِنْ بَدْوِ حَالِکَ وَاقِفٌ عَلٰی مَقَامِ تَعْظِیْمِکَ لِنَیْلِ الثَّوَابِ وَمَا جَرَتْ عَلٰی لِسَانِیْ کَلِمَةٌ فِیْ حَقِّکَ اِلَّا بِالتَّبْجِیْلِ وَرِعَایَةِ الْاٰدَابِ وَالْاٰنَ اَطَّلِعُ لَکَ بِاَنِّیْ مُعْتَرِفٌ بِصَلَاحِ حَالِکَ بِلَا ارْتِیَابٍ وَمُوْقِنٌ بِاَنَّکَ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَفِیْ سَعْیِکَ الْمَشْکُوْرِ مُثَابٌ وَقَدْ اُوْتِیْتَ الْفَضْلَ مِنَ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ وَلَکَ اَنْ تَسْئَلَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرَ عَاقِبَتِیْ وَاَدْعُوْ لَکُمْ حُسْنَ مَاٰبٍ وَلَوْلَا خَوْفُ الْاِطْنَابِ لَاَزْدَدْتُّ فِی الْخِطَابِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ سَلَکَ سَبِیْلَ الصَّوَابِ

(اشارات فریدی حصہ سوم ص ۴۲)

یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لیئے ہیں جو ربّ الارباب ہے۔ اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے۔ اور نیز اس کے آل اور اصحاب پر اور تم پر سلام۔ اور ہر ایک جو راہِ صواب میں کوشش کرنے والا ہو۔

اس کے بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مباہلہ کے لیئے جواب طلب کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جزو جو حسنِ خطاب اور طریقِ عتاب پر مشتمل تھی، پڑھی ہے۔ سو اے ہر ایک عیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتداء سے تیرے لیئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں۔ تا مجھے ثواب حاصل ہو۔ اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور سعی عنداللہ قابلِ شکر ہے۔ جس کا اجر ملے گا۔

اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لیئے عاقبت بالخیر کی دعا کر، اور میں آپ کے لیئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں۔

اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا:

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ سَلَكَ سَبِیْلَ الصَّوَابِ۔

۴۲

بزدوار سال کرد آن جواب نامہ این بود، من فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین الی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الحمد لله رب الارباب والصلوة علی رسوله الشفیع یوم الحساب وعلی آله والاصحاب والسلام علیکم وعلی من اجتهد واصاب اما بعد فقد ارسلت الی الکتاب ودعوت بالمباهلة وطالبت بالجواب وانی وان کنت عدیم الفرصة ولکن رأیت جزئیه من حسن الخطاب وسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انی من بدو حالک واقف علی مقام تعظیمک لنیل الثواب وما جرت علی لسانی کلمة فی حقک الا بالتبجیل ورعایة الآداب والآن اطلع لک بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب وموقن بانک من عباد الله الصالحین وفی سعیک المشکور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملک الوهاب ولک ان تسئل من الله تعالی لی خیر عاقبتی وادعو لک حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علی من سلک سبیل الصواب بعد ازان درباب مرزا صاحب فرمودند که مرزا صاحب مرد نیک و صالح است و نزد من کتابی از الهامات خود فرستاده است کمال او ازان کتاب ظاهر است اندرین اثنا یکی از علماء ظواهر که حاضر خدمت حضور خواجه القبا بالله تعالی نشسته بود نسبت مرزا صاحب زبان طعن کشاده رد و انکار کرد حضرت خواجه القبا بالله تعالی در جوابش فرمودند که این مرد حق است مفتری وکاذب نیست این معامله بین او و خود ساخت او نیست نهایت ما فی الباب آنکه او را اندک خطا در اجتهاد و خطا در کشف است بعد ازان فرمودند که مردمان انا الحق گفته اند و سبحانی ... اگر خود را عیسی ... گفت ... عجب ... بعد ازان فرمودند که مولوی نور الدین حکیم که از مریدان صادق الارادت و راسخ العقیدت او است ... در بهاولپور نزد من آمده بود گفت ... مرزا صاحب ... دیگر ...

باب چہارم

غیر تشریعی و اُمتی نبی اور مثیلِ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام بننے کے لیئے چور دروازے

○ مقلدینِ احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کے شیخ اکبر محی الدّین محمّد بن علی المعروف ابنِ عربی المتوفّٰی ۶۳۸ھ فرماتے ہیں:۔

ا:۔ فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ لَا مُقَامُھَا فَلَا شَرْعٌ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِّشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ حُکْمِہٖ شَرْعًا اٰخَرَ وَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا

ل:۔ حنفیوں کے شیخ اکبر محی الدین محمّد بن علی المعروف "ابن عربی"، اُندلس کے علاقہ مرسیّہ کے اندر پیر کی رات ۱۷ رمضان ۵۶۰ھ کو پیدا ہوئے، اور جمعرات کے دن ۲۸ ربیع الثانی ۶۳۸ھ کو مسجدِ دمشق میں فوت ہوئے۔ آپ کا مزار محلّہ صالحیّہ میں ہے۔ (حیات صوفیہ ص ۶۹۲) بریلوی رضاخانی شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت، قطبِ وقت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفّٰی ۱۳۱۹ھ کے ملفوظات میں ہے کہ شیخ اکبر محیّ الدین ابن عربی کی تصانیف ایک کرامت ہے۔ نیز ان کی تصوّف میں تصانیف کی تعداد ایک روایت کے مطابق پانچ سو ہے اور دوسری روایت کے مطابق ساڑھے تین ہزار ہے۔ یہ بھی آپ کی کرامت ہے اور خرقِ

نَبِیَّ" اَیْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ، یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ وَلَا رَسُوْلَ اَیْ لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ بِشَرْعٍ یَّدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ فَھٰذَا ھُوَالَّذِیْ اِنْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُہٗ لَا مَقَامُ النُّبُوَّۃِ"

(فتوحاتِ مکیۃ باب ۷۳، ج ۲، ص ۳، سطر ۵ تا ۸)

یعنی کہ وہ نبوّت جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے آنے سے منقطع ہُوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوّت ہے، نہ کہ مقامِ نبوّت، پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو

(بقیہ) عادات ہے کہ جس کا آپ سے ظہُور ہُوا۔ اس کے بعد فرمایا کہ شیخ اکبر کتاب فصُوص الحکم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ جو کچھ میں نے تصنیف یا تالیف کیا ہے سب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے براہِ راست سُن کر لکھا ہے۔ اس پر اس کمترین بندہ (جامع ملفوظات) نے عرض کیا کہ حضور کیا اولیاء اللہ کتابوں کی تصنیف کے لیئے حق تعالیٰ کی طرف سے بھی مامور ہوتے ہیں، یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس طرح آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی .... (اپنی طرف سے کلام نہیں کرتے بلکہ وہ بیان کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ وحی فرماتے ہیں) یہ بات اولیائے کرام کے حق میں بھی صادق آتی ہے۔ اور قیامِ قیامت تک یہ حکم نافذ اور جاری رہے گا۔

(اشاراتِ فریدی اُردو ص ۲۵۸)

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں حنفی قادری بریلوی نے ابنِ عربی کو امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ سیّدی محی الملّۃ والدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔ (حرمت سجدۂ تعظیم ص ۹۲)

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شرع کی ناسخ ہو، اور نہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہو گی اور یہی معنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس فرمان کے ہیں کہ "رسالت اور نبوّت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی" یعنی مُراد آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان سے یہ ہے کہ اب ایسا نبی کوئی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو، بلکہ جب بھی کبھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔ اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی میرے بعد دُنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آئے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو، پس یہ وہ قسمِ نبوّت ہے، جو بند ہوئی، اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا ورنہ مقامِ نبوّت بند نہیں۔"

ب: "فَمَا ارْتَفَعَتِ النُّبُوَّةُ بِالْكُلِّيَّةِ وَلِهٰذَا قُلْنَا اِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ فَهٰذَا مَعْنٰى لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ...... فَعَلِمْنَا اَنَّ قَوْلَهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ اَیْ لَا مُشَرِّعَ خَاصَّةً لِاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔" (فتوحات مکیۃ باب ۷۳، نمبر ۲۵، ج ۲: ص ۵۸، سطر ۱۱، ۱۲، ۱۳)

"یعنی کہ نبوّت کُلّی طور پر بند نہیں ہوئی، اور اسی لئے ہم نے کہا کہ صرف تشریعی نبوّت بند ہوئی ہے۔ پس لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ کے یہی معنی ہیں...... پس ہم نے جان لیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ فرمانا انہی معنوں میں ہے کہ خاص طور پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا، کیونکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔"

ج: "فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ

التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ "

(فتوحاتِ مکیۃ، باب ۷۳، نمبر ۸۲، ج ۲: ص ۹۰، سطر ۱۳، ۱۴)

یعنی کہ نبوّت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ گو تشریعی نبوّت منقطع ہو گئی ہے پس شریعت نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

د: "فَمَا زَالَ الْمُرْسَلُوْنَ وَلَا يَزَالُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ لَّمْ يُبْعَثُوْا بِشَرْعٍ نَاسِخٍ وَلَا هُمْ عَلٰى غَيْرِ شَرْعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ "

فتوحاتِ مکیۃ باب ۷۳، ج ۲: ص ۵، سطر ۳۳، ۳۴

یعنی پہلے بھی اس دُنیا میں مُرسلین آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی قیامت تک اس دنیا میں مُرسلین آتے رہیں گے۔ اور اگرچہ وہ ناسخ شرع لے کر مبعوث نہ ہوں گے، اور نہ ہی شریعتِ محمدیہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علاوہ اور کسی شریعت پر ہوں گے اور لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔

ه: "فَقَطَعْنَا اَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ لَحِقَتْ دَرَجَتُهُ دَرَجَةَ الْاَنْبِيَآءِ فِي النُّبُوَّةِ عِنْدَ اللهِ لَا فِي التَّشْرِيْعِ "

(فتوحاتِ مکیۃ، باب ۶۹، ج ۱: ص ۵۴۵، سطر ۲۸)

ہم نے قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس اُمت میں ایسے اشخاص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوّت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مل گیا ہے مگر وہ شریعت لانے والے نہیں ہیں۔

الجزء الثاني

من كتاب الفتوحات المكية التى فتح الله بها على الشيخ
الامام العامل الراسخ الكامل ختم الاولياء
الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق والدين
أبي عبد الله محمد بن على المعروف
بابن عربى الحاتمى الطائى
قدّس الله روحه ونور
ضريحه آمين
آمين

﴿ طبع على النسخة المقابلة على نسخة المؤلف الموجودة بمدينة قونية وقام بهذا المهم جماعة من العلماء بأمر المغفور له الأمير عبد القادر الجزايرلى رحم الله الجميع وأثابهم المكان الرفيع ﴾

﴿ طبعت بمطبعة ﴾

دار الكتب العربية الكبرى

(بمصر)

﴿ على نفقة الحاج فدا محمد الكشميرى وشركاه ﴾

فتوحات مكية باب ٧٣، ج٢
ص٣ سطر ٥ تا ٨ کا فوٹو ←

فان النبوّة التی انقطعت بوجود رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هی نبوّة التشریع لا مقامها فلا شرع یکون ناسخا لشرعه صلی الله علیه وسلم ولا یزید فی حکمه شرعا آخر وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبیّ أی لا نبیّ بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول أی لا رسول بعدی الی أحد من خلق الله بشرع یدعوهم الیه فهذا هو الذی انقطع وسدّ بابه لا مقام النبوّة

باب ٧٣، ج٢ ص ٥
سطر ٣٢، ٣٣ ←

فما زال المرسلون ولا یزالون فی هذه الدار الی یوم القیامة وان لم یبعثوا بشرع ناسخ ولا هم علی غیر شرع محمد صلی الله علیه وسلم ولکن أکثر الناس لا یعلمون

باب ٧٣ نمبر ٢٥، ج٢
ص ٥٨ سطر ١١ تا ١٣ ←

فما ارتفعت النبوّة بالکلیة ولهذا قلنا انما ارتفعت نبوّة التشریع فهذا معنی لا نبیّ بعده وکذلک من حفظ القرآن فقد أدرجت النبوّة بین جنبیه فقد قامت به النبوّة بلا شک فعلمنا ان قوله لا نبیّ بعده أی لا مشرع خاصة لانه لا یکون بعده نبیّ

باب ٧٣ نمبر ٨٢، ج٢
ص٩٠ سطر ١٣ تا ١٤ ←

بسم الله الرحمن الرحیم فالنبوّة ساریة الی یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من أجزاء النبوّة

باب ٦٩، ج١ ص ٥٤٥ سطر ٢٨ ←

فقطعنا أن فی هذه الامّة من لحقت درجته درجة الانبیاء فی النبوّة عند الله لا فی التشریع

○ بریلویوں کے غوثِ صمدانی علامہ عبدالوہاب شعرانی المتوفی ۹۷۳ھ رقمطراز ہیں :-

(ا) اِعْلَمْ اَنَّ النُّبُوَّةَ لَمْ تَرْتَفِعْ مُطْلَقًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ فَقَطْ ۔"

(کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائدالاکابر ج ۲ ص ۳۹ ، سطر ۵ ، ۶)

یعنی جان لو بلاشبہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مطلق نہیں اٹھی ، صرف تشریعی نبوت منقطع ہوئی ہے ۔

(ب) " فَمَا زَالَ الْمُرْسَلُوْنَ وَلَا يَزَالُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ لٰكِنْ مِنْ بَاطِنِيَّةِ شَرْعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔"

(کتاب الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۸۱ ، سطر ۷ ، ۸)

یعنی پہلے بھی اس دنیا میں مرسلین آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں گے ۔ لیکن یہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی باطنیت سے ہوں گے ، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی شریعت سے مرسل بنیں گے) اور لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں ۔

☆

كتاب

اليواقيت والجواهر

في بيان عقائد الأكابر

للامام العارف الربانى سيدى عبد الوهاب الشعرانى

نفعنا الله والمسلمين ببركاته وأفاض

علينا من نفحاته آمين

﴿ وبهامشه كتاب ﴾

الكبريت الاحمر

فى بيان علوم الشيخ الأكبر لصاحب اليواقيت

والجواهر المذكور ضاعف الله تعالى

له أسنى الأجور

الجزء الثانى

يطلب من ملتزم طبعه

عباس بن عبد السلام بن شقرون

بالفحامين بمصر

الطبعة الأولى سنة ١٣٥١

وقال فى الجواب الخامس والعشرين من

الباب الثالث والسبعين اعلم ان النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد صلى الله عليه وسلم وانما ارتفع نبوة التشريع فقط فقوله صلى الله عليه وسلم لا نبي بعدى ولا رسول بعدى أى مانم من يشرع بعدى شريعة خاصة

(كتاب اليواقيت والجواهر فى بيان عقائد الاكابر ج ٢ ص ٣٩ سطر ٥ ، ٦ كا فوٹو)

فما زال المرسلون ولا يزولون فى هذه الدار

لكن من باطنية شرع محمد ﷺ ولكن أكثر الناس لا يعلمون

(كتاب اليواقيت والجواهر فى بيان عقائد الاكابر ، ج ٢ ص ٨١ سطر ٧ ، ٨ كا فوٹو)

○ دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کے علامہ نورالدین علی بن سلطان محمد الہروی

۲۔ ○ حنفیوں کے مشہور مولوی فقیر محمد جہلمی حنفی المتوفی ۱۳۲۴ھ رقمطراز ہیں :۔

علی بن سلطان محمد ہروی نزیل مکہ المعروف بہ قاری نورالدین لقب تھا۔ اپنے زمانہ کے وحید العصر، فرید الدہر محقق، مدقق، منصف مزاج، محدث، فقیہہ، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ اور متشلع سنت نبویہ، جماہیر اعلام اور مشاہیر اولی الحفظ والافہام میں سے تھے خصوصاً آپ کو تحقیقِ فقہ وحدیث اور دریافت علوم کلام ومعقول میں یدِطولیٰ حاصل تھا۔ آپ مشہور زمانہ ہو کر سن ہزار کے سرے پر درجۂ مجددیت کو پہنچے۔ وفات آپ کی مکہ میں ماہِ شوال ۱۰۱۴ھ میں ہوئی۔ "محقق درست ایمان" تاریخ وفات ہے۔

(خلاصہ حدائق الحنفیہ ص ۴۲۱، ۴۲۲)

○ مشہور بریلوی رضاخانی مولوی محمد جلال الدین قادری نے بھی ملا علی قاری کو "محدث کبیر مولانا علی القاری الحنفی اور مجدد لکھا ہے۔ (تقدیم ۱۴ویں صدی کے مجدد ص ۱۶)

○ حنفیوں کے مشہور مولوی غالی مقلد مولوی محمد سرفراز خاں صفدر گکھڑوی رقمطراز ہیں :۔

آپ نے متعدد علوم وفنون میں پوری مہارت اور درجۂ کمال حاصل کیا۔ اور مختلف فنون میں قیمتی اور نفیس کتابیں تصنیف فرمائیں اور حنفی مسلک کو دلائل وبراہین سے مدلل اور مبرہن کیا۔ ان کی جو کتاب بھی اٹھائیں اس میں تحقیق اور علمی کمال کی جھلکیاں نمایاں نظر آئیں گی بعض حضرات ان کو دسویں صدی کا مجدد بھی بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ ان کی کثرتِ کتب کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ وَكُلُّهَا مُفِيْدَةٌ بَلَغَتْ اِلٰى مَرْتَبَةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ عَلٰى رَأْسِ الْاَلْفِ

(التعلیقات السنیۃ علی فوائد بہیہ ص ۹، طبع مصر) یعنی ان کی کتابیں ایسی مفید ہیں۔ جن

(بقیہ) کی بدولت ان کو دسویں صدی کے مجدد کا درجہ حاصل ہے۔

چونکہ حضرت ملا علی ن القاری اصولاً سنی اور فروعاً حنفی ہیں، اس لیے اہلسنت والجماعت اور خصوصاً احناف حضرات کے ہاں ان کی کتابیں بڑی قدر و منزلت سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور نزاعی مسائل میں ان کی مفصل اور صریح عبارات کو سند کا درجہ حاصل ہے۔

(حضرت ملا علی القاری اور مسئلہ علم غیب وحاضر وناظر ص ۵، ۶)

سے: اس روایت سے مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کے بیئے غیر تشریعی امتی نبی بننے کا جواز نکالتے ہیں۔ جیسا کہ مرزائیوں کی مشہور کتاب "مکمل تبلیغی پاکٹ بک" کے ص ۴۷۸ اور دیگر کتب مرزائیہ میں مذکور ہے۔

چنانچہ یہ روایت سنن ابن ماجۃ مع شرحہ مفتاح الحاجۃ ص ۱۱۰، کتاب الجنائز باب مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذِکْرِ وَفَاتِہٖ میں ہے:۔

"حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ شَبِیْبٍ الْبَاہِلِیُّ، ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ عُتَیْبَۃَ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا، وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ اَخْوَالُہُ الْقِبْطُ وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِیٌّ"۔

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو آپ

(بقیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی ، اور فرمایا جنت میں اس کے لیئے ایک دودھ پلانے والی ہو گی ، اور اگر یہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا ، اور اگر وہ زندہ رہتا تو میں اس کے ماموں قبطی آزاد کر دیتا اور آئندہ کوئی قبطی غلام نہ بنایا جاتا۔

واضح ہو کہ مذکورہ روایت میں ایک راوی ابراہیم بن عثمان بن خواستی ابو شیبہ العبسی الکوفی واسط شہر کا قاضی ہے جو ۱۶۹ھ میں فوت ہوا جس پہ ساری روایت کا دارومدار جو زبردست ضعیف ہے ، ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الاسلام امام احمد بن علیؒ بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ اپنی مشہور کتاب تہذیب التہذیب ج ۱ : ص ۱۴۴ ، ۱۴۵ نمبر ۲۵۷ پہ اس راوی کے متعلق رقمطراز ہیں :۔

(ترجمہ) امام احمدؒ اور یحیٰؒ اور ابو داؤدؒ نے کہا کہ وہ ضعیف ہے۔ یحیٰؒ نے یہ بھی کہا کہ ثقہ نہیں بخاریؒ نے کہا ، محدثین نے اس سے سکوت کیا ہے۔ ترمذیؒ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے نسائیؒ اور دولابیؒ نے کہا ، وہ متروک الحدیث ہے۔ اور ابو حاتمؒ نے کہا کہ وہ ضعیف الحدیث ہے ، محدثین نے اس سے سکوت کیا اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا۔ اور جوزجانیؒ نے کہا کہ وہ ساقط ہے۔ اور صالح جزرہؒ نے کہا کہ وہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ اس نے حکم سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور ابو علی نیشاپوریؒ نے کہا کہ وہ قوی نہیں۔ اور معاذ بن معاذؒ نے کہا کہ میں نے بغداد میں شعبہؒ کی طرف لکھ کر یہ پوچھا کہ میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان سے روایت کروں ؟ تو انہوں نے مجھے لکھا کہ اس سے روایت مت کرو کہ وہ ایک بُرا شخص ہے اور ابن سعدؒ اسے حدیث میں ضعیف کہتے ہیں۔ اور دارقطنیؒ نے کہا کہ وہ ضعیف ہے۔ اور عبداللہؒ بن مبارک نے کہا اسے پھینک دے۔ ابو طالبؒ نے

کا جوابًا بایں الفاظ رقمطراز ہیں :-

"فلا ینافی قولہ تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یأتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ"

(الموضوعات الکبیر ص ۱۰۰)

(بقیہ) احمد سے روایت کیا کہ وہ منکر الحدیث ہے ۔"

امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ لفظ فیہ نظر اور لفظ سکتوا عنہ اس راوی کے لیئے استعمال کرتے ہیں جو متروک الحدیث ہوتا ہے ۔

(تدریب الراوی شرح تقریب النواوی)

۳ :- مشہور مرزائی ملک عبدالرحمان خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات پنجاب لکھتا ہے :۔

ملا علی قاری جیسا محدث لکھتا ہے لہ طرق ثلاث یقوی بعضھا ببعض (موضوعات کبیر) کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے مگر یہ موضوع نہیں، کیونکہ یہ تین طریقوں سے مروی ہے اور اس کا ہر ایک طریقہ دوسرے طریقہ سے تقویت پکڑتا ہے ۔ انہوں نے اس کو اس قدر صحیح قرار دیا ہے کہ آیت خاتم النبیین کی اس کے لیئے تاویل کی ہے کہ اس حدیث کے معارض نہ ہو، چنانچہ فرماتے ہیں :۔

"فلا ینافی قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یأتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ (موضوعات کبیر)

کہ یہ حدیث خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے، اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔" (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۴۷۹، ۴۸۰)

○ اس کا ترجمہ حنفیوں کے مشہور مولوی حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی بایں الفاظ رقمطراز ہیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا) یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت

(بقیہ) مرزائیوں کی مشہور مرکزی کتاب "آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک بزرگان سلف کے ارشادات کی روشنی میں" کے ص ۴۸ پر لکھا ہے: "اس ضمن میں حضرت امام علی قاری علیہ الرحمۃ ~~۱۰۱۴ھ~~ ۱۶۰۶ء کا استنباط اس زمانے کے علماء کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے" حضرت امام علی قاری علیہ الرحمۃ فقہ حنفیہ کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب موضوعات کبیر کے ص ۵۸، ۵۹ پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِذِ الْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَأْتِیْ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِّنْ اُمَّتِہٖ۔ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ (ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی بنتے) آیت خاتم النبیین کے مناقض نہیں، کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی نہیں آسکتا جو۔۔۔ (اول) آپ کی ملت کی تنسیخ کرنے والا ہو (دوم) آپ کی امت میں سے نہ ہو۔"

اور اسی طرح مشہور مرزائی غلام احمد مجاہد فاضل قادیان کی مشہور کتاب بیان المجاہد ص ۹۱ اور دیگر کتب مرزائیہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں نے ملا علی قاری حنفی کا زبردست ضعیف حدیث کو صحیح قرار دینا اور پھر خاتم النبیین کی تحریف معنوی کر کے غیر تشریعی امتی نبی بننے کا جواز نکالنے سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ)

کو منسوخ کردے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔"

(موضوعات کبیر مترجم اردو ص ۳۲۲)

○ دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات کے مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی المتوفی ۱۰۳۴ھ

۵ :- مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی المتوفی ۱۳۳۴ھ رقمطراز ہیں :-

شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی مجدد الف ثانی سرہندی ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے، آپ فقیہہ و فاضل، محدثِ کامل، جامع کمالات ظاہری و باطنی، قطب الاقطاب زبدۃ المقربین، مظہر تجلیاتِ الٰہی، وارث کمالات حضرت رسالت پناہی، مصدرِ خوارق و کرامت، عامل سنّت و جماعت، دافع بدعت و ضلالت تھے۔ پہلے قرآن کو حفظ کیا، پھر اپنے باپ سے علوم و فنون حاصل کیئے۔ بعد ازاں سیالکوٹ میں جاکر محقق کمال الدین کاشمیری سے بعض معقولات نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھی۔ اور حدیث کو شیخ یعقوب محدث کاشمیری سے اخذ کیا۔ اور حرمین شریفین میں تشریف لے جاکر کبارِ محدثین سے صحبت کی اور ان سے حدیث کی سند لی۔ سترہ سال کی عمر میں تحصیلِ علوم سے فارغ ہو کر تدریس میں مشغول ہوئے طریقت میں پہلے اپنے والد ماجد سے ہر چہار سلسلہ کی اجازت حاصل کی۔ پھر ۱۰۰۸ھ میں دہلی میں تشریف لائے، اور خواجہ محمد باقی کی ملاقات کرکے ان کی بیعت کی۔ ان ایام میں خواجہ محمد باقی نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو کہا کہ شیخ احمد نام ایک مرد سرہند سے کثیر العلم اور قوی العمل آیا ہے۔ اور چند روز اس نے فقیر کے ساتھ نشست و برخاست کی ہے، اس عرصہ میں بہت سے عجائب و غرائب حالات اس کے دیکھے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک آفتاب ہوگا جس سے جہان روشن ہوگا۔ نیز یہ فرمایا کہ شیخ احمد ایک سورج ہے جس کے سائے میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔

۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں :۔

۱۔ پس حصول کمالاتِ نبوت مرتابعان رابطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت

(بقیہ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جو ابتداءِ حال میں آپ کے حق میں بدظن تھے، آخر میں آپ کی کمالیت اور جلالت کے معتقد ہو گئے۔ اور مولانا سیالکوٹی نے آپ کو پہلے پہل "مجدد الف ثانی" کا خطاب دیا۔

شیخ عبدالحق اخبار الاخیار کے خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ جو نزاع ہزار سال سے درمیان علمائے اسلام اور صوفیائے کرام کے چلی آتی تھی، وہ آپ نے اُٹھا دی۔ اور مورد حدیث صلہ کے ہوئے چنانچہ حضرات القدس میں لکھا ہے کہ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں جو یہ حدیث روایت کی ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا ، اسی سے شیخ احمد کے وجود باجود کی طرف اشارت معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ آپ نے خود اپنے حق میں لکھا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَۃً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ ۔ آپ کے خوارق و کرامات جو کتب مقامات میں مروی ہوئے ہیں، سات سَو تک ہیں۔ آپ نے اپنے مکتوبات کی جلد دوم کے مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور ان کے مذہب کو دیگر ائمہ کے مذہب پر بڑی ترجیح دی ہے آپ کی تصنیفات میں سے مکتوبات تین جلدوں میں بہت مشہور ہیں۔ وفات آپ کی تریسٹھ سال کی عمر میں، منگل کی صبح، ماہ صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ اور قبر آپ کی سرہند میں زیارت گاہ ہے۔

(حدائق الحنفیہ ص ۴۲۵ تا ۴۲۷)

مولوی بدر الدین حنفی سرہندی نے مجدد الف ثانی کی تاریخ وفات "ظلِّ محمد بود" لکھی ہے۔

(شجرہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ ص ۳۸)

خاتم الرسل علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰت والتحیات منافی خاتمیت اُونیست علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام فَلَا تَکُنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔

(مکتوب نمبر ۳۰۱، دفتر اوّل، حصّہ پنجم ص ۶۳۷)

اس کا ترجمہ بریلوی رضا خانی مولوی محمد سعید احمد نقشبندی یوں لکھتے ہیں،

تو خاتم المرسلین علیہ وآلہٖ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰت والتسلیمات کی بعثت کے بعد بطریق وراثت وتبعیت آپ کے پیروکاروں کو کمالات نبوت کا حصول آپ کی خاتمیت کے منافی نہیں علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لہٰذا شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔"

ب: "معلوم شد کہ کمالات ولایت را موافقت بفقہ شافعی است وکمالات نبوت را مناسبت بفقہ حنفی، اگر فرضاً دریں اُمّت پیغمبرے مبعوث می شد موافق فقہ حنفی عمل می کرد۔"

معلوم ہو کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعی کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اور کمالات نبوت کی مناسبت فقہ حنفی کے ساتھ ہے۔ اگر بالفرض اس اُمّت میں کوئی پیغمبر مبعوث ہو تو وہ فقہ حنفی کے موافق عمل کرے گا۔

(مکتوب نمبر ۲۸۲، دفتر اوّل حصہ چہارم ص ۵۳۳)

ج: یعنی وہ علم جو انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے باقی رہا ہے۔ دو قسم کا ہے۔ ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار، اور عالم وارث وہ شخص ہے جس کو ان دونوں علموں سے حصہ حاصل ہوا ہو۔ ایسے علماء کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ"
میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

(مکتوب نمبر ۲۶۸، دفتر اوّل، حصہ چہارم ص ۷۵۶)

(یہی روایت شیخ ابن عربی نے بھی) فتوحات مکیہ ج ۱ ص ۱۴۹، باب میں درج کی ہے)

د: جاننا چاہیئے کہ شیخ بننے اور حق کی طرف خلق کو دعوت کرنے کا مقام بہت ہی عالی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا "اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ كَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ" شیخ اپنی قوم میں ایسے ہے، جیسے نبی اپنی اُمت میں۔

(مکتوب نمبر ۲۲۴، دفتر اوّل حصہ چہارم ص ۳۷۰)

مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرهندی قدس سره

در مطبع ایجوکیشنل مالکان سعید ایچ۔ ایم کمپنی مطبوع گردید
ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

قد اعتنی بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمی بن سعيد استانبولی

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ۷۲
استانبول - تركيه
۱۳۹۷ هجری ۱۹۷۷ میلادی

که از اجسام بوقوع می آید از ان ازدواج با صدور سے یا بدار از حرکات و سکنات جسمانی و طاعات
و عبادات جسدی درین اثنا بر سید بشارت که شما تا بمذهب امام شافعی اداء مینمائید فرمودند
که ما بشرائع مکلف نیستیم چون مهمات قطب مدار را بما مربوط ساخته اند و قطب مدار بر مذهب امام
شافعی است ناچار هم در پس او بمذهب شافعی ادا می نمائیم دران وقت معلوم شد که بر طاعات
ایشان جزا مترتب نیست اما ادای طاعات بموافقت با اهل طاعت مینمایند و مراعات صورت
عبادت می کنند نیز معلوم شد که کمالات ولایت را موافقت بفقه شافعی است و کمالات نبوت را
مناسبت بفقه حنفی با گر فرضا درین امت پیغمبرے مبعوث میشد موافق فقه حنفی عمل میکرد و درین وقت
حقیقت سخن حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره معلوم شد که در فصول ستہ نقل کرده اند که حضرت
عیسی علی نبینا و علیه الصلوة والسلام بعد از نزول بمذهب امام ابو حنیفه رضی الله تعالی عنه
عمل خواهد کرد دران وقت بخاطر رسید که ازین دو بزرگواران دریوزه نماید فرمودند که کسے را که عنایت
خداوندی جل شانه شامل حال او بود ما را و الیاس را انجا چه دخل باشد گویا خود را از میان کشیدند و حضرت
الیاس علی نبینا و علیه الصلوة والسلام درین گفتگو هیچ تکلم نه فرمودند والسلام

مکتوب دویست و هشتاد و سوم ۲۸۳

بصوفی قربان بیگ صدر یافته در بیان رؤیت حضرت رسالت خاتمیت علیه و علی آله الصلوات
والتسلیمات در شب معراج که آن در دنیا واقع نشده است بلکه در آخرت واقع شده است پرسیده
بودند که اجماع اهل سنت و جماعت است که رؤیت در دنیا واقع نیست حتی که اکثر علماء اهل سنت
منع رؤیت حضرت رسالت خاتمیت علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات در شب معراج
نموده اند قال حجة الاسلام والاصح انه علیه الصلوة والسلام ما رأی ربه لیلة المعراج
و تو در رسائل خود بوقوع رؤیت آن سرور علیه الصلوة والسلام در شب معراج در دنیا اعتراف نموده

حصول کمالات نبوت بطریق وراثت بعد از بعثت سید المرسلین منافی خاتمیت او نیست

و علوم و معارف و کمالات آن مقام بطریق وراثت نیز نصیب تابعان باشد تا تمام کنند بنده
مصلحت عام را پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت
خاتم الرسل علیه و علی آله و علی جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست
علیه و علی آله الصلوة والسلام فلا تکن من الممترین بدان اسعدک الله تعالی راهها
که بکمالات نبوت موصل شده است راهی است که مربوط بطی کمالات مفصله مقام ولایت است و مشروط
است بحصول تجلیات ظلیه و معارف سکریه که مناسب مرتبه ولایت اند بعد از طی این کمالات و
حصول این تجلیات قدم در کمالات نبوت نهاده می آید و درین مقام وصول باصل است و التفات
بظلیت نی و راه دیگر آنست که بی توسط حصول این کمالات ولایت وصول بکمالات نبوت
میسر گردد و این راه دوم شاه راه است و اقرب است بوصول و هرکه بکمالات نبوت رسیده است
الا ماشاء الله تعالی باین راه رفته است از انبیاء کرام علیهم الصلوة والسلام و از اصحاب
کرام ایشان بتبعیت و وراثت ایشان علیهم و علی اصحابهم الصلوة والسلام والتحیة
و راه اول دور و دراز است و متعسر الحصول و متعذر الوصول جمعی از اولیا در مقام ولایت که
بشرف نزول مشرف گشته اند کمالاتیکه بمقام نزول تعلق داشته کمالات نبوت خیال کرده اند و نزول و تکمیل
را که مناسب مقام دعوت است از خصائص مقام نبوت انگاشته نه اینچنین است بلکه این نزول در
رنگ عروج آن هر دو از ولایت اند عروج و نزول دیگر است فوق مقام ولایت که به نبوت تعلق
دارد و این توجه بخلق غیر آن توجه بخلق است که به نبوت مناسب است و این دعوت غیر آن دعوت
است که از کمالات نبوت شمرده اند چه کسانیکه قدم از دائره ولایت بیرون ننهاده اند و حقیقت کمالات
نبوت را در نیافته نصف ولایت را که جانب عروج اوست تمام ولایت انگاشته اند و نصف دیگر آنرا
که جانب نزول اوست مقام نبوت تصور کرده اند چون آن کرمی که در سنگی نهانست زمین
و آسمان او همان است. و ممکن است که شخصی براه اول وصول پیدا کند و جمیع کمالات مفصله ولایت

○ حنفیوں کے مشہور علامہ عصر، فہامہ دہر، حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم

۶ ۔ بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی ۱۲۴۸ھ کو قصبہ نانوتہ میں پیدا ہوئے اور ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ کو دیوبند میں فوت ہوئے۔ آپ کا تاریخی نام خورشید حسین تھا، آپ کا مکمل مفصل تعارف، بانی دارالعلوم دیوبند، حدائق الحنفیہ ص ۵۰۹، ۵۱۰ اور تذکرہ محدثین حصہ دوم، نمبر ۴۲۰ میں ملاحظہ فرمائیں۔

حنفیوں کے مشہور مولوی سید احمد رضا بجنوری نے آپ کو الشیخ الامام العلامۃ الکبیر عالم اجل شیخ زمانہ مشہور عالم، محدث جلیل، فقیہ نبیل، جامع معقول ومنقول اور عالم ربانی وغیرہ القاب دیئے ہیں۔

(مقدمہ انوار الباری اردو شرح صحیح بخاری حصہ دوم ص ۲۱۸)

مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی نے آپ کو علامہ عصر، فہامہ دہر، فاضل متبحر، مناظر، مباحث حسن التقریر ذہین معقولات کے گویا پتلے تھے، لکھا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ آپ جب تدریس وتنشیر علوم میں مشغول ہوئے، سب کتابیں بے تکلف پڑھاتے اور اس طرح کے مضامین بیان فرماتے کہ نہ کسی نے سنے اور نہ سمجھے، اور عجائب وغرائب تحقیقات ہر فن میں کرتے (حدائق الحنفیہ ص ۵۰۹)

مولوی محمد سرفراز گکھڑوی رقمطراز ہیں:۔ ارواح ثلاثہ ص ۱۶۹ میں ہے کہ مولانا نانوتوی نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کسی اونچی چیز پر بیٹھا ہوں، اور کوفہ کی طرف میرا منہ ہے اور ادھر سے ایک نہر آتی ہے جو میرے پاؤں سے ٹکرا کر جاتی ہے۔ اس خواب کو انہوں نے مولوی محمد یعقوب صاحب المتوفیٰ ۱۲۸۲ھ برادر شاہ محمد اسحاق صاحب المتوفیٰ ۱۲۶۲ھ سے اس عنوان سے بیان فرمایا کہ حضرت ایک شخص نے اس قسم کا خواب دیکھا ہے تو انہوں نے یہ تعبیر دی کہ اس شخص سے مذہب حنفی کو بہت تقویت ہوگی۔ اور وہ پکا حنفی ہوگا۔ اور اس کی خوب شہرت ہوگی الخ (بانی دارالعلوم دیوبند ص ۱۲)

نانوتوی المتوفی ۱۲۹۷ھ نے لکھا ہے :

۱ : "سو عوام کے خیال میں تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، ص ۳۲)

ٹ :- بریلویوں کے مشہور پیر خواجہ قمر الدین سیالوی فرماتے ہیں :-

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا، میں مولانا محمد قاسم کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے، وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی، قضیہ کو قضیہ واقعیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ (ڈھول کی آواز مؤلفہ مولانا کامل الدین رتوکالوی ص ۱۱۶۔

مطبوعہ ثنائی پریس سرگودھا بحوالہ مقدمہ تحذیر الناس ص ۲۳)

بریلویوں کے مشہور پیر محمد کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

"حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔" جہاں تک فکرِ انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہٗ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کے لیئے سرمۂ بصیرت کا کام دے سکتی ہے، رہے فریفتگانِ سامان مصطفوی تو ان کے لیئے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس میں موجود ہے۔"

"مولانا خاتم النبیین کی آیت کی تحقیق فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ختم نبوت کے دو مفہوم ہیں ایک وہ ہے جہاں تک عوام کی عقل و خرد کی رسائی ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جسے خواص

ب: "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (ایضاً ص ۵۶)

ج: "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (ایضاً ص ۷۶)

د: "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

(ایضاً ص ۳۸)

○ حنفیوں کے عالم ربانی، فاضل لاثانی علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ

(بقیہ) ہی خداداد نورِ فراست سے سمجھ سکتے ہیں۔"

(خلاصہ خط پیر محمد کرم شاہ الازہری بحوالہ مقدمہ تحذیر الناس ص ۲۳)

ھ: حنفیوں کے مشہور مولوی سید احمد رضا صاحب بجنوری فاضل دیوبند رقمطراز ہیں:

حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی بن مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی حنفی (م ۱۳۰۴ھ) ۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ علوم کی تحصیل اپنے والد ماجد سے کی اور ۱۷ سال کی عمر میں فارغ ہو کر درس و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ ۱۲۷۹ھ میں حرمین شریفین میں حاضر ہوئے۔ ایک عالم نے آپ کے علمی فیوض و برکات اور درس تصنیف کے بحر بیکراں سے استفادہ کیا، بہت تھوڑی عمر میں اتنے کام کر گئے کہ حیرت ہوتی ہے۔ عمر صرف چالیس سال کی ہوئی۔ آپ کی تمام تصانیف نہایت گراں قدر علمی جواہر سے مرصع ہیں۔" (محصلہ تذکرۂ محدثین حصہ دوم ص ۲۲۲، ۲۲۳۔ نمبر ۲۷)

مولوی حافظ خورشید عالم فاضل دارالعلوم دیوبند نے آپ کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:

"مولانا کی تصنیفات و تالیفات ۹۰ کے قریب بتائی جاتی ہیں۔ مولانا موصوف کو فقہ سے خصوصی

فرماتے ہیں۔

۱: علماءِ اہلِ سنّت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحبِ شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہمعصر ہو گا، متبع شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو گا۔

(مجموعہ فتاوٰی عبدالحی ج ۱، ص ۱۰، کتاب العقائد مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل لکھنؤ طبع ۱۳۳۱ھ)

(بقیہ) تعلق اور ذوق وشوق کے ساتھ ایک حد تک مناسب بھی تھی جس کا اندازہ آپ کے مجموعہ فتاوی مسمّی فتاوی عبدالحی سے بخوبی ہوتا ہے جس میں جملہ احکام فقہیہ کو بہت اچھے اور مناسب انداز میں اختصار کے ساتھ مدلل بیان کیا گیا ہے۔ اور بعض مسائل ضروریہ میں تفصیل بھی ہے۔ کسی مسئلہ کو تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ حتی الوسع مکمل و مدلل بحث فرمائی اور نہایت دلچسپ اور سہل انداز میں مسائل فقہیہ کے علاوہ ایمان و اعتقادات سے متعلق بھی بہت اچھا اور عجیب ذخیرہ عوام کے لئے پیش کیا، اس میں بہت سی ایسی خصوصیات ہیں جو مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں۔"

(مقدمہ مجموعہ فتاوٰی عبدالحی)

۹: آپ کا یہ فتوٰی مجموعہ فتاوٰی عبدالحی کا فتوٰی نمبر ۶ ہے، اور ۱۲۹۰ھ کا جاری کردہ ہے۔ جیسا کہ مجموعہ فتاوٰی ج ۱: ص ۱۶ پر استفتا نمبر ۶ مرسلہ مولوی محمد احسن صاحب از بریلی در ماہ شوال ۱۲۹۰ھ سے صاف ظاہر ہے، نیز یہ فتوٰی بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفی ۱۳۱۹ھ کے ملفوظات مقابیس المجالس اردو کے ص ۵۳۵ پر بھی مرقوم ہے۔

واضح ہو کہ اب جو مجموعہ فتاوٰی مولانا عبدالحی اردو کامل مبوّب "محمد سعید اینڈ سنز کے اہتمام سے قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبرا کا شائع کردہ ہے (جس میں فتاوٰی کی عربی اور فارسی عبارات کے مترجم غالی مقلد مولوی خورشید عالم فاضل دیوبند ظاہر کیئے گئے ہیں) اس میں بیہودیانہ

اسکے خلاف ثابت ہوگی تو ہمیشہ اوسی کو مان لونگا میرا اصرار اس تحریر پر نہین پس علماء شرع سے
استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث اس معنون کو محتمل ہین یا نہین اور زید بوجہ اس تحریر کے
کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہین بینوا توجروا
ہو المصوب مخفی نرہے کہ حدیث مذکور محققین محدثین کے نزدیک معتمد ہے حاکم نے
اسکی تخریج کی اور صحیح الاسناد کہا اور بیہقی نے حسن الاسناد کا حکم دیا اور اس حدیث کے ثبوت مین کوئی علت
قادحہ موجود نہین ہے اندر زمین کے طبقات کا جدا جدا ہونا بہت احادیث سے ثابت ہے اور اس حدیث
مذکورہ سے ہونا انبیا کا طبقات باقیہ مین ثابت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح سلسلہ نبوت
اس طبقہ مین واسطے ہدایت سکان کے تیار ہوا اسی طرح سے ہر ہر طبقے مین سلسلہ نبوت کا واسطے ہدایت
وہان کے سکان کے تیار ہوا اور چونکہ بدلائل عقلیہ ونقلیہ لاتناہی سلسلے کے باطل ہے لاجرم ہر طبقے مین
ایک مبدا سلسلہ ہوگا کہ وہ ہمارے آدم کے ساتھ مشابہ کیا گیا اور ایک آخر سلسلہ ہوگا کہ وہ ہمارے خاتم کے
ساتھ تشبیہ دیا گیا پس بنا بر علیہ اواخر انبیاء طبقات تحتانیہ پر اطلاق خواتم کا درست ہے اب ان
مین احتمال ہین ایک یہ کہ خواتم طبقات تحتانیہ بعد عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوے ہون
دوسرے یہ کہ متقدم ہوے ہون تیسرے یہ کہ ہمعصر ہون احتمال اول بحدیث لا نبی بعدی وغیرہ باطل ہے
اور بر تقدیر احتمال ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خاتم انبیاء ہر طبقات ہونگے اور بر تقدیر
ثالث دو احتمال ہین ایک یہ کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص ساتھ اسی طبقے کے ہو اور
آپکی خاتمیت بہ نسبت انبیاء اسی طبقے کے ہو اور ہر طبقہ تحتانیہ مین وہان کے خاتم کی رسالت ہو اور
ہر ایک ان مین سے صاحب شرع جدید وخاتم انبیاء اپنے طبقات کا ہو دوسرے یہ کہ خواتم طبقات تحتانیہ
تابع شریعت محمدیہ ہون اور کوئی ان مین صاحب شرع جدید نہو اور دعوت ہماری حضرت کی عام ہو
اور ختم آپکا بہ نسبت جمیع انبیاء طبقات کے حقیقی ہو اور ختم ہر ایک خواتم باقیہ کا بہ نسبت اپنے اپنے سلسلے کے
اضافی ہو احتمال اول بوجہ عموم بعثت نبویہ کے کہ جس سے صاف آنحضرت کا مبعوث ہونا
تمام عالم پر معلوم ہوتا ہے باطل ہے اور علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہین کہ آنحضرت کے
عصر مین کوئی نبی صاحب شرع جدید نہین ہو سکتا اور نبوت آپکی عام ہے اور جو نبی آپکے ہمعصر ہوگا
تابع شریعت محمدیہ کا ہوگا چنانچہ شیخ تقی الدین سبکی [illegible] رسالہ [illegible] علیہ السلام

ب، آپ مزید فرماتے ہیں :۔

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے مجرّد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ص ۱۶ بحوالہ آیت خاتم النّبیّین اور جماعت احمدیہ کا مسلک ص ۱۳)

○ حنفیوں کے مشہور مولوی سیّد زوار حسین شاہ حنفی نقشبندی مجدّدی فرماتے ہیں :

ا: "اس دین متین کی حفاظت کا ذمہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے خود لے کر اس کا ایک ظاہری انتظام یہ فرمایا کہ اس اُمّت کے علماء کرام کو انبیائے عظام کا یہ تبلیغی مشن سپرد فرمایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادِ گرامی سے ان کو یہ بشارت دی گئی کہ : "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ" یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاءؑ کی مانند ہیں۔"

(امام ربّانی مجدّد الف ثانی ص ۸)

آپ مزید فرماتے ہیں :

ب، جس طرح نبی و رسول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، اور کوئی نبی محض اپنے ذاتی کسب و کمالات اور شخصی جدّوجہد یا کسی اجتماعی و جماعتی تجویز سے نبوّت کا درجہ حاصل نہیں کرتا، اسی طرح مجدّد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے، اور کسی مجدّد کو محض اس کی ذاتی جانفشانی و محنت اور شخصی

(بقیہ) تحریف کر کے پہلی ترتیب کو بدل کر مذکورہ فتویٰ بالکل حذف کر دیا گیا ہے۔

یہ ہے حنفی مقلّدوں کی دیانت و صداقت، اور حنفی مترجمین و ناشرین کتب دینیہ کا فریضہ تبلیغ جسے وہ بڑی ڈھٹائی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

کسب وسعی سے عہدۂ تجدید نہیں ملتا، اور نہ ہی کسی جماعت کی تجویز اور مفاہمت سے ہاتھ لگتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے نبوّت و رسالت کے لیئے چن لیتا ہے اور اس خلعت سے سرفراز فرما کر مبعوث فرماتا ہے...... اسی طرح مجدّد کو بھی اللہ تعالیٰ ہی منتخب فرما کر مبعوث فرماتا ہے۔

پس ان دونوں منصبوں کا انتخاب من جانب اللہ ہی ہوتا ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ نبوّت اصل، اور تجدید اس کا ظلّ ہے۔ نبی کی ذات منصوص من اللہ اور وحیٔ الٰہی کے ذریعے مشخص ہوتی ہے۔ اور نبی کا کشف و الہام قطعی ہے، جس کو وحی کہتے ہیں۔ مجدّد کی شخصیّت منصوص من اللہ نہیں ہوتی اور اس کا کشف و الہام ظنّی ہوتا ہے.........

منصبِ تجدید، منصبِ نبوّت کا پورا پورا ظلّ اور اس کے قدوقامت کا سایہ اصلی ہے۔ اس لیئے شئونِ تجدید بھی، شئونِ نبوّت سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔"

(امام ربانی مجدد الف ثانی ص ۱۸، ۱۹)

ج: صدی کے مجدّد کے علاوہ ہزار سال کے بعد اولوالعزم پیغمبر کے قائم مقام اولوالعزم مجدّد کا ہونا بھی لازمی تھا، تاکہ جس طرح صدی کے مجدّدین کی خدمات کے اثرات ایک صدی تک کے لیئے ہوتے ہیں۔ ہزار سال کے مجدّد کی خدمات کے اثرات آئندہ ایک ہزار سال تک باقی رہیں۔ چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کو "الف ثانی" کا مجدد بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔

(ایضاً ص ۳۳)

○ بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی

چشتی [۱] المتوفی ۱۳۱۹ھ کے ملفوظات مقابیس المجالس اُردو ص ۴۱۷، ۴۱۸ پر مرقوم ہے:

ا: "وَالْبُرُوْزُ اَنْ یَّفِیْضَ رُوْحٌ مِّنْ اَرْوَاحِ الْکُمَّلِ عَلٰی کَامِلٍ کَمَا یَفِیْضُ عَلَیْہِ التَّجَلِّیَاتُ وَھُوَ یَصِیْرُ مَظْھَرَہٗ وَیَقُوْلُ اَنَا ھُوَ"

اور بُروز یہ ہے کہ ایک رُوح دُوسرے اکمل رُوح سے فیضان حاصل کرتی ہے۔ جب اس پر تجلّیات کا فیضان ہوتا ہے، تو وُہ اس کا مظہر بن جاتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ میں وُہ ہوں یعنی دونوں میں فرق نہیں۔"

ب: جامع ملفوظات مولوی رُکن الدّین حنفی چشتی رقمطراز ہیں:-

"اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ شیخ اکبر قدس سرہٗ کے کلام میں آیا ہے کہ اَلْقُطْبُ الَّذِیْ لَمْ یَمُتْ اَبَدًا وَاحِدٌ وَھُوَ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یعنی قطب کبھی نہیں مرتا وُہ ہمیشہ ایک ہے

[۱]: خواجہ غلام فرید حنفی چشتی ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ کو پیدا ہوئے اور ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ کو فوت ہوئے مزار کوٹ مٹھن ڈیرہ غازی خاں میں ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:-

۱۔ مقابیس المجالس یا اشارات فریدی یعنی مجموعہ ملفوظات جو آپ کے مرید وخلیفہ مولوی رکن الدین نے جمع کیے ہیں۔ ۲۔ دیوانِ فریدی: یہ آپ کے سرائیکی کلام کا مجموعہ ہے۔

۳۔ فوائد فریدیہ: یہ فارسی زبان میں رسالہ ہے اس کا اُردو ترجمہ فیوضات فریدیہ کے نام سے چھپ چکا ہے ۴۔ مناقب فریدیہ ۵۔ دوہڑہ جات فریدی

آپ کا مکمل تعارف مقابیس المجالس اُردو ص ۶۵ تا ۱۳۰ پر مذکور ہے۔

اور وہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم الولایت امام مہدی تک حضور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم بارز ہیں۔ پہلی بار آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت آدم علیہ السّلام میں بروز کیا ہے اور پہلے قطب حضرت آدم علیہ السّلام ہوئے۔ دوسری بار حضرت شیث علیہ السّلام میں بروز کیا ہے، اس طرح تمام انبیاء اور رُسل صلوٰۃ اللہ علیہم میں بروز فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے جسدِ عنصری (جسم) سے تعلق پیدا کر کے جلوہ گر ہوئے۔ اور دائرہ نبوّت کو ختم کیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق میں بروز فرمایا۔ پھر حضرت عمرؓ میں بروز فرمایا، پھر حضرت عثمانؓ میں بروز فرمایا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ میں بروز فرمایا۔ اس کے بعد دوسرے مشائخ عظام میں نوبت بنوبت بروز کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ حتّٰی کہ امام مہدی میں بروز فرماویں گے۔ پس حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر امام مہدی تک جتنے انبیاءؑ اور اولیاء قطب مدار ہوئے ہیں، تمام روح محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مظاہر ہیں اور روح محمدیؐ نے ان کے اندر بروز فرمایا ہے۔ پس یہاں دو روح ہوئے ہیں۔ ایک حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی روح جو بارز ہے۔ دوسری اس نبی یا ولی کی روح جو مبروز فیہ اور مظہر ہے۔"

(مقابیس المجالس اردو ص ۱۹۴ مقبوس ۶۲ بوقت عصر بروز جمعہ ۹، ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ)

ج، خواجہ صاحب فرماتے ہیں: دوسری حدیث میں آتا ہے، میری امت کے علماؑ بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ (فیوضات فریدیہ ص ۲۵)

د: ایک اعتراض: ایک شخص نے سوال کیا کہ ہر نبی جو مرتبہ نبوّت سے، اور ہر رسول

جو مرتبۂ رسالت سے متصف ہے، اور ہر ولی جو مرتبۂ قطبیت، غوثیت، ابدالیت وغیرہ کے ساتھ متصف ہے وہ بھی مقام بے رنگی تک پہنچے ہوں گے یا نہیں؟

جواب: حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہاں! باطن کے اعتبار سے ضرور ان کا وطن ملک بے رنگی ہے، لیکن ظاہر کے اعتبار سے ان کی بود و باش اور بازگشت ان رتبات میں ہے، نبی اور ولی کے مابین فرق عالم رنگ (عالم ظاہر) میں ہے۔ کیونکہ عالم بے رنگی میں تمام انبیاءؑ اور اولیاء یکساں اور مساوی ہیں۔"

(مقابیس المجالس اردو ص ۶۳۰)

۵: اس کے بعد فرمایا کہ حضرت قبلۂ عالم مہاروی بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے جس طرح ایک نبیٔ مرسل صاحبِ مذہب ہوتا ہے۔ آپ بھی نبی و مرسل کی طرح مبعوث کیئے گئے تھے آپ اس قدر صاحبِ مذہب تھے کہ جتنی نسبتیں آپ سے پہلے اطرافِ عالم میں موجود تھیں۔ آپ سب کو توڑ کر اپنے مذہب پر لائے۔

(مقابیس المجالس اردو ص ۸۷۱، ۸۷۲)

۶: اس کے بعد لفظ صوفی کی ابتداء کا ذکر ہونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے صوفی حضرت شیث علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ آدم علیہ السلام کے بعد نبوت وراثت کے طور پر حضرت شیث علیہ السلام کو ملی، اس لیئے ان کو حق تعالیٰ نے صوفی کے نام سے یاد فرمایا، ان کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام صوفی ہیں، ان کے بعد افضل و اکمل صوفی، حضور حضرت محمد مصطفٰے، احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ......

اس کے بعد فرمایا کہ حضرت امام اعظمؒ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے مگر آپ صوفی بھی ہیں۔ چنانچہ آپ کو امام اعظمؒ صوفی ابو حنیفہ کوفی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"

(مقابیس المجالس اردو ص ۶۸۷، ۶۸۸)

اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

کپتان واحد بخش سیال

اسلامک بک فاؤنڈیشن ○ لاہور
صوفی فاؤنڈیشن ○ بہاولپور

کہ جس سے دونوں فرقوں کے اقوال میں تطبیق ہوتی ہے اور نزاع واختلاف ختم ہوجاتا ہے اور دونوں فرقے کے عقائد صحیح اور صادق بن جاتے ہیں۔ جامع ملفوظات)

ملفوظ ۶۲: بوقت عصر روز جمعہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

تناسخ و بروز میں فرق

حضرت اقدس سے کسی نے دریافت کیا کہ تناسخ اور بُروز میں کیا فرق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تناسخ اور بُروز کے درمیان یہ فرق ہے کہ تناسخ سے وہ لوگ یہ مطلب لیتے ہیں کہ رُوح ایک جسم سے نکل کر اُسی وقت بلا تاخیر اور بلا فاصلہ دوسرے جسم میں چلی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ تناسخ کے قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ روح بغیر جسم ہرگز نہیں رہ سکتی۔ لیکن بروز میں یہ ضروری نہیں کہ روح بغیر جسم عنصری ہرگز نہیں رہ سکتے۔ بلکہ اگر جسم عنصری سے جدا ہو کر روح بدن مثالی میں قرار پکڑ لے اور کچھ عرصے کے بعد جسدِ عنصری میں ظاہر ہو تو یہ ہوسکتا ہے۔

اس کے بعد احقر نے کتاب فواتح مصنفہ ملا حسین بن معین الدین نیبذی جس میں تناسخ اور بروز پر بحث کی گئی ہے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے تھوڑی دیر پڑھ کر واپس کردی۔ اس وقت مولوی غلام احمد اختر نے اس کتاب میں تناسخ کا بیان پڑھا اور حضرت اقدس سنتے رہے۔ وہ عبارت جو آپ کے سامنے پڑھی گئی یہ ہے :۔

الفرق بین التناسخ والبروز انّ التناسخ وصول الروح اذا فارق من جسد الی جنین قابل للروح یعنی فی شہر الرابع من وقت سقوط النطفة وقرارها فی الرحم وکانت تلک المفارقة من جسد والوصول الی آخر معاً من غیر تراخ۔ والبروز انّ یفیض روح من ارواح الکمل علی کامل کما یفیض علیه التجلیات وھو یصیر مظهره ویقول انا ھو۔

ترجمہ (تناسخ اور بروز میں یہ فرق ہے۔ تناسخ سے مراد ہے روح کا ایک جسم سے نکل کر جنین میں داخل ہونا۔ جب جنین روح کے قابل بن جاتا ہے۔ یعنی نطفہ ٹھیرنے کے چوتھے مہینے۔ لیکن روح کی ایک جسم سے مفارقت اور دوسرے جسم میں پیوستگی بیک وقت ہوتی ہے بلا فاصلہ وبلا وقت۔ اور بروز یہ ہے کہ ایک روح دوسرے اکمل روح سے فیضان حاصل کرتی ہے جب اس پر تجلیات کا فیضان ہوتا ہے تو وہ اس کا مظہر بن جاتی ہے اور کہتی ہے کہ میں وہ ہوں یعنی دونوں میں فرق نہیں رہتا)

اس کے بعد احقر نے عرض کیا کہ حضور آیا ایک جسم میں دو روح یعنی ایک روح بارز۔ دوسری روح مبروز فیہ جمع ہو سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہی ایک روح بارز ہوتی ہے کہ جب جنین روح کے قابل و مستعد ہو جاتا ہے تو روح کامل بدن مثالی سے جدا ہو کر اس جنین میں داخل ہو جاتی ہے اور بروز کرتی ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر (شیخ محی الدین ابن عربی رح) اپنی کتاب فتوحات مکی میں فرماتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ایک ہیں۔ کیونکہ حضرت ادریسؑ کی روح پاک نے بدنِ مثالی سے جدا ہو کر حضرت الیاسؑ کے جسد عنصری میں بروز کیا ہے اور ظاہر ہوئی ہے۔ اس کے بعد احقر نے عرض کیا کہ حضور فصوص الحکم (مصنفہ شیخ اکبرؒ) میں بھی اس طرح لکھا ہے۔ فرمایا ہاں فصوص الحکم میں بھی ہے۔ ان اوراق کی تصحیح کے وقت احقر نے عرض کیا کہ حضور آپ کی تقریر اور شیخ اکبرؓ کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی روح بارز ہوتی اور بس۔ لیکن کتاب فواتح کی عبارت سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ بروز میں دو روحیں ہوتی ہیں۔ ایک روح مبروز فیہ دوسری روح بارز۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح مبروز فیہ مظہر ہوگی اور روحِ بارز ظاہر۔

اقسام بروز حضرت اقدس نے فرمایا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ بروز کی دو قسمیں ہیں ایک بطریقِ مظہریت، دوسری بطریقِ غیر مظہریت۔ بروز بطریقِ غیر مظہریت میں ایک روح ہوتی ہے اور جب جنین قابل روح ہو جاتی ہے تو اس میں بروز کرتی ہے جس طرح شیخ اکبرؓ نے فصوص الحکم میں لکھا ہے کہ الیاسؑ وہی ادریسؑ ہیں اور بروز بطریقِ مظہریت میں دو روحیں ہوتی ہیں۔ ایک روح مبروز فیہ جو مظہر (جائے ظہور) ہے اور دوسری

روح مبارز جو ظاہر (ہونے والی) ہوتی ہے جو اس کے اندر ظہور کرتی ہے۔ فواتح کے مصنف نے اسی دوسری قسم کا ذکر کیا ہے۔

قطب ایک ہے جس کو فنا نہیں

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ شیخ اکبر قدس سرہٗ کے کلام میں آیا ہے کہ القطب الذی لم یمت ابدا واحد وھو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی قطب کبھی نہیں مرتا وہ ہمیشہ ایک ہے اور وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں)۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر خاتم الولایت امام مہدی تک حضور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بارز ہیں پہلی بار آپ نے حضرت آدم علیہ السلام میں بروز کیا ہے اور پہلے قطب حضرت آدم علیہ السلام ہوئے ہیں۔ دوسری بار حضرت شیث علیہ السلام میں بروز کیا ہے۔ اس طرح تمام انبیاء اور رسل صلواۃ اللہ علیہم میں بروز فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد عنصری (جسم) سے تعلق پیدا کر کے جلوہ گر ہوئے اور دائرہ نبوت کو ختم کیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ میں بروز فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ میں بروز فرمایا، پھر حضرت عثمان رضؓ میں بروز فرمایا اس کے بعد حضرت علیؓ میں بروز فرمایا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مشائخ عظام میں نوبت بنوبت بروز کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ امام مہدیؑ میں بروز فرمادیں گے۔ پس حضرت آدمؑ سے امام مہدیؑ تک جتنے انبیاء اور اولیاء قطب مدار ہوئے ہیں۔ تمام روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے مظاہر ہیں اور روح محمدیؐ نے ان کے اندر بروز فرمایا ہے۔ پس یہاں دو رُوح ہوئے ہیں۔ ایک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روح جو بارز ہے دوسری اس نبی یا ولی کی روح جو مبروز فیہ اور مظہر ہے۔[۱]

بروز۔ اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ تناسخ جسے اواگون بھی کہتے ہیں۔ غلط اور اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔ تناسخ اہل ہنود کا عقیدہ ہے جو باطل ہے لیکن بروز جائز ہے۔ بروز سے تناسخ لازم نہیں آتا۔ سر دلبران (مصنفہ حضرت مولانا سید محمد ذوقی شاہ قدس سرہٗ) کے مطابق تناسخ کے مدعی تو اس کے قائل ہیں کہ ایک کی روح سے دوسرے کی زندگی کا قیام ہوتا ہے لیکن بروز سے نہ تو متسعد دوسرے کی زندگی کا قیام رکھنا ہے نہ اس میں حس و حرکت کا پیدا کرنا ہے بلکہ کمالات باطنی اور کمالات معنوی کا فیضان مقصود

○ دیوبندیوں کے مشہور استاذ الاساتذہ الحاج مولانا عبدالاحد صاحب رئیس المتکلمین و استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند رقمطراز ہیں :-

قولہ علیٰ نبیہ : نبی بالھمزہ علیٰ وزن فعیل نبا سے مشتق ہے اللہ سبحانہ کی طرف سے بندوں تک خبر پہنچانے والا نبی و رسول میں عموم و خصوص کی نسبت ہے۔ ہر رسول نبی ہے، اور یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی رسول ہو، اس لیے کہ رسول اس کو کہتے ہیں۔ جو مخلوق کی طرف بارسال جبریل عیاناً بھیجا گیا ہو اور نبی کی نبوت کے لیے جبریل کا آنا ضروری نہیں، بلکہ نبوت بطریق الہام یا منام بھی ہو سکتی ہے۔ اسی لیے رسول روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔"

(کنز الفرائد شرح اردو ، شرح العقائد ص ٦)

○ مشہور بریلوی رضاخانی مولوی ظفر علی ایڈیٹر ماہنامہ انوار الصوفیہ نے جلد ۴ شمارہ نمبر ۳ بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء میں ص ۱۲ ، ۱۳ پر زیر عنوان "ولایت" لکھا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیم اور افاضہ برکات کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو شخص آپ کی کامل اتباع کرتا ہے اُسے خدا تعالیٰ ظلی نبوت کے انوار سے منور فرما کر تبلیغ و تلقین خلق اللہ کا منصب عطا کر کے خلیفہ یا نائب بنا کر دین محمدی کی حمایت کے لیے مامور کرتا ہے۔ اور ایسے بزرگ ہر زمانہ میں موجود رہے اور رہیں گے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فرمایا ہے۔"

(بحوالہ النبوۃ فی خیر الامۃ ص ۲۸)

○ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت بے نظیر مجددِ اعظم مولوی احمد رضا خاں حنفی بریلوی المتوفّٰی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں :

"حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اقدس و انور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے وارث کامل و نائبِ تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلّم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلّی ہیں جس طرح ذات عزّت احدیّت مع جملہ صفات و نعوت و جلالت آئینہ محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں تجلّی فرما ہے۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ تعظیم غوثیت، عین تعظیم سرکارِ رسالت ہے۔ اور تعظیم سرکارِ رسالت عین تعظیم حضرت عزّت ہے۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیہ وسلّم۔

(السنۃ الانیقہ فی فتاوٰی افریقہ ص ۱۱۶)

٭

باب پنجم

کلمہ طیبّہ میں تحریف لفظی و منصبی اور رسالتِ جدیدہ نامسخہ

○ دیوبندیوں اور بریلویوں کے شیخ فرید الدین محمد بن ابراہیم عطار المتوفی ۶۲۷ھ لکھتے ہیں کہ :-

"عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے آپ[1] (بایزید بسطامی) سے سوال کیا، تو فرمایا کہ عرش تو میں خود ہوں ، پھر کرسی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کرسی بھی میں خود ہوں - پھر قلم کے متعلق بھی یہی فرمایا -

اس کے بعد سائل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں مثلاً حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں ." (تذکرۃ الاولیاء اردو باب ۱۴ ص ۱۰۷)

سلہ :- شیخ فرید الدین عطار لکھتے ہیں کہ : ——— آپ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ عظام میں سے ہوئے ہیں - اور ریاضت و عبادت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا - حضرت جنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی مقام حاصل ہے جو حضرت جبرائیل کو ملائکہ میں -"

حضرت بایزید سے پوچھا گیا کہ کیا تمام مخلوق قیامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے نیچے ہوگی - فرمایا کہ "میں قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے علم کے نیچے مخلوق کے علاوہ انبیاء کرام بھی ہوں گے ." (تذکرۃ الاولیاء اردو ص ۸۸ ، ۱۰۹) - بعض کا کہنا ہے کہ بایزید المتوفی ۲۶۱ھ حنفی المسلک

(مقامات صوفیہ صفحہ ۱۰۱) ۱۵:

آپ کا پورا نام ابو یزید طیفور بن عیسٰے بسطامی ہے - آپ کے مفصل حالات و واقعات تذکرۃ الاولیاء باب ۱۴ ، کشف المحجوب باب ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیں - خواجہ غلام فرید حنفی چشتی فرماتے ہیں (آگے)

۹۔ بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی فرماتے ہیں کہ:

"حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا میں عرش، کرسی، لوح اور قلم ہوں۔ میں جبرائیل میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمدؐ ہوں۔"

(فیوضاتِ فریدیہ ص ۷۲)

(بقیہ حاشیہ) کہ کسی نے حضرت بایزید سے کہا کہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ ہے۔ (فیوضاتِ فریدیہ ص ۷۳)

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب نے بھی بایزید بسطامی کو ولی کامل مان کر آپ کا ارشاد لِوَائِیْ اَرْفَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نقل فرما کر تائید و تصدیق فرمادی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶: ص ۱۴۵ مطبوعہ ہندوستان)

لہ دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کے مشہور مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی المتوفی ۱۳۳۴ھ رقمطراز ہیں کہ:-

فُضیل بن عیاض سعود تیمی خراسانی عالمِ ربانی، امام یزدانی، زاہد، عابد، صالح، ثقہ صاحبِ کرامات تھے۔ کوفہ میں آکر مدت تک امام اعظمؒ کی صحبت کی اور ان سے فقہ کو اخذ کیا۔ ابو علی رازی کہتے ہیں کہ میں تیس سال تک آپ کی صحبت میں رہا۔ مگر اس عرصہ میں کبھی آپ کو ہنستے اور تبسم کرتے نہیں دیکھا مگر اس روز کہ آپ کا فرزند علی نام فوت ہوا۔ میں نے ہنسی کا سبب پوچھا، آپ نے فرمایا کہ خدا نے ایک بات کو پسند فرمایا پس میں نے بھی اس کو پسند کیا۔ بعد میں آپ نے کوفہ سے مکہ معظمہ میں ہجرت کر کے وہیں مجاورت کی۔ یہاں تک کہ ماہِ محرم ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ آپ کے خارقِ عادات و کرامات کتبِ مبسوطہ معتبرہ میں بہ تفصیل مذکور ہیں۔ امام عادل آپکی تاریخ وفات ہے۔"

(حدائق الحنفیہ ص ۱۲۴ و ۱۲۵ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ)

شہبازِ طریقت شہنشاہِ ولایت حضور خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۰۱ء

مصنف کتاب مسمّیٰ بہ

فوائدِ فریدیہ

کا اردو ترجمہ مسمّیٰ بہ فیوضاتِ فریدیہ

از فقیر معینی شاہجہانی

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازیخان

ہر اُس برائی کو جو جانیں گے ۔ میرے لئے حق میں جائز تصور کریں گے ۔ امام جعفر صادق

نے فرمایا ہے ۔ میں قرآن کو جتنا بار بار پڑھتا ہوں کہ قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں ۔

بیان کیا گیا ہے ۔ کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا ۔ کہ آپ متکبر کیوں ہیں ۔

فرمایا چونکہ اپنا کبر و غرور ختم ہو گیا ہے ۔ اس کے بجائے حق جل شانہ کا کبر آ گیا ہے

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا ۔ میں عرش کرسی، لوح اور قلم ہوں ۔ میں

جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں ۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہوں

اور نیز انہوں نے فرمایا ہے ۔ کہ تم ایک ایسی ولایت میں ہو ۔ جہاں امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر نہیں ہوتا ۔ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ جب حضرت ذوالنون مصری

اسرافیل علیہ السلام کے پاس گئے ۔ تو حضرت اسرافیل نے فرمایا ۔ اگر تو اس لئے آیا ہے

کہ علم اولین و آخرین سیکھے یہ بشر کے لائق نہیں ۔ اور اگر تو اس لئے آیا ہے ۔ کہ عمل

کرے ۔ تو آپ نے جو پہلا قدم اٹھایا تھا ۔ وہ وہیں تھا ۔ حضرت معروف کرخی نے فرمایا

ہے ۔ کہ نہیں ہے کوئی وجود میں ایک سوائے اللہ کے ۔ حضرت ذوالنون نے

فرمایا میں نے تین سفر کئے اور تین علم حاصل کئے ۔ ایک سفر سے میں علم لایا جسے

خاص و عام دونوں نے قبول کیا ۔ دوسرے سفر سے ایک اور علم لایا ۔ جسے خاصوں نے قبول کیا

اور عوام نے قبول نہ کیا ۔ تیسرے سفر سے ایک اور علم لایا ۔ جسے نہ خواص نے قبول کیا

نہ عوام نے ۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا ۔ چنانچہ شرک مشرک کی ساری نیکیوں

کو جلا دیتا ہے ۔ اسی طور کہ نور توحید موحد کی ساری برائیوں کو نیست و نابود کر دیتا

ہے ۔

ایک شخص خواجہ معین الدین[۱] چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیُ رَسُوْلُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔ (فیوضاتِ فریدیہ ص ۸۳)

(بقیہ حاشیہ) بریلویوں اور دیوبندیوں کے فرید الاولیاء شیخ فرید الدین عطار نے بھی اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء باب ۱۰ میں آپ کے فضائل ومناقب، حالات وکرامات وغیرہ بیان کرتے ہوئے آپ کا تعارف اس طرح کرایا ہے کہ آپ کا شمار نہ صرف اہلِ تقوٰی اور اہلِ ورع میں ہوتا ہے بلکہ آپ مشائخ کے مقتدا، راہِ طریقت کے ہادی، ولایت وہدایت کے مہر منیر اور کرامات ور یاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔ آپ کے ہم عصر آپ کو صادق اور مقتدا تصور کرتے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات ولی اللہ تھے۔"

[۱] خواجہ معین الدین حنفی چشتی اجمیری اپنے وقت کے قطب الاقطاب، امام طریقت، صاحب ریاضت ومجاہدہ، حنفی المذہب شیخ عثمان ہارونی کے مرید وخلیفہ تھے۔ ہندوستان میں دین اسلام آپ ہی کے طفیل سے مشہور ومنتشر ہوا ہے۔ ہزارہا کفار آپ کی برکت سے مشرف باسلام ہوئے۔ اور ہند میں آج تک آپ کا سلسلہ اور فیض جاری ہے۔ آپ کے خاندان میں بڑے بڑے اولیاء کرام ومشائخ کبار مثل خواجہ قطب الدین اولیاء، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ آپ کی پیدائش ۵۳۷ھ اور وفات ۶۳۳ھ یا ۶۳۱ھ میں ہوئی۔ اور اجمیر شریف میں دفن کیے گئے۔ مزار آپ کا زیارت گاہِ اہلِ جہان ہے۔ تاریخ وفات آپ کی زبدۃ الصالحین ہے (حدائق حنفیہ ص ۲۵۰، ۲۵۱)

مشہور بریلوی رضاخانی مرزا محمد اختر دہلوی رقمطراز ہیں کہ "حضرت سلطان العارفین، سراج السالکین، خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ہندالوی عطائے رسول ثم اجمیری قدس سرہ العزیز

(اگلے صفحہ پر)

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤنگی اور اس آگ سے
بہشت کو جلا ڈالوں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اُس کی عبادت کرے۔
حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کی معمولی
منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی
فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں۔ کہ عرش اللہ جو کچھ اس میں ہے۔ اسکو اپنے ناخن
میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور
عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا۔ کہ لا اِلٰہ اِلا اللہ چشتی رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب کی نے
فرمایا ہے۔ عرش معلی بنی آدم کے اندر گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے
ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں پکڑ فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت
کرے۔ نہ آدمی جو پاس بیٹھا تھا۔ عرض کیا۔ کسی کی کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے
اس اثنا میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔
حضرت عثمان نے فرمایا۔ یا الٰہی جل جلالک تو جو یہ دو جہان دیتا ہے۔ یہ دو جہاں
کہیں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو
نے حضرت نظام الدین زری زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خریدا۔ جب حضرت
نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت عبد اللہ
بیسانی نے فرمایا ہے۔

رباعی:-

(بقیہ حاشیہ) کہ عظمائے اولیاء وکبرٰی مشائخ چشت سے ہیں۔ اوصاف حمیدہ وکرامات عجیبہ مشہور نزدیک ودور ہیں۔ آپ کے مرید اور مریدوں کے مریدوں سے ہزاروں اولیاء ہندوستان میں آسودہ ہیں اور موجود ہیں۔ حضرت نے خود فرمایا کہ ایک بار دعا گو ہمراہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی مکہ معظمہ میں پہنچا۔ خواجہ عثمان قدس سرہٗ نے زیرِ ناودان کعبہ کے میرے واسطے دعا کی اور میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ کر سپرد خدا کیا۔ غیب سے آواز آئی کہ معین الدین ہم نے قبول کیا۔ اس آواز کے سننے سے شیخ شکر بدرگاہ حق بجالائے۔ بعدازاں حج مدینہ منورہ میں آئے جب دعا گو نے روضۂ مطہرہ رسولِ مقبول پر عرض سلام کیا، آواز آئی علیك السلام یا قطب المشائخ ہند کی ولایت تجھ کو دی۔ یہ آواز میرے شیخ سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور دعا گو سے فرمایا کہ جا تو کمال کو پہنچا۔ بعدہٗ ہمراہ شیخ بشہر بغداد شریف میں آیا۔ حضرت خواجہ عثمان نے خلوت قبول کی اور بندہ کو بامر رسول علیہ السلام واسطے اجرائے دین ہندوستان کی طرف مرخص فرمایا۔

مؤرخاں صادق نے لکھا ہے کہ جب حضرت اپنے پیرو مرشد کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں تھے اور سلام عرض کیا تو آواز آئی، علیك السلام یا قطب المشائخ اے معین الدین چشتی حنفی تو ہمارے دین کا معین ہے۔ ہندوستان کی ولایت تجھ کو دی۔ اجمیر میں جاکر اقامت کر، وہاں کفر کا غلبہ ہے۔ تیرے جانے سے اسلام ہوگا۔

(دلائل خیرات ص ۳۴)

جاننا چاہیئے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے تا قدوم میمنت لزوم حضرت خواجہ بزرگ کے کوئی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے وارد ہندوستان نہیں ہوا۔ تمام ہند ظلمت کفر سے تیرہ و تاریک تھا۔ حضرت بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حسب قوت ولایت خود گمراہان ہند کو راہ راست پر لاکر ان کے دلوں کو نور ایمان سے منور فرمایا، آپ کے واقعات اور کرامات وغیرہ تذکرہ اولیائے برصغیر (پاک وہند) حصہ اول ص ۲۲ تا ۲۴ میں بکھرے پڑے ہیں۔ جو قابلِ مطالعہ ہیں۔

غالی بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ حنفی قادری صاحب نے بھی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو اولیائے کاملین میں شمار کیا ہے

(۵) حنفیوں کے مایہ نازعالم حضرت مولانا شاہ گل حسن صاحب (المتوفی سنہ ...) اپنے پیرومرشد سید غوث علی شاہ صاحب حنفی قادری پانی پت (المتوفی ۱۲۹۷ھ) کے حالات بابرکات و ملفوظات طیبات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں دو شخص بہ ارادۂ بیعت حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے کہا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا۔ اس نے پوچھا آپ نے لاحول کیوں پڑھی، آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی۔ بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لیئے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو

۱ے تذکرہ غوثیہ، سیرت غوثیہ، تذکرہ اولیائے برصغیر جلد سوم اور تذکرہ اولیاء پاک و ہند باب ۶۸ میں آپ کے مفصل حالات مذکور ہیں۔ آپ کی ولادت رمضان ۱۲۱۹ھ مطابق دسمبر ۱۸۰۴ء میں اور وفات ربیع الاول ۱۲۹۷ھ مطابق مارچ ۱۸۸۰ء میں ہوئی۔ آپ نے حدیث و فقہ کی کتب حضرت شاہ عبدالعزیز حنفی دہلوی سے پڑھیں۔ آپ سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ دونوں میں مرید و خلیفہ تھے اس لیئے آپ کا تذکرہ مشائخ قادریہ اور نقشبندیہ دونوں میں مذکور ہے۔ آپ کے بیشمار مرید و خلیفہ برصغیر میں پھیلے ہوئے ہیں۔"

۲ے دیوبندیوں اور بریلویوں کے فرید الاولیاء حضرت شیخ فریدالدین عطار کی مشہور کتاب "تذکرۃ الاولیاء" باب ۷۸ میں آپ کے مفصل حالات مذکور ہیں کہ آپ ۲٦۴ھ میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ اور ستر سال کی عمر پاکر ۳۳۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ معرفت و حقیقت کے منبع و مخزن تھے۔ اور آپ کا شمار معتبر صوفیائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپ کی کرامات اور نکات و رموز بے شمار ہیں جن کو لکھا

(اگلے صفحہ پر)

بلایا اور وہی فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شبلی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اُس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا، آپ تو وَرے ہی گر پڑے، رسالت پر ہی قناعت کی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے۔ پس ہر شخص کا فہم اور حوصلہ جُدا ہوتا ہے۔ ورنہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا۔ دوسرے

(بقیہ حاشیہ) کرنا بہت دشوار ہے۔ آپ نے اپنے دور کے تمام بزرگوں کو دیکھا اور فیض بھی حاصل کیا۔ جب آپ کے مراتب میں اضافہ شروع ہوا تو آپ نے وعظ گوئی کو اپنا مشغلہ بنا لیا۔ اور اس میں لوگوں کے سامنے حقیقت کا اظہار بھی کرنا شروع کر دیا جس پر حضرت جنید بغدادی نے فرمایا کہ ہم نے جن چیزوں کو زمین میں مدفون کر رکھا تھا۔ تم انہیں بر سرِ منبر عوام کے سامنے بیان کرتے ہو، آپ نے جواب دیا کہ جن حقائق کا میں اظہار کرتا ہوں، وہ لوگوں کے ذہنوں سے بالاتر ہیں۔ کیونکہ میری باتیں حق کی جانب سے ہوتی ہیں۔

وفات کے بعد کسی نے شبلی کو خواب میں دیکھ کر سوال کیا کہ نکیرین سے آپ نے کیسے چھٹکارا حاصل کیا، فرمایا کہ جب انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ میرا رب وہ ہے جس نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کر کے تمہیں اور دوسرے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا، اور اس وقت میں آدم علیہ السلام کی پشت میں موجود رہ کر تم سب کو سجدہ کرتے دیکھ رہا تھا۔

یہ جواب سن کر نکیرین نے کہا کہ اس نے تو پوری اولادِ آدم کی جانب سے جواب دے دیا۔ اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔ کسی بزرگ نے خواب میں آپ سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا، فرمایا کہ ان تمام دعووں کے باوجود جو میں نے دنیا میں کیے تھے۔ ان کے متعلق خدا نے مجھ سے کوئی بازپرس نہیں فرمائی۔"

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت نے ان کے متعلق "سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے الفاظ لکھے ہیں"؛

(اگلے صفحہ پر)

کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا۔ حضرت شبلی کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر بین نے سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے۔ طالب کے لیئے وہی رسول ہے اور رسالتِ الٰہی کا کام سرانجام دیتا ہے۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۳۲۰، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱
مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور ص ۳۱۵، ۳۱۶)

(بقیہ حاشیہ) (ملفوظات حصہ اول ص ۶۰)

بریلویوں کے مولوی نور محمد صدر مدرس جامعہ امینیہ منڈی واربرٹن شیخوپوری رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد نے کہا کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا، اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہٗ آئے۔ ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی پاگل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھے رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ شبلی قدس سرہٗ حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین دفعہ صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے۔ اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۱۷۱)

حنفیوں کے مشہور مولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور رقمطراز ہیں کہ، ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہد کی مسجد میں گئے۔ ابوبکر

(اگلے صفحہ پر)

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

تذکرۂ غوثیہ

گنجینۂ معرفت

حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت تم کرا دیتے ہو میں چاہتی ہوں کہ یہ سعادت مجھکو بھی نصیب ہو۔ فرمایا کہ آج تم نہاؤ اور اچھی پوشاک پہن کر دلہن کی طرح خوب بناؤ سنگار کرو انہوں نے حسب ایما تعمیل کی اتنے میں اس نیکبخت بی بی کے بھائی تشریف لائے سید حسن صاحب نے کہا کہ میاں ذرا اپنی بہن کو سمجھاؤ دیکھو بڑھاپے میں کیا بناؤ سنگار کیا ہے میں تو بڈھا ہو گیا اب کیا دوسرا خصم کریگی وہ جاکر دیکھتے ہیں تو فی الحقیقت نہایت سج دھج سے دلہن بنی بیٹھی ہیں کہا اے بہن تمپر کیا پتھر پڑ گئے۔ یہ کیا سوانگ بنایا ہے بھائی سچ سچ فرماتے ہیں کیا تمکو اس بڑھاپے میں دوسرے خاوند کی ہوس ہے یہ بات سنتے ہی اوس نیکبخت بی بی نے چوڑیاں توڑدیں کپڑے پھاڑ ڈالے اور رو رو کے اپنا برا حال کیا اس بڈھے نے مجھسے تو کیا کہا اور بھائی نے کیا کہدیا۔ اس رونے پیٹنے اور غم و غصہ کی حالت میں آنکھ لگ گئی آنحضرت صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئیں اُٹھیں تو نہایت ہشاش و بشاش اُٹھیں سید صاحب سے پوچھا یہ کیا بھید تھا آپنے فرمایا کہ تیرے دل میں غرور تھا تو مجھکو حقیر سمجھتی تھی جب وہ جاتا رہا اور رود گداز تیرے دل میں پیدا ہوا تو زیارت ہوگئی۔ غرض یہ ہے کہ طالب جبتک انانیت سے نہیں گذرتا اوسکو اصل مطلوب نہیں ہوتا۔

نیست از خود شو کہ تا یابی نجات	چوں تو برخیزی نشیند حق بجات

ایک روز ارشاد ہوا۔ کہ حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر ہوئے اُن میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شبلی رَسُوْلُ اللّٰہِ اُسنے کہا کہ ابھی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ آپنے بھی یہی کلمہ پڑھا اسنے پوچھا کہ آپنے لاحول کیوں پڑھی آپنے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی بولا کہ میں نے اسواسطے پڑھی کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا۔ آپنے فرمایا کہ ہم نے اس لئے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہدی۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا اور وہی فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شبلی رَسُوْلُ اللّٰہِ اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپکو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا آپ تو دورے ہی

کر پڑے رسالت ہی پر قناعت کی آپ نے ہنسکر فرمایا کہ اچھا تمکو تعلیم کریں گے پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جُدا ہوتا ہے ورنہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا دوسرے کا حوصلہ اس سے اعلیٰ تھا حضرت شبلی کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر بیں نے سمجھا بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے طالب کیلئے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی کا کام انجام دیتا ہے۔

ایک روز یہ شعر حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہوا ؎

اول ما آخر ہر منتہی	آخر ما جیب تمنا تہی

راقم نے یہ شعر سنکر کہا کہ اگر حضور قصور معاف ہو تو کچھ عرض کروں۔ فرمایا اچھا کہو میں نے عرض کیا کہ یہ تو خواجہ نقشبند رح نے حضور ہی کی شان میں پیشین گوئی فرمائی ہے۔ کیونکہ یہاں ابتدا ہی سے طالب کو تعلیم توحید ہوتی ہے اب آگے بجز جیب تمنا تہی اور کیا ہے جو تمام سیر سلوک کا مرکز و منتہا ہے وہ یہاں کی ابتدا ہے فرمایا کہ ہمکو ایک بات یاد آئی بمقام پیران کلیر مخدوم صاحب کے مزار پر ہم مقیم تھے ایک دفعہ نماز مغرب کے وقت چند آدمی جمع ہوئے حسب اتفاق ایک خانصاحب نے ایک جولاہے کو جو بڑا سا عمامہ باندھے کھڑا تھا امام بنا دیا اس کے اوسان کچھ ایسے خطا ہوئے کہ بغیر قرأت فاتحہ اول ہی سے قل ہو اللہ شروع کر دی پٹھان کو جو غصہ آیا تو نیت توڑ کر بولے کہ ابے جولاہے قل ہو اللہ تو تو نے پہلے ہی پڑھ دی اب آگے اپنی ایسی تیسی ہضم کریگا۔ جبکہ ابتدا ہی سے تعلیم توحید ہوئی تو اب آگے یہاں کیا دھرا ہے جسکو سالک طے کرے نہ کوئی منزل ہے نہ مقام نہ کشف و کرامت نہ آثار نہ اطوار نہ ذکر نہ فکر توحید ہے یا فنا اگرچہ طالب کے لئے توحید زہر ہے مگر ہمکو تو اور سب کچھ برا معلوم ہوتا ہے ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند۔ غرض تو ہر منتہی و مبتدی کی تطہیر القلب عن ما سوی اللہ ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ پس پشت ہاتھ گھما کر بڑے ہیر پھیر سے ناک کو بتائے۔ سیدھا ناک ہی پر ہاتھ کیوں نہ [illegible] مقام توحید اصطلاح صوفیا میں

تذکرۂ غوثیہ

حالاتِ بابرکات و ملفوظاتِ طیباتِ حضرت سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتیؒ جس میں سفرنامے اور اپنے زمانہ کے بزرگوں علمائ و مشائخ، اولیاء اللہ اور مجاذیب و مشاہیر سے ملاقاتوں کی نہایت دلچسپ دستاویز۔ تصوف و اخلاق کی چاشنی کے ساتھ حکایات کی دلفریبی اور ندرتِ زبان و بیان کا ایک حسین ادبی و روحانی گلدستہ

ولادت رمضان سنہ ۱۲۱۹ھ دسمبر سنہ ۱۸۰۴ء
وفات ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ فروری سنہ ۱۸۸۰ء

ملفوظات و حالات	سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتیؒ
تالیف لطیف	مولانا شاہ گل حسن صاحبؒ (خلیفۂ خاص)
تزئین و ترتیب	مولانا محمد اسماعیل میرٹھیؒ

ناشر
دارالاشاعت
مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

نیست از خود شو کہ تا یابی نجات — چوں تو برخیزی نشیند حق بجات

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ کی خدمت میں دو شخص بارادۂ بیعت حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا۔ اُس نے پوچھا آپ نے لاحول کیوں پڑھی۔ آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی۔ بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لیے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا اور وہی فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اُس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا۔ آپ تو درے ہی گر پڑے، رسالت ہی پر قناعت کی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے۔ پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے۔ وہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا، دوسرے کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا۔ حضرت شبلی کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر بیں نے سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے طالب کے لیے وہی رسول ہے۔ اور رسالت الٰہی کا کام انجام دیتا ہے۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ ؎

اوّلِ ما آخرِ ہر منتہی — آخرِ ما جیبِ تمنا تہی

ہم کو ایک بات یاد آئی۔ بمقام پیران کلیر مخدوم صاحب کے مزار پر ہم مقیم تھے۔ ایک دفعہ نماز مغرب کے وقت چند آدمی جمع ہوئے۔ حسب اتفاق ایک خاں صاحب نے ایک جلاہے کو جو بڑا سا عمامہ باندھے کھڑا تھا امام بنا دیا۔ اُس کے اوسان کچھ ایسے خطا ہوئے کہ بغیر فاتحہ اوّل ہی سے قل ہو اللہ شروع کر دی۔ پٹھان کو جو غصہ آیا تو نیت توڑ کر بولے کہ ابے جولاہے! قل ہو اللہ تو تو نے پہلے ہی پڑھ دی۔ اب آگے اپنی دادی کی ختم کرے گا۔ جب کہ ابتدا ہی سے

---

۵ جس وقت حضرت قبلہ نے یہ شعر خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد فرمایا تو مولانا ناگل حسنؒ نے باجازت عرض کیا کہ حضرت یہ شعر ان کی شان میں فرمایا ہے کیونکہ ان کے یہاں ابتدا توجہ سے ہوتی ہے۔ اُس وقت پیران کلیر کا واقعہ ارشاد فرمایا ۱۲۔

واضح ہو کہ تذکرہ غوثیہ جو کہ مقلدین احناف کی مشہور و معروف بلند پایہ اور معرکۃ الآراء کتاب ہے جسے مقلدین حنفیہ دیوبندیہ اور بریلویہ رضاخانیہ دونوں شائع فرما رہے ہیں، یہ پہلی مرتبہ ۹ جون ۱۸۸۴ء کو مطبع ہاشمی میرٹھ میں طبع ہوئی تھی۔ جیسا کہ اس کے مقدمہ ص ۵ سے ظاہر ہے۔

گویا کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کے اعلانِ نبوت سے سترہ سال یا پانچ ماہ قبل یہ کتاب بھی مقلدین احناف کی طرف سے پوری شان و شوکت کے ساتھ طبع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی تھی جس میں اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کا واضح طور پر انکار کیا گیا اور باطل اور گمراہ کن کفریہ عقیدہ اجرائے نبوت کو بڑے زور شور سے بیان کرتے ہوئے، یہاں تک لکھ دیا گیا کہ "جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے، طالب کے لیئے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی کا کام سرانجام دیتا ہے۔"

نیز کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی بجائے شبلی رسول اللہ پڑھوا لکھوا کر کلمہ طیبہ میں

(بقیہ حاشیہ) ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکر کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا، انہوں نے اُستاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیرِ اعظم آئے۔ ان کے لیئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلی کے لیئے آپ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لیئے کھڑا کیوں نہ ہوں، جس کی تعظیم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں، اس کے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا۔ اور یہ کہا، رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور اقدس صلعم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو ان کا اکرام کرنا۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر خدا تمہارا بھی ایسا اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ (فضائل درود شریف فصل پنجم ص ۱۱۸)

تحریف لفظی و منصبی کر کے ہمیشہ کے لئے گمراہی کا دروازہ کھول دیا گیا۔

کتنا چھپایا رازِ محبت نہ چھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

حاصلِ کلام

مقلدین احناف کے مذکورہ بالا حوالجات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ان کے نزدیک

- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کے لیئے جس نبی کی روک ہے وہ صرف ایسا نبی ہے جو امّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے نہ ہو، اور شریعتِ جدیدہ ناسخہ رکھتا ہو۔ جو ایسا نہ ہو یعنی غیر تشریعی و اُمتی نبی ہو۔ اس کی کوئی روک نہیں اس لیئے قیامت تک دروازہ کھلا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کے ذریعہ سے کمالاتِ نبوّت حاصل کرکے غیر تشریعی اُمتی نبی بن سکتا ہے۔ اس سے خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
- ہاں یہ بات ضرور یاد رہے کہ جو شخص غیر تشریعی امتی نبی کا دعویٰ کرے اس کے لیئے یہ ضروری ہے کہ وہ فقہ حنفی کے موافق عمل کرے یعنی حنفی المذہب مقلّد ہو، غیر مقلد نہ ہو۔
- یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اس امت میں مثیلِ انبیآء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی راہ کھلی ہوئی ہے۔ ہاں البتہ ان کی نبوّت بذریعہ جبرائیل نہیں ہو سکتی بلکہ بطریق الہام یا منام ہو سکتی ہے۔
- حضرت فضیل بن عیاض حنفی المتوفی ۱۸۷ھ کو دعویٰ کہ میں موسیٰ، عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

■ بایزید بسطامی کا دعویٰ کہ حضرت ابراہیم، موسیٰ اور حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میں ہی ہوں۔ میرا جھنڈا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے ارفع ہے۔ اور قیامت کے دن ساری مخلوق سمیت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میرے جھنڈے کے نیچے ہو گی۔

■ خواجہ معین الدین حنفی چشتی المتوفی ۶۳۱ھ کا اپنے مرید کو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور

■ ابوبکر شبلی المتوفی ۳۳۴ھ کا اپنے مُرید کو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شِبْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھوانے سے واضح ہوتا ہے کہ غیر تشریعی نبوّت سے آگے رسالتِ جدیدہ ناسخہ کی بھی گنجائش ہو سکتی ہے۔ (العیاذ باللہ)

اب تک خبر نہ تھی مجھے اس اُجڑے ہُوئے گھر کی
تم آئے تو گھر بے سَرو ساماں نظر آیا!

اس سے یہ بات بالکل واضح اور آشکارا ہو گئی ہے کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کو مثیلِ مسیح یا مثیلِ انبیاء، مہدیٔ موعود، مسیح موعود اور غیر تشریعی امتی نبی یا ظلی بروزی نبی و رسول بنانے والے اور اس کے لیئے میدان ہموار کرنے والے غیر مقلد وہابی اہلحدیث ہرگز نہیں۔ بلکہ خود مقلدین احناف کرام ہی ہیں۔ اور فتنۂ مرزائیت غیر مقلدیت کی نہیں، بلکہ تقلید شخصی کی پیداوار ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

☆

باب ششم

مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیوں نہ کیا؟

پیدائش تعلیم اور فتوٰی نویسی بریلوی رضاخانی حضرات کے حضور پرنور، اعلٰی حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، امام طریقت، شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم سید المرسلینؐ، نائب بنی آخر الزمان، بے مثال اور بے نظیر مجدد اعظم مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان کے مشہور شہر بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ تقریباً ۱۴ سال کی عمر (۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۷۰ء) میں جملہ علوم دینیہ عقلیہ کی تکمیل کر کے مسند افتاء پہ نزول اجلال فرمایا۔ اور اپنے مہربان باپ مولوی نقی علی خاں صاحب کو امامت تدریس افتاء وغیرہ کاموں سے سبکدوش کر دیا۔ اور فتوٰی نویسی کا کام شروع کر دیا آپ کے وہبی علوم، ظاہری علوم پہ غالب تھے۔ حتٰی کہ آپ پچاس علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ اور ان تمام فنون میں آپ نے ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائیں اور بہت سے علوم کو زندہ کیا۔ (پیش لفظ عرفان شریعت، وصایا شریف)

زہد و تقوٰی بریلوی رضاخانی مولوی حسنین رضا خاں صاحب برادر زادہ اعلٰی حضرت فرماتے ہیں کہ:۔

اعلٰی حضرت کے زہد و تقوٰی کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا[2] علوم میں

---

[1] وصایا شریف مدائح اعلٰی حضرت مع نغمۃ الروح الشاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر کتب بریلویہ۔

[2] واضح ہو کہ مذکورہ بالا عبارت وصایا شریف مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ کے آخری صفحہ (اگلے صفحہ پر

وہ پایہ پایا، اجلہ علماء فرماتے تھے کہ گذشتہ دو صدی کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آتا۔

(وصایا شریف ص ۲۴)

آپ کی ذات پر فخر بریلوی رضاخانی مولوی محمد عبدالحکیم مظہری اختر شاہجہان پوری لکھتے ہیں کہ :۔

آپ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں اپنے والد مکرم کے ہمراہ شاہ آل رسول مارہروی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں بیعت ہوئے۔ موصوف کو اعلیٰ حضرت کی ذات پر بڑا فخر تھا۔ ایک موقع پر فرمایا۔ اگر باری تعالیٰ بروز حشر پوچھے گا کہ اے آل رسول، دنیا سے میرے لیئے کیا لائے ہو تو میں عرض کروں گا کہ اے پروردگار میں دنیا سے تیرے لیئے احمد رضا لایا ہوں۔" (پیش لفظ رسائل رضویہ جلد اول ص۲)

اعلیٰ حضرت بریلوی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بریلوی لکھتے ہیں:۔

تلمیذ رحمٰن تھے "مولانا بریلوی تلمیذ رحمٰن تھے۔ انہوں نے کسی سے شرف تلمذ حاصل نہیں کیا۔ پھر بھی جو کچھ کہا کہ پڑھنے والوں نے ان کو استادان وقت میں شمار کیا۔" (حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی ص۱۵)

(بقیہ حاشیہ) ۲۴ سے نقل کی گئی ہے۔ اب جو وصایا شریف مکتبہ اشرفیہ منڈی مرید کے والوں نے مع ضمیمہ مولانا یسین اختر مصباحی شائع کیا ہے، ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے صفحہ ۳۰ پر مذکورہ بالا عبارت میں بد دیانتی کر کے اس طرح تحریف لفظی کی گئی ہے۔ "زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا لطف آ گیا یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقویٰ کا مکمل نمونہ مظہر اتم ہیں، علماء میں وہ پایہ پایا کہ اجلہ علماء فرماتے ہیں کہ گذشتہ دو صدی کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آتا۔" ان کو کی جگہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے اتباع سنت اور شوق کم ہو گیا"

(اگلے صفحہ پر)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتانے سے بولنا:۔

بریلوی رضاخانی مولوی محمد صادق قادری رضوی لکھتے ہیں کہ:

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرق پوری کو خواب میں حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ اور ارشاد ہوا، فرمایا بریلی میں احمد رضا، بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے۔ اور حضور اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ واپس آکر فرمایا، میں نے دیکھا کہ ایک پردہ سے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔"

(پیش لفظ عرفان شریعت ص ۳)

اعلیٰ حضرت کا لغزش سے محفوظ رہنا ، بریلوی رضاخانی مفتی غلام سرور قادری ایم اے اسلامک لاء، ایم اے عربی / علوم اسلامیہ، پرنسپل دار العلوم غوثیہ رضویہ، مین مارکیٹ گلبرگ لاہور لکھتے ہیں کہ:

" اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی یہ کرامت بھی بہت بڑی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح اپنی حفاظت میں لے لیا کہ آپ کا قول فعل لغزش سے محفوظ ہے۔"

محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں کہ ہمیں اور ہمارے ساتھ سارے علماء عرب وعجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ الہند مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور یا محقق اعظم بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی اور یا پھر اعلیٰ حضرت بریلوی کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولا

(بقیہ حاشیہ) کی جگہ "لطف آگیا" بدل دیا۔ اور باقی خط کشیدہ عبارت کا اضافہ کر دیا جو ہر طرح امانت، دیانت اور صداقت کے سراسر خلاف ہے۔

تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ برابر خطا کرے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا ہے۔[۱]

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ" (الشاہ احمد رضا بریلوی ص ۱۷۹، ۱۸۰)

---

[۱] عصمت خاصۂ انبیاء ہے:۔ اعلیٰ حضرت صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

" ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ نوعِ بشر میں عصمت خاصۂ انبیاء ہے۔ نبی کے سوا کوئی کیسے ہی عالی مرتبے والا ایسا نہیں جس سے کوئی نہ کوئی قول ضعیف خلاف دلیل یا خلاف جمہور نہ صادر ہوا ہو کُلٌّ مَأْخُوْذٌ مِّنْ قَوْلِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (حرمتِ سجدہ تعظیم ص ۹۰)

نتیجہ:۔ اعلیٰ حضرت کے ارشاد مبارک سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ نوعِ بشر میں عصمت خاصہ انبیاء ہے۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی شخص خواہ کتنے عالی مرتبے والا ہو معصوم عن الخطاء نہیں ہو سکتا جو معصوم عن الخطاء ہوگا۔ وہ نبی سمجھا جائے گا۔ تو پھر نتیجہ بالکل واضح ہے کہ بقول مفتی غلام سرور قادری اور کچھوچھوی صاحب اور ان کے سارے علماء عرب و عجم کے ان کے اعلیٰ حضرت عصمت خاصۂ انبیاء سے متصف ہو کر منصب نبوت کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔

؎ آپ ہی ذرا اپنی اداؤں پہ غور کریں ※ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

معصومیت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر:۔

مشہور بریلوی رضاخانی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:۔

انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیاناً خطاءً صادر ہو سکتے ہیں مگر اس پر قائم نہیں

حالتِ بیداری میں زیارتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی غلام سرور قادری صاحب لکھتے ہیں کہ :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں دیکھنے کی سعادت بھی اعلیٰ حضرت قبلہ کو حاصل ہوئی۔ چنانچہ ملک العلماء حیاتِ اعلیٰ حضرت میں فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے خود فرمایا "مجھے بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ اور میں نے اِن سر کی آنکھوں سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

(الشاہ احمد رضا بریلوی ص ۱۰۴)

(بقیہ حاشیہ) رہتے بلکہ رب کی طرف سے انہیں متوجہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ گناہ صغائر میں سے ذلیل حرکتوں سے ہمیشہ معصوم کہ نبوّت سے پہلے اور بعد ان سے کبھی ایسی حرکتیں صادر نہیں ہوتیں جو دنائت اور چھچھورے پن پر دلالت کریں۔ اور وہ صغائر جو ایسے نہ ہوں، انبیاء سے صادر ہو سکتے ہیں۔" (ضمیمہ جاء الحق حصہ اوّل ص ۴۷)

واضح ہو کہ جاء الحق کتاب مشہور بریلوی رضا خانی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی مصدقہ ہونے کی وجہ سے بریلویوں کی مرکزی کتاب ٹھہرتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بریلویوں کا مرکزی عقیدہ یہ ہے کہ :

" انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام سے نسیاناً و خطاءً صغیرے اور کبیرے گناہ صادر ہو سکتے ہیں ـــــ"

" اور اس کے برعکس ان کے اعلیٰ حضرت کی زبان مبارک اور قلم شریف لفظ برابر خطا کرے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا ہے۔ گویا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب معصومیت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑھ کر ہے۔"

فلاں کہاں اور کس روز مرے گا؟

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ :-

" اعلیٰ حضرت کو دیگر علوم کی طرح علم جفر میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپ نے اس فن کا ایک قاعدہ ۱۲۹۳ھ میں حضرت سید ابوالحسن احمد نوری میاں سے پڑھا پھر اپنی خداداد ذہانت سے اس میں کمال حاصل کیا۔ آپ علم جفر کے ذریعے لوگوں کو یہ بھی بتا سکتے تھے کہ فلاں کہاں اور کس روز مرے گا۔ چنانچہ ایک نواب کی بیوی شیعہ تھی اور مریضہ تھی۔ اس نے اعلیٰ حضرت سے کہلا بھیجا کہ علم جفر سے میری شفا کی صورت سوچیں۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ تم سُنّی ہو جاؤ تو میں بتاؤں گا ورنہ نہیں، وہ سُنی نہ ہوئی۔ پھر کہلا بھیجا کہ میں کب مروں گی اور کہاں مروں گی؟ آپ نے جیسے جواب دیا ویسے ہی ہوا۔" (الشاہ احمد رضا بریلوی ص ۹۶)

اعلیٰ حضرت کا علم اور ایک اہم اعلان

خالص الاعتقاد کے ٹائیٹل پر مذکور ہے ؎

حضرت کا علم علمِ لَدُنّی تھا اے امیر — حضرت وہیں سے آئے تھے لکھّے پڑھے ہوئے

آپ اپنے متعلق خود ارشاد فرماتے ہیں ؎

زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہُوا — وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خُدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان — کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

(حدائق بخشش حصہ سوم ص ۱۰۱)

یعنی اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں کہ :

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس دنیا میں بڑے بڑے لوگ (انبیاء کرام علیہم السلام) تشریف لا چکے ہیں اور میں ان سب کے آخر میں آیا ہوں، لیکن وُہ

چیزیں لے کر آیا ہوں جو مجھ سے پہلے کوئی نہ لاسکا۔ ایک شخص (احمد رضا خاں صاحب) میں سب جہان کے کمالات جمع کرنا خدا کے نزدیک کوئی اچنبا نہیں ہے۔"

احمد رضا بریلویوں کے لیئے اللہ کی طرف سے ہے

اعلیٰ حضرت کے ایک خاص مرید مولوی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب وہابیوں کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

فِی قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلِاَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَضَا۔[1] (رماح القہار علی کفر الکفار مع خالص الاعتقاد)

"یعنی وہابیوں کے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو بڑھا دیا ہے۔ اور (جعلی) اہلسنت (بریلوی رضا خانی حضرات) کیلئے (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی احمد رضا خان صاحب تشریف لائے ہیں۔"

---

[1] شاہ صاحب کی پیش کردہ عربی عبارت میں فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ مَرَضًا تک تو قرآنی آیت کا ایک حصہ ہے۔ باقی اس کے ساتھ وَلِاَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ اللّٰهِ اَحْمَدُ رَضَا شاہ صاحب کا اپنا الہام ہے۔ جسے انہوں نے قرآنی آیت کے ساتھ جوڑ کر قرآنِ مجید میں تحریف لفظی کا ارتکاب کر کے اپنی جہالت اور گمراہی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اور اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔

بریلویوں کو دِل، آنکھیں اور ایمان کس سے ملا؟ اور حشر کے دن کس کے سایہ میں ہوں گے؟

بریلویوں کے مشہور مولوی ایوب علی رضوی، بریلوی مولوی احمد رضا خاں صاحب کے ایک خاص مرید سیٹھ عبدالستار اسمٰعیل صاحب رضوی ساکن گونڈل (کاٹھیاوار) کا کلام نقل کرتے ہیں کہ:-

دِل ملا آنکھیں ملیں ایمان ملا
جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا (مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح ص ۴۲)

حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
اپنے سایہ میں چلا احمد رضا (مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح ص ۴۷)

بریلویوں کا مشکل کشا، داتا، قبر و نشر و حشر میں ساتھ دینے والا، اور بگڑی بنانے والا کون؟

مشہور رضاخانی بریلوی مولوی حافظ حکیم نور محمد اعظمی صاحب کہتے ہیں کہ:-

قبر و نشر و حشر میں تو ساتھ دے ہو مرا مشکل کشا احمد رضا
میرے بگڑے کام بن جائیں ابھی گر اشارہ ہو ترا احمد رضا
اک نظر میں کام ہوتا ہے مرا یک نظر سوئے گدا احمد رضا
اک نظر میں بگڑی بنتی ہے مری یک نظر بہر خدا احمد رضا
میں نہ جاؤں تیرے در سے خالی ہاتھ ہو عطا کچھ ہو عطا احمد رضا
تو ہے داتا، اور میں منگتا ترا میں ترا ہوں تو مرا احمد رضا

(مدائح اعلحضرت مع نغمۃ الروح ص ۴۸)

بریلویوں کا ساقئ کوثر

؎

دین و دنیا میں میرے بس آپ ہیں — میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا
کون دیتا ہے، مجھے کس نے دیا — جو دیا تم نے دیا احمد رضا
دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا — ہاں مدد فرما شہا احمد رضا
حشر میں جب ہو قیامت کی تپش — اپنے دامن میں چھپا احمد رضا
جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے — جام کوثر کا پلا احمد رضا

(مدائح اعلیحضرت مع نغمۃ الروح ص ۴۸)

اعلیٰ حضرت کی وفات اور آخری وصیّت

اعلیٰ حضرت کی وفات ۲۵ صفر بروز جمعۃ المبارک ٹھیک جمعہ کے وقت بعد دوپہر ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کو بریلی میں ہوئی۔ آپ نے اپنی وفات سے دوؔ گھنٹے سترہ منٹ پیشتر یعنی (۱۲ بجکر ۲۱ منٹ پر) آخری وصیّت یوں قلمبند کرائی کہ :-

"تم سب محبّت و اتفاق سے رہو، اور حتی الامکان اتباع شریعت[۱] نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" (وصایا شریف ص ۱۰)

---

[۱] واضح ہو کہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بنیادی طور پر صرف دو چیزوں (کتاب وسنت) پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

(باقی اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ) کے موقع پر اجتماعِ عظیم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

یَاأَیُّهَا النَّاسُ إِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مستدرک حاکم ج ۱، ص ۹۳۔ سنن کبریٰ بیہقی ج ۱۰ ص ۱۱۴)

یعنی اے لوگو! بیشک میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو ہرگز کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے۔ (وہ چیز) اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ مجید) اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔

یہی دو چیزیں کامل و اکمل دین ہے۔ اسی دینِ حق کو پہلے تمام دینوں پر غالب کرنے کے لیئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختمِ نبوت کا تاج پہنا کر مبعوث فرمایا۔ اسی شریعتِ مطہرہ کے متعلق بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے متبعین کو وصیت فرما رہے ہیں کہ "حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو" یعنی شریعتِ مطہرہ جو کتاب و سنت پر مشتمل عین دینِ حق اور منزل من اللہ ہے اس پر عمل کرنے کی میں آپ بریلوی حضرات پر کوئی خاص پابندی عائد نہیں کرتا۔ شریعت کی اتباع حتی الامکان کے درجہ میں ہے۔ ممکن ہو تو کرلو، اور اگر کہیں ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کے بالمقابل جو "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے" ـــــ گویا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نزدیک فرض کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فرض مطلق جسے ہر فرض کے الفاظ سے ظاہر فرمایا۔ اور دوسرا فرض مقید ہے جسے اہم فرض سے بیان کیا گیا ہے۔

مطلق فرض سے ان کی مراد شریعتِ مطہرہ ہی ہو سکتی ہے۔ جو حتی الامکان کے درجہ میں مذکور ہے۔ اور مقید فرض سے دین و مذہبِ احمد رضا خاں بریلوی ہے (اگلے صفحہ پر)

حاصلِ کلام

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی[1] اور مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی کے تعارف سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح سے واضح تر ہو گیا ہے کہ جب ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی نے مثیلِ مسیح و مہدی موعود وغیرہ کا دعویٰ کیا تو بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب اس سے اکیس سال قبل ۱۴ سال کی عمر میں ۱۸۷۰ء میں جملہ علوم دینیہ عقلیہ کی تکمیل کر کے مسندِ افتاء پر نزولِ اجلال فرما کر فتویٰ نویسی کا کام شروع کر چکے تھے۔

گویا کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۵ سال کی تھی اور مفتی بنے بھی تقریباً ۲۱ سال گزر چکے تھے۔ یعنی کہ ۲۱ سالہ تجربہ کار مفتی اعظم تھے۔ نیز امامِ اہلسنّت، امامِ طریقت، شیخ الاسلام والمسلمین، وارثِ علوم سید المرسلین، نائب نبی آخر الزماں، بے مثال اور بے نظیر مجددِ اعظم وغیرہ القابات سے ملقب ہو کر مجددیت کے عہدہ جلیلہ پر بھی فائز ہو چکے تھے۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت سے علماءِ وقت میں بڑا زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور ملک کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک مخالفت کی آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ مرزا کے ساتھ کن کن علمائے کرام نے مناظرے، مباحثے اور مباہلے کیئے۔ تحریکِ ختمِ نبوّت کے بانی مبانی اور فاتحِ قادیان کون ہیں؟

(بقیہ حاشیہ) جو ان کی کتب سے بریلویت کے رنگ میں ظاہر ہے۔ جس پر قائم رہنا ہر فرض (دینِ اسلام شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے اہم فرض قرار دیا گیا ہے۔

[1] مرزا قادیانی کا تعارف زیرِ نظر کتاب کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا کے اوّل المکفرین کون صاحب ہیں؟ نیز مرزا سے مباحثہ و مباہلہ کرنے سے معذرت کس نے کی؟ وغیرہ وغیرہ۔

رئیسِ قادیان، ہفت روزہ اہلِ حدیث امرتسر، تذکرہ الوالوفاء اشاعۃ السنّۃ اور اس کے علاوہ کتب مرزائیہ تذکرۃ المہدی، حیاتِ طیبہ، سلسلہ احمدیہ اور آئینہ کمالاتِ اسلام وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

آمدم بر سرِ مطلب

یہ بات بڑی حیران کن ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی زندگی کے ۳۰ سالہ دور یعنی مرزا کے دعویٰ ۱۸۹۱ء سے لے کر اپنی وفات ۱۹۲۱ء تک کبھی بھی مرزا قادیانی یا کسی مرزائی کے ساتھ تحریری یا تقریری مناظرہ و مباحثہ یا مباہلہ وغیرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی مرزا قادیانی نے آپ کا نام لے کر مباحثہ یا مباہلہ کا چیلنج کیا حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنے اشتہاری چیلنج مؤرخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء میں جو ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے، اپنے مخالف و مکذّب ۸۶ جید علمائے کرام کے نام درج کیے۔ ان میں اعلیٰ حضرت صاحب کا نام نہیں ہے۔ نیز مرزا کے کفر پر دو صد علمائے ہند کے متفقہ فتویٰ میں بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہیں ملتا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

؎ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

دراصل مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی۔

۱۔ مرزا قادیانی کے ہم مذہب تھے۔ وہ بھی حنفی مقلد یہ بھی حنفی مقلّد۔

۲۔ نیز مرزا قادیانی نے مثیلِ مسیح، مہدی موعود اور ظلی و بروزی غیر تشریعی امتی نبی اور مثیلِ انبیاء وغیرہ کے جو دعوے کیے، اعلیٰ حضرت کے نزدیک کوئی نئی بات

نہ تھی۔ مرزا سے پہلے بھی تو حنفیوں کے بزرگوں نے اس قسم کے دعوے کیئے تھے جن کو آج حنفیت میں بڑا اونچا مقام دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ صفحات میں واضح ہو چکا ہے۔

۳۔ نیز بریلوی رضا خانی مذہب کے مخصوص مسائل کا مرزا پہلے ہی سے قائل تھا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بریلوی رضا خانی مذہب کا اصل بانی ، مبانی ہی مرزا ہے۔ اس لیئے اعلیٰ حضرت کو مرزا کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ یا مباہلہ وغیرہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ؟

یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات کے ساتھ اعلیٰ حضرت اور ان کی ذریت بریلوی رضا خانی قوم کی بڑی زبردست یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں :-

بابِ ہفتم

مرزائیت اور بریلویت کے عقائد و نظریات میں یکسانیت

مرزائیت

① مرزا قادیانی کی مجددیت

مرزا قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہینِ احمدیہ کے چار حصے شائع کرنے کے بعد ۱۸۸۵ء کے شروع میں اپنے دعویٰ مجددیت پر مشتمل ایک اشتہار انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع کیا جس کا ضروری اقتباس یہ ہے۔

" اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجددِ وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابنِ مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بشدت مناسبت اور مشابہت ہے۔ اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس کے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور اس کے قدم پر چلنا موجبِ نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجبِ بُعدِ حرمان ہے۔"

(مجدد اعظم ج ۱ ص ۱۱۴ ۔ حیات طیبہ ص ۷۸، ۷۹)

بریلویت

① اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجددوں کی شان

" مولوی نوار حسین شاہ صاحب حنفی نقشبندی مجددی رقمطراز ہیں کہ :-

"چونکہ مجدّد نبوت کا اصلی ظل ہے اس لیئے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجدّدوں کو بھی وہی شان دی گئی جو انبیاء سابقین کو عطا ہوئی تھی۔

(امام ربّانی مجدد الف ثانی ص ۲۱)

○ احمد حسین کا زہد و تقوٰی

مشہور رضاخانی بریلوی مفتی محمد حسین نعیمی کے شاگرد الحاج علّامہ مفتی سیّد افتخار احمد حسین صاحب کے صاحبزادہ سید مسعود السید صاحب رقمطراز ہیں کہ :۔

"زہد و تقوٰی کے لیئے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں سینکڑوں ارشاداتِ ربّانی ہیں۔ اور تقریباً تمام ہی اولیاء کرام تقوٰی و پرہیزگاری کی منازل میں سے گزرے ہیں، لیکن عالی سرکار محبوب ذات [1] عاصی نواز کا زہد و تقوٰی ایسا تھا کہ اولیاء عظام تو ایک طرف، بنی اسرائیل کے پیغمبر بھی ایسا نہ کر سکے۔ (السیرت محبوب ذات ص ۴۰)

○ امّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عُلماء بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے بہتر ہیں!

اس لیئے حضورِ اکرم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری اُمت کے علماء" یعنی اولیاء عظام جو کہ صحیح معنوں میں علمائے دین ہیں" بنی اسرائیل کے انبیاء سے بہتر ہیں۔ (السیرت محبوب ذات ص ۴۰)

---

[1] سید احمد حسین صاحب منڈیر سیّداں والے پیدائش ۲۷ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۱۳۱۴ھ اور وفات سنہ ____ بریلوی رضاخانی حضرات کے مشہور پیر صاحبزادہ مولوی فیض الحسن شاہ صاحب آلومہار شریف نے ۱۹۴۶ء میں آپ کے دربارِ عالیہ منڈیر سیّداں میں حاضر ہو کر اکتسابِ علمِ روحانی کیا۔ (السیرت محبوب ذات ص ۷۶)

مرزائیت

۲ مثیلِ مسیح اور مثیلِ انبیآء

علیہم الصلوٰۃ والسلام

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

(ا) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابنِ مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پہ لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیلِ مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔ اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح میں اپنی رسالوں میں کر چکا ہوں، میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۹۰، ۱۹۱)

(ب) آج تک جس قدر اکابر متصوّفین گزرے ہیں۔ ان میں سے ایک کو بھی اس میں اختلاف نہیں کہ اس دینِ متین میں مثیل انبیآء بننے کی راہ کھلی ہوئی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحانی اور ربّانی علماء کے لیئے یہ خوشخبری فرما گئے ہیں کہ "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیآء کے مثیل ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۵۸، ۲۵۹)

بریلویت

۲ مثیلِ انبیآء علیہم الصلوٰۃ والسلام

بریلوی رضاخانی حضرات کے امام ربّانی مجدد الف ثانی المتوفی ۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں کہ:

"وہ علم جو انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات سے باقی رہا ہے، دو قسم کا ہے۔ ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار۔ اور عالم وارث وہ شخص ہے جس کو ان دونوں علموں سے حصہ حاصل ہوا ہو، ایسے علماء کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ (خلاصہ مکتوب نمبر ۲۶۸ دفتر اوّل حصہ چہارم)

◯ بریلویوں کے شہباز طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفی ۱۹۰۱ء فرماتے ہیں کہ:-

"دوسری حدیث میں آتا ہے، میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ (فیوضاتِ فریدیہ ص ۲۵)

◯ بریلوی رضاخانی مولوی محمد اشرف مجدّدی سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ:

"سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی حضرت مجدّد اعظم کی ذات پر صادق آتا ہے کہ " عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل"

(امام ربانی مجدد الف ثانی کا سوانحی خاکہ ص ۶)

◯ مولوی سید زوار حسین شاہ صاحب حنفی نقشبندی مجدّدی رقمطراز ہیں کہ:

"اس دینِ متین کی حفاظت کا ذمہ حق سبحانہ' و تعالیٰ نے خود لے کر اس کا ایک ظاہری انتظام یہ فرمایا کہ اس اُمت کے علمائے کرام کو انبیائے عظام کا یہ تبلیغی مشن سپرد فرمایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی سے ان کو یہ بشارت دی گئی کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل، یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔" (امام ربانی مجدد الف ثانی ص ۸)

○ اس اُمت کے علماء کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند قرار دے دیا گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف ہے "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ"۔

(امام ربانی مجدد الف ثانی ص ۱۸)

(۳) مرزائیت

غیر تشریعی نبوّت جاری ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا، اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اس بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (تجلیاتِ الٰہیہ ص ۲۵)

"صرف اس نبوّت کا دروازہ بند ہے جو احکامِ شریعتِ جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں اُمتی بھی قرار دیتا ہے، پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآنِ شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے، کیونکہ یہ نبوّت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظِل ہے۔ کوئی مستقل نبوّت نہیں۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۱)

(۳) بریلویت

غیر تشریعی نبوّت قیامت تک جاری ہے

بریلوی رضاخانی حضرات کے شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی المعروف ابنِ عربی (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

" فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِی الْخَلْقِ وَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِیْعُ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ ۔

(فتوحاتِ مکیۃ ج ۲ ص ۹۰ باب ۷۳ نمبر ۸۲)

یعنی کہ نبوّت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ گو تشریعی نبوّت منقطع ہو گئی ہے، پس شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

○ نبوّت بطریقِ الہام یا منام بھی ہو سکتی ہے

مقلّدین احناف کے مشہور استاذ الاساتذہ الحاج حضرت مولانا عبدالاحد صاحب رئیس المتکلمین و استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ:

" قولہ علی نبیہ :- نبی بالہمزہ علی وزنِ فعیل نبآ سے مشتق ہے۔ اللہ سبحانہ کی طرف سے بندوں تک خبر پہنچانے والا نبی و رسول میں عموم و خصوص کی نسبت ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی رسول ہو اس لیئے کہ رسول اس کو کہتے ہیں جو مخلوق کی طرف بارسالِ جبریل عیاناً بھیجا گیا ہو، اور نبی کی نبوّت کے لیئے عیاناً جبریل کا آنا ضروری نہیں۔ بلکہ نبوت بطریقِ الہام یا منام بھی ہو سکتی ہے۔ اسی لیئے حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے " عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۔"

(کنز الفرائد شرح اُردو شرح العقائد ص ۶)

یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثیل ہیں۔ اور ان کی نبوت بطریقِ الہام یا منام ہو سکتی ہے۔

(۴) مرزائیت
نبوّت کا دروازہ کھلا ہے

مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

د۔ یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دروازہ کھلا ہے۔" (حقیقۃ النبوت ص ۲۲۸)

ب۔ انہوں نے (یعنی مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ہیں .... ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی ..... قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی کیا، میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔" (انوارِ خلافت ص ۶۲)

(۴) بریلویت
نبوّت کا دروازہ کھلا ہے

حنیفوں کا مشہور مولوی شاہ گل حسن حنفی قادری لکھتا ہے کہ:

" ایک روز (سید غوث علی شاہ صاحب حنفی قادری پانی پتی المتوفی ۱۸۸۰ء کی طرف سے) ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ شِبْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اس نے کہا "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا۔ اُس نے پوچھا۔ آپ نے لاحول کیوں پڑھی؟ آپ نے استفسار کیا، تم نے کیوں پڑھی، بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی، کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لیئے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا اور وہی فرمایا کہ کہو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ شِبْلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپکو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا۔ آپ تو ورے ہی گر پڑے رسالت ہی پر قناعت کی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے۔

پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے۔ ورنہ بات ایک ہی تھی۔ جو ایک کے دل میں نہ سمائی، اور انکار پیدا کیا۔ اور دوسرے کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا حضرت شبلی کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر بین نے سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے، طالب کے لیئے وہی رسول ہے۔ اور رسالتِ الٰہی کا کام انجام دیتا ہے۔" (تذکرہ غوثیہ مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور ص ۳۱۵، ۳۱۶)

○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی نے کہا کہ "ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا کہ" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چِشْتِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ" اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، چشتی اللہ کا رسول ہے"۔ (فیوضاتِ فریدیہ ص ۸۳)

○ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحکم الدِّین رَسُوْلُ اللّٰہِ

مولوی گل حسن صاحب حنفی قادری لکھتا ہے کہ:

ایک روز سید غوث علی شاہ قلندر قادری پانی پتی نے ارشاد فرمایا۔ "اور منزل بمنزل لدھیانہ پہونچے وہاں سنا کہ محکم الدین بڑے کامل فقیر ہیں ہم ان کے مکان پر گئے۔ بہت اخلاق سے پیش آئے .... اتنے میں ایک شخص مرید ہونے کو آیا۔ بعد بیعت اس سے کہا کہ پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحکم الدِّین رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۱۰۸)

(۵)

مرزائیت

مرزا قادیانی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ہیں

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :

" خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے"۔

" جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰)

(۵)

بریلویت

احمد حسین اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ہیں

بریلویوں کے مشہور علامہ مفتی سید افتخار احمد حسین کا صاحبزادہ سید مسعود السید لکھتا ہے کہ :۔

" سرکار پاک کی ذات مقدس صرف نور محمدی کی شکل بدل کر سیدنا احمد حسین صلوٰۃ علیہ السلام کے روپ میں خطہ منڈیر میں جلوہ افروز ہوئی "۔ (السیر محبوب ذات ص ۱۰۷)

" سرکار کی سیرت پاک بالکل سرکار رسالت مآب کی زندگی کا نمونہ تھی۔ سرکار عالی بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ سرکار کا کردار مبارک بالکل کردار رسالت مآب تھا۔ اس میں صرف نام کا فرق آگیا ہے۔ اور وہ صرف لوگوں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کا ایک [illegible] تھا۔ کیونکہ رسالت مآب کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

مگر زمانے کی اصلاح کا مسئلہ زیرِ نظر تھا۔ اس کے پیشِ نظر اس نور کو اپنی شکل میں تبدیلی کرنی پڑی۔ یہی وجہ تھی کہ سرکار محبوب ذات کا کردار اور عمل اور فعل سرکارِ مدینہ کی طرح تھا اور یہی وجہ تھی کہ سرکار کا کوئی عمل قرآنِ مجید، فرقانِ حمید سے باہر نہ تھا۔"

(السیرت محبوب ذات ص ۱۰۸، ۱۰۹)

○ نبوّت، امامت اور ولایت کا مرکزِ اتصال

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۲۷ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۱۳۱۴ھ بمقام منڈیر سیّداں میں ہوئی۔ آپ گفتار و رفتار، صورت و سیرت، عصمت و طہارت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ کامل اور آئمہ مطہرین علیہم السّلام اور حضرت سیدنا غوث صمدانی عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز کے تمام کمالات و فضائل ظاہری و باطنی کے حامل ہیں ـــ گویا آپ کی ذات نبوّت، امامت اور ولایت کا مرکزِ اتصال ہیں۔ بلاشک و شبہ آپ ہی کے قدموں کی طفیل منڈیر سیّداں ہی مشرق کی وہ پاک سرزمین ہے جہاں سے سید الانبیاء خاتم النّبیّین سیدنا محمّد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈی ہوا آیا کرتی تھی ؎

سچے مہربان تجھ پہ لاکھوں درود تجھ پہ لاکھوں سلام
سوہنے مہربان تجھ پہ لاکھوں درود تجھ پہ لاکھوں سلام

(السیرت محبوب ذات ص ۳۰)

(۶) مرزائیت

حضرت موسٰی، عیسٰی اور محمد مصطفٰے علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہونیکا دعوی

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

منم مسیحِ زماں ، منم کلیمِ خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۵)

(٦)

بریلویت
حضرت ابراہیم ، موسیٰ ، عیسیٰ اور
محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہونیکا دعویٰ

بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید حنفی چشتی (المتوفی ۱۳۱۹ھ) فرماتے ہیں کہ :

" حضرت فضیل بن عیاض حنفی (المتوفی ۱۸۷ھ) نے فرمایا میں عرش ، کرسی ، لوح اور قلم ہوں۔ میں جبرائیل ، میکائیل ، اسرافیل عزرائیل ہوں ، میں ہی موسیٰ عیسیٰ اور محمد ہوں " (فیوضاتِ فریدیہ ص ۷۲)

بریلویوں کے شیخ فریدالدین محمد بن ابراہیم عطار (المتوفی ۶۲۷ھ) نے لکھا ہے کہ :-

حضرت جُنید بغدادی کا قول ہے کہ حضرت بایزید کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو جبرائیل کو ملائکہ میں " (اس کے بعد) سائل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں ، مثلاً حضرت ابراہیم ، حضرت موسیٰ اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں "

(تذکرۃ الاولیاء اردو باب ۱۴ ص ۸۸ ، ۱۰۷)

☆

○ قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سمیت سب مخلوق بایزید بسطامی کے جھنڈے کے نیچے ہو گی۔

خواجہ غلام فرید حنفی چشتی فرماتے ہیں کہ:

"کسی نے حضرت بایزید سے کہا کہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ حضرت بایزید نے فرمایا، کہ میرا جھنڈا محمد مصطفےٰ کے جھنڈے سے زیادہ ہے۔" (فیوضاتِ فریدیہ ص ۷۳)

"حضرت بایزید سے پوچھا کہ کیا تمام مخلوق قیامت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علَم کے نیچے ہو گی۔ فرمایا کہ قسمیہ کہتا ہوں کہ میرے علَم کے نیچے مخلوق کے علاوہ انبیاءِ کرام بھی ہوں گے۔" (تذکرۃ الاولیاء اردو باب ۱۴ ص ۱۰۹)

(مرزائیت)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قادیان میں مرزا قادیانی کے روپ میں!

"قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتارا، تاکہ وہ اپنے وعدے کو پورا کرے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵)

"پس مسیح موعود خود رسول اللہ ہے جو اشاعتِ اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیانی لکھتا ہے کہ:

؎ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　　غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان جلد ۲ شمارہ ۴۳ ص ۱۴ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۷)

بریلویت

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منڈیر سیداں میں احمد حسین کے روپ میں

مشہور بریلوی رضاخانی سید انور حسین زیدی خادم دربار شاہانہ گوہر بار عالیہ قادریہ احمد حسینیہ لکھتا ہے کہ:

" بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ

ترجمہ :- ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے، پھریرا تیرا،

سرکار ذی شان و ذی حشمت، گل گلشن رسالت، آفتاب ہدایت، ماہتاب ولایت، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین، سراج السالکین، سرتاج الاولیاء، ہادیٔ دارین، حضور پُر نور، حضرت اقدس، سرکار ذی جاہ السید احمد حسین محبوب ذات، نور پاک کی سیرت کاملہ پر مبنی کتاب ہذا اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ اس میں سرکار محبوب ذات کی ذات مقدس و بابرکات پر چاروں شہزادگان کے ارشادات و مشاہدات اور سرکار محبوب ذات کے افعال و اقوال کی روشنی میں سیرت سرکار مختصراً بیان کی گئی ہے۔ نیز حلقۂ ارادت و غیر ارادت سے پیش آمدہ چیدہ چیدہ حالات و معجزات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ حضور پُر نور سرکار محبوب ذات کی سیرت کاملہ طالبین و صادقین

البسیتی محبوذات

مؤلف

سگِ بردہ سیّد مسعود السیّد

بن

مسعود الحاج مُفتی سیّد افتخار احمد حسین عُرف سیّد صاحب

منڈی سیّدان سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط

ترجمہ: ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

شعر: فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

سرکار ذی شان وذی حشمت، گل گلشن رسالت۔ آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، شمس العارفین سراج السالکین، سرتاج الاولیاء۔ ہادی دارین۔ حضور پرنور حضرت اقدس سرکار ذی جاہ **السید احمد حسین** محبوب ذات۔ نور پاک کی سیرت کاملہ پر مبنی کتاب ہذا اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ اس میں سرکار محبوب ذات کی ذات مقدس وبابرکات پر چاروں شہزادگان کے ارشادات ومشاہدات اور سرکار محبوب ذات کے افعال واقوال کی روشنی میں سیرت سرکار

مختصراً بیان کی گئی ہے نیز حلقہ ارادت وغیر ارادت سے پیش آمدہ چیدہ چیدہ حالات و معجزات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔

حضور پر نور سرکار محبوب ذات کی سیرت کاملہ طالبین و صادقین ہم مسلک کیلئے منزل دوام کی حیثیت رکھتی ہے

آپ انسان کو انسانیت سکھانے، مخلوق کو خالق کا پیغام سنانے خطا کاروں کو بخشوانے رحمت کے خزانے لٹانے، خاک منڈیراں کو معزز فرمانے منڈیراں میں شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا بن کر جلوہ افروز ہوئے اس نُورُ مُّبِيْنًا کے نور سے منڈیروں میں اجالا ہوا۔ یہاں کا ذرہ ذرہ صد رشک جناں ہوا۔ ظہور ذات بہ شانِ محبوب ذات ہوا۔

ہے مدینہ میں جنکی چمک دمک اور منڈیراں میں جنکی چہل پہل
وہ یہی منڈیراں کے سرکار ہیں۔ سب انہی کے دم کی بہار ہے

اس سراجاً منیراً کا جب ظہور ہوا۔ خطۂ منڈیر، منڈیر سیداں ہوا۔ تاریکیوں کا خاتمہ ہوا۔ نور کا اجالا ہوا۔ جلوہ خدا دندی سرعام ہوا۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

سرکار محبوب ذات کی سیرت مقدس کے بارے کہنا یا لکھنا عقل انسانی سے ماورا بات ہے کیونکہ اس محترم و محتشم، عرفا و اعلیٰ، پاک طاہر ذات کی زندگی کو الفاظ میں لانا بے حد مشکل ہے

کہاں وہ ذات اور کہاں میں مشتِ خاکی

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر پھر بھی اپنے دل کی تسکین کے لیے بے ربط فقرات اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ اور اپنی ناقص عقل سے چند سطور لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ سرکار پاک کی ذات مقدس صرف نور محمدی کی تشکیل بدل کر سیدنا احمد حسین صلوٰۃ علیہ السلام کے روپ میں خطہ منڈیر میں جلوہ افروز ہوئی۔

سرکار عالی کی ذات اقدس کے ظہور کا مقصد صرف اور صرف اصلاح معاشرہ تھی کیونکہ جناب رسالت مآب صلعم کے بعد ظاہری طور ایسی ہستیوں کا ظہور فرمایا گیا۔ اور ہماری سرکار کے ظہور کا مقصد بھی اصلاح انسانی اور تعلیم اسلامی تھا۔

کیونکہ حضور آقائے نامدار سرورِ کونین کی حدیث ہے کہ

دنیا حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی

سرکار کی ذات اقدس کے ظہور سے خطہ منڈیر سر سبز و شاداب ہو گیا۔ سرکار کی آمد سے منڈیر سیداں کی فضا پر نور ہو گئی اہلیان منڈیر سیداں کو رہنے سہنے کا طریقہ آ گیا حضور کی بدولت بے جنگل مہکتے ہوئے گلستان میں بدل گیا۔ یہاں کا پانی آبِ حیات بن گیا خطہ منڈیر کو منڈیر سیداں ہونے کا شرف مل گیا۔ خدا کی رحمتوں کے خزانوں نے اپنی رحمتوں کے منہ کھول دیے۔ انوار خداوندی کی بارشیں ہونے لگیں بنجر زمین سونا اگلنے لگی۔

سرکار کی سیرت پاک بالکل سرکار رسالت مآب کی زندگی کا نمونہ تھی۔ سرکار عالی بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کی پابندی فرمایا کرتے تھے سرکار کا کردار مبارک بالکل کردار رسالت مآب تھا۔ اس بے حرف نام کا فرق آ گیا ہے۔ اور وہ صرف لوگوں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کا ایک راز تھا۔ کیونکہ رسالت مآب کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مگر زمانے کی اصلاح کا مسئلہ زیرِ نظر تھا۔ اس کے پیش نظر اس نور کو اپنی شکل میں تبدیلی کرنی پڑی۔ یہی وجہ تھی کہ سرکار محبوب

حضرت جناب ابو یادر محلل اہل ارضوان اللہ علیہ مجمعین) بن حضرت جناب انوش بن حضرت جناب ابو انوش رسول اللہ سیدنا نائب و آدم اعلیٰ حضرت شیث ؑ بن ابی البشر رسول خدائے ذوالجلال

سیدنا حضرت اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام و الصلوٰۃ

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۲۷ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۱۳۱۴ھ بمقام منڈیر سیداں میں ہوئی۔

آپ گفتار و رفتار۔ صورت و سیرت عصمت و طہارت میں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ کامل اور آئمہ و مطہرین علیہم السلام اور حضرت سیدنا غوث صمدانی عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے تمام کمالات و فضائل ظاہری و باطنی کے حامل ہیں۔ گویا آپ کی ذات نبوت امامت اور ولایت کا مرکزِ اتصال ہیں بلاشک و شبہ آپ ہی کے قدموں کی طفیل منڈیر سیداں ہی مشرق کی وہ پاک سرزمین ہے جہاں سے سیدالانبیاء۔ خاتم النبین سیدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زہد و تقویٰ کے لیے قرآن مجید فرقان حمید میں سینکڑوں ارشادات ربانی ہیں۔ اور تقریباً تمام نبی اولیا اکرام تقویٰ اور پرہیزگاری کی منازل میں سے گذرے ہیں۔ لیکن عالی سرکار محبوب ذات عاصی نواز کا زہد و تقویٰ ایسا تھا کہ اولیاء عظام تو ایک طرف بنی اسرائیل کے پیغمبر بھی ایسا نہ کر سکے۔ اس لیے حضور اکرم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے علماء (یعنی اولیاء عظام جو کہ صحیح معنوں میں علمائے دین ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء سے بہتر ہیں۔

سرکار عالی بندہ پرور عاصی نواز کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ سرکار کا کھانا پینا تو ایک طرف جب آپ کے وضو اور طہارت کے لیے پانی بھرا جاتا تو پانی بھرنے والا شخص سوائے برتن جس میں پانی بھرا جاتا کسی اور چیز کو ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔ اگر کسی طرح چھو بھی جاتا تو دوبارہ وضو کر کے نلکا دھوتا۔ اور پھر لوٹا دھو کر پانی بھرتا جب طہارت کے پانی میں اتنی پرہیز ہے تو کھانا جو سرکار عالی کے حضور پیش ہونا ہوگا۔ کتنی پرہیزکاری سے تیار ہوتا ہوگا۔

ہم مسلک کے لیئے منزل دوام کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ انسان کو انسانیت سکھلانے، مخلوق کو خالق کا پیغام بتلانے، خطاکاروں کو بخشوانے رحمت کے خزانے لٹانے، خاکِ منڈیراں کو معزز فرمانے، منڈیراں میں شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا بن کر جلوہ افروز ہوئے۔ اس نُورًا مُّبِينًا کے نور سے منڈیروں میں اجالا ہوا۔

یہاں کا ذرہ ذرہ صد رشکِ جناں ہوا۔ ظہورِ ذات بہ شان محبوب ذات ہوا۔ ؎

ہے مدینے میں جن کی چمک دمک اور منڈیراں میں جنکی چہل پہل
وہ یہی منڈیراں کے سرکار ہیں سب انہی کے دم کی بہار ہے

اس سراجاً منیرًا کا جب ظہور ہوا، خطہ منڈیر، منڈیر سیداں ہوا، تاریکیوں کا خاتمہ ہوا نور کا اجالا ہوا۔ جلوۂ خداوندی سرِعام ہوا۔ ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

(السیرت محبوب ذات ص ۱۰، ۱۱)

(۸) مرزائیت
عقیدۂ ظلّ و بروز

لاہوری مرزائیوں کے امیر مولوی محمد علی ایم اے لکھتے ہیں کہ:-

"ظلّی نبی سے مراد نبی کا ظلّ ہے، یعنی ایسا شخص جس نے نبی کی نبوت کو آئینہ کے طور پر ظاہر کیا۔ گویا نبوت کا عکس اس میں ظاہر ہوا"

مرزا صاحب نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:-

"کامل راستبازوں کے دل میں نبوت کا ہی نہیں، ربوبیت کا انعکاس بھی ہو جاتا ہے" (تحریک احمدیت حصہ اوّل ص ۹۰۹)

"بروزی نبی سے بھی وُہی مُراد ہے۔ یعنی وہ شخص جس میں دُوسرے کی نبوّت کا ظہور ہو" ——— چنانچہ خود مرزا تحریر فرماتے ہیں :۔

" تمام اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ غیر نبی بروزہ کے طور پر نبی کا قائم مقام ہو جاتا ہے ، یہی معنے ہیں اس حدیث کے "عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل" یعنی میری اُمت کے عُلما مثل انبیاء ہیں"۔

(ایام الصلح ص ۱۶۳ - تحریک احمدیت حصہ اوّل ص ۱۰۰)

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ :۔

" یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ، اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدّی مع نبوّتِ محمدیہ میرے آئینۂ ظلیّت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا ، جس نے علیحدہ طور پر نبوّت کا دعویٰ کیا" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰)

(۸) بریلویت
عقیدۂ حلول

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں کہ :

" حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس وانور ، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل ونائب تام و آئینۂ ذات ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں ۔ جس طرح ذات عزت احدیت مع جملہ صفات ونعوت وجلالت آئینۂ محمدّی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تجلّی فرما ہے"۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَیَ الْحَقَّ تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکارِ رسالت ہے ، اور تعظیم سرکارِ رسالت عین تعظیم حضرت عزّت ہے ۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم

علیہ وسلم ۔" (السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقیہ ص ۱۱۶)

⑨ ## مرزائیت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ :

" خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا ۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ۔ وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا ۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸)

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء ص ۲۰)

⑨ ## بریلویت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی

سوال ۱۲ : مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کے لیئے دوبارہ اتریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے ، پس افضل کون ہے ؟

(مشہور بریلوی رضاخانی مولوی نظام الدین ملتانی لکھتا ہے کہ)

جواب :- دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے ۔ امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں ۔

حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے ۔ اور یہود کے ڈر کے

مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔ اس لیئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔ مگر چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پہلی آمد میں ہی ایسے کامیاب ہوئے کہ شاہنشاہِ عرب ہوئے اور توحید الٰہی چار دانگ عالم میں پھیلا کر نہایت کامیابی سے دُنیا سے بظاہر پردہ فرمایا۔ اس لیئے ان کا دوبارہ آنا ضروری نہیں۔ دوبارہ وُہ آئے جس نے اپنا کام پورا نہیں کیا۔ پس سوچو کہ افضل کون ہے ؟

(جامع الفتاویٰ المعروف انوار شریعت حصہ نہم ص ۳۸)

(۱۰)

مرزائیت

قادیان کی شان

؎ زمینِ قادیاں اب محترم ہے ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

(درِ ثمین ص ۵۲)

؎ عرب نازاں ہے گر ارضِ حرم پر تو ارضِ قادیاں فخرِ عجم ہے

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

(۱۰)

بریلویت

علی پور اور چاچڑاں کی شان

حنفیوں کے مشہور مولوی محمد حنیف صاحب مبارکپوری اور مفتی محمد سعید صاحب انوارِ صوفیہ ص ۹، ستمبر ۱۹۳۰ء کے حوالہ سے لکھتے ہیں :۔

؎ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
اُدھر جائیں تو اچھا ہے اِدھر جائیں تو اچھا ہے

(مقامع الحدید علی الکذاب العنید ص ۹۲ ، رضا خانی دین ص ۷)

حنفی مفتی محمد سعید صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

۵ چاچڑ وانگ مدینہ دِسّے کوٹ مٹھن بیت اللہ
ظاہر دے وچہ پیر فریدن تے باطن دے وچہ اللہ

(رضاخانی دین ص ۱۷)

(۱۱) مرزائیت
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

مشہور مرزائی ملک عبدالرحمٰن خادم (بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات پنجاب) نے سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک کا بیان جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۳۵۹ کے حوالے سے قلمبند کیا ہے کہ :

" مکہ بزرگی دا مکان ہے۔ ایتھے جبرائیل حضرت محمد صاحب نوں پیغمبری دیاں آیتاں لیایا سی۔ جنہاں وچوں اک آیت ایہہ ہے " لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ "
اے پیغمبر جے میں تینوں نہ پیدا کراں ہاں ، تاں آسمان ، زمین بھی پیدا نہ کراں ہاں۔"

(مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۲۳۴)

بقول مرزا قادیانی کے اللہ تعالیٰ نے مرزا پر وحی نازل فرمائی کہ) :

" لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ " (الاستفتاء خاتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵ و تذکرہ ص ۶۰۴/۶۴۹)

(۱۱) بریلویت
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

بریلویوں کے مشہور مولوی ابوالاعجاز محمد ادریس شاکر لکھتا ہے کہ

وہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا دل وجان سے عاشق

ہے۔ اسی کی بدولت اس نے یہ زمین و آسمان پیدا فرمائے ہیں۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں آتا ہے " لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ "۔

" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمانے کی خاطر اللہ رب العزت نے دُنیا وَمَا فیہا کو پیدا فرمایا۔ اس مضمون کو قرآن میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ " لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ "۔ اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو یہ زمین و آسمان بھی نہ بنائے جاتے "۔

(گنجینۂ سروری ص ۱۰، ۱۴)

(۱۲) مرزائیت

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

" مشہور مرزائی جناب ملک عبدالرحمٰن خادمؔ لکھتا ہے کہ:

" حالاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خدا نے فرمایا " لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ " کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں جہان کو پیدا نہ کرتا "۔ (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۵۳۷)

(۱۲) بریلویت

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

مشہور بریلوی رضا خانی مولوی محمدؐ ضیاء اللہ قادری لکھتا ہے کہ:

" لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ "۔ حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ (الانوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ حصہ اول ص ۱۸۵)

" عقیدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر پیدا نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ دُنیا میں کوئی شے پیدا نہ فرماتا "۔ (فرقہ ناجیہ ص ۴۳)

(۱۳) مرزائیت

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ بن مالک کا اجتہاد اور فتویٰ

"بعض غیر احمدی مولوی حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد بخاری کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نزولِ مسیح کی حدیث کو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ والی آیت کے ساتھ منطبق کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے نزولِ مسیح ہی مراد ہے نہ کچھ اور۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حضرت ابوہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے جو حجت نہیں۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہؓ راوی تو اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ مگر مجتہد نہیں، ملاحظہ ہو:۔

وَالْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الرُّوَاةِ هُمُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ دُوْنَ الْاِجْتِهَادِ وَالْفَتْوٰی كَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

کہ راویوں میں دوسری قسم کے راوی وہ ہیں جو حافظہ اور دیانتداری کے لحاظ سے تو مشہور ہیں، مگر اجتہاد اور فتویٰ کے اعتبار سے قابلِ اعتبار نہیں۔ جیسے ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔" (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۴۰۰)

(۱۳) حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انس بن مالک کا اجتہاد اور فتویٰ

بریلویوں کے مشہور علامہ فہامہ مولوی نظام الدین الشاشی لکھتا ہے:

وَالْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الرُّوَاةِ هُمُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ دُوْنَ الْاِجْتِهَادِ وَالْفَتْوٰی كَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ (اصول الشاشی البحث الثانی فی سنۃ رسول ﷺ)

یعنی راویوں میں سے دوسری قسم کے راوی وہ ہیں جو حافظہ اور دیانتداری کے لحاظ سے تو مشہور ہیں مگر اجتہاد اور فتویٰ کے اعتبار سے قابلِ اعتبار نہیں ہیں جیسے حضرت ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔

(۱۴)

مرزائیت

مرزا قادیانی آدم زاد نہیں ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے :

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین ص ۱۱۵)

(۱۴)

بریلویت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے بارے میں فرماتے ہیں :-

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۴۴)

مذکورہ بالا شعر میں اعلیٰحضرت بریلوی نے اپنے کتّے ہونے کا صرف اعتراف ہی نہیں کیا۔ بلکہ خود کو دیگر ہزار کُتّوں کی مانند قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اعلیٰحضرت بریلوی نے اپنے نعتیہ کلام میں اپنے آپ کو بدکار، سخت مجرم، ناکارہ، خوار و بیمار، خطاوار، گنہگار، بدچور، مجرم وغیرہ بھی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو حدائق بخشش ص ۳، ۵، ۱۸، ۲۷۔

"بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب نے بھی اپنے آپ کو بد چور مجرم و ناکارہ تسلیم کیا ہے، ملاحظہ ہو" الزلال المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ ص ۲۱ "۔

(۱۵) مرزائیت

مرزا قادیانی کا خدائی دعویٰ

بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری رقمطراز ہیں کہ:

"مرزا قادیانی لکھتا ہے، رَأَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَ تَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ" میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں"۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ ۔ کتاب البریہ ص ۷۹ ۔ مرزا قادیانی کی حقیقت ص ۲۲)

(۱۵) بریلویت

حسین بن منصور کا خدائی دعویٰ

بریلویوں کے شہبازِ طریقت و شہنشاہِ ولایت خواجہ غلام فرید صاحب حنفی چشتی فرماتے ہیں کہ:

" ایک شخص نے حضرت کو کہا، اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت حسین نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر تو نے میری قدر کم کر دی۔ میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ تو پیغمبری دعویٰ کہتا ہے"۔ (فیوضاتِ فریدیہ ص ۷۶)

بایزید بسطامی کا خدائی دعویٰ

حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ میں پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے، پس میری عبادت کرو۔ پھر فرمایا میں ہی لوح محفوظ ہوں،، ...... ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا، فرمایا میں الوہیۃ میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں،

کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے دروازے پر آیا اور کہا اے ابا یزید گھر میں موجود ہو ۔؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں ہے ۔" (فیوضات فریدیہ ص۳)

" محکم الدین شاہ کا خدائی دعوٰی "

حنفیوں کے مشہور مولوی شاہ گل حسن صاحب رقمطراز ہیں کہ :

" سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی نے ارشاد فرمایا کہ خیر اسی دم سوار ہوئے اور منزل بمنزل لدھیانہ پہنچے ، وہاں سنا کہ محکم الدین شاہ بڑے کامل فقیر ہیں۔ ہم ان کے مکان پر گئے۔ بہت اخلاق سے پیش آئے۔ ہم نے پوچھا کہ حضرت کا اسم شریف ؟ بولے 'خدا ۔ ہم نے کہا سبحان اللہ ہم تو آپ کو آسمان پر تلاش کرتے تھے ، آپ زمین ہی پر نکلے ۔ پھر ہمارا نام پوچھا۔ ہم نے کہا صاحب آپ خدا کیسے ہیں کہ مخلوق کا نام بھی نہیں جانتے ؟ ذرا تامل کیا ، اور سوچ کر بولے کہ تم غوث علی ہو ، اور تمہارے والد کا نام احمد حسن اور دادا کا نام ظہور الحسن ہے ۔" (تذکرہ غوثیہ ص ۱۱۴ مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

" ابوالحسن خرقانی کے ساتھ خدا کی کشتی "

حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا ہے کہ :

" صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا۔ ....

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں ۔" (فیوضات فریدیہ ص ۷۸)

مرزائیت

(۱۶) مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے

مرزا قادیانی کا مرید صادق قاضی یار محمد قادیانی اپنے مرزا کی ایک روایت لکھتا ہے کہ ـــــ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ

کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کا اظہار فرمایا۔"

(اسلامی قربانی ص ۳۴ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی۔ مرزا قادیانی کی حقیقت ص ۲۲)

(۱۶) بریلویت

خدا دکھ میں مبتلا ہے

صاحبزادہ سید مسعود السید بن الحاج مفتی سید افتخار احمد حسین عرف سید صاحب آف منڈیر سیداں رقمطراز ہیں کہ:

" آپ (صاحبزادہ سید امجد احمد حسین) بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔ اگر آپ کی شاعری کا مطالعہ کیا جائے تو دکھی انسانیت کی ترجمان نظر آتی ہے ؎

تخلیق کر کے یہ جہاں خود دکھ میں ہے خدا　　لاکھوں کو دکھی دیکھ کر خوش ہو نہیں سکتا

آپ کا یہ شعر اس کا مدلّل ثبوت ہے کہ آپ کی شاعری عظیم ہے اور دکھی انسانیت کے لیئے ہے۔" (السیرت محبوب ذات ص ۱۱۶)

موسیٰ سہاگ خدا کی بیوی ہے

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

" سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ حضرت سیّدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے۔ احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدید پڑا۔ بادشاہ و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیئے گئے۔ انکار فرماتے رہے کہ کیا میں دعا کے قابل ہوں؟ جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گزری، ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے

ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے۔ اور آسمان کی جانب مُنہ اٹھا کر فرمایا" مینہ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے"۔ یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اُمڈیں اور جل تھل بھر دیئے۔"

" ایک دن نمازِ جمعہ کے وقت میں جا رہے تھے۔ ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے، آئے۔ انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ وضع زنانہ مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیئے اور نماز کو چلیئے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں، زلویہ اور زنانہ لباس اتارا، اور مسجد کو ساتھ ہو لیئے۔ خطبہ سُنا، جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی۔ اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لاَّ یموت ہے کہ کبھی نہ مَرے گا۔ اور مجھے بیوہ کیئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وُہی سُرخ لباس تھا۔ اور وہی چُوڑیاں۔" (ملفوظات حصہ دوم ص ۹۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی)

(۱۷) مرزائیت
فانی کرنے اور زندہ کرنیکی صفت

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ:

" اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔" (خطبہ الہامیہ مترجم ص ۵۵، ۵۶)

(۱۷) بریلویت
مُردوں کو زندہ کرنا

بریلوی رضاخانی صاحبزادہ السید مسعود السیّد لکھتا ہے کہ:

" صوفی اسماعیل صاحب مقیم گوجرانوالہ کا لڑکا فوت ہو گیا۔ سرکار عالی (السید احمد حسین آف منڈیر سیّداں) نے فرمایا" میرے حکم سے زندہ ہو جاؤ"۔ اور وہ دوبارہ عالمِ فانی میں آ

گیا۔ آج بھی وہ بقید حیات ہے۔ صوفی صاحب اس واقعہ کے شاہد ہیں"۔

"دوسرا واقعہ سید مظہر علی شاہ کی بیوی جو گیارھویں کو عالمِ فانی سے کوچ کر گئیں ، جب سیّد مظہر علی شاہ صاحب نے کہا کہ میں زندہ لایا تھا اور زندہ ہی لے جاؤں گا تو آپ نے بہت سمجھایا کہ مشیت ایزدی ہے۔ لیکن بالآخر آپ نے زندہ کر دیا۔"

(السیرت محبوب ذات ص ۸۸، ۸۹)

(۱۸)

مرزائیت
کُن فیکون کے اختیارات کا مالک

مرزا کہتا ہے کہ :

" اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ ص ۵۲۵ ، ۶۵۶ ، ۸۲۶ ۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

(۱۸)

بریلویت
کُن فیکون کے اختیارات کا مالک

ایک روز (سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی کی طرف سے) ارشاد ہوا ، کہ ایک روز کسی امیر کے لڑکے کی شادی تھی ، حضرت سید احمد علی کو چار ٹکے دے کر بلایا جسب عادت مجلسِ قوالی میں حال آیا۔ تماشائی تمسخر سے پیش آئے ۔ اتفاقاً نوشاہ نے دستِ گستاخی دراز کیا۔ اور شکم مبارک میں انگلی ماری ۔ وہ اور لوگوں سے تو یوں خطاب کرتے تھے ، " ابے کیوں چھیڑتا ہے کیا کرتا ہے ؟ " لیکن نوشہ کو کہا " ابے کیوں لونڈیوں کے سے کام کرتا ہے " یہ کہنا تھا کہ تمام آثار عورتوں کے نمودار ہو گئے

سمجھے آتش نہ کوئی آدمِ خاکی کو حقیر   نہیں اسرار سے یہ خاک کا پُتلا خالی

وَاِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنَ ۔ بالآخر لڑکا گھبرا کر اپنی ماں کے پاس گیا اور حقیقتِ حال سنائی وہ بھی حیران زدہ ہو گئی ۔

(تذکرہ غوثیہ ص ۱۰ مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ملے)

کائنات کے تمام ظاہری و باطنی اختیارات کا مالک

سیّد انور حسین زیدی خادم دربار شاہانہ گوہر بارہ عالیہ قادریہ احمد حسینیہ منڈیر سیّداں اپنے پیر و مرشد السیّد احمد حسین کے متعلق لکھتا ہے کہ :-

آپ کائنات کے تمام ظاہری و باطنی اختیارات کے مالک تھے جس کی تصدیق وقت کے غوث ، قطب ، ابدال درِ دولت پر حاضر ہو کر کرتے ۔ ظاہری طور پر بھی آپ نے مخلوقِ خدا کو فیضِ روحانی سے مالا مال کیا ۔ جس کا ذکر آگے کتاب میں مفصّل رقم ہے ۔

؎ شوق کے بندوں کا مسلک پوچھنا بے سود ہے

تیرا در ہر قافلے کی منزلِ مقصود ہے

آپ کے در کی کرامات ، ملے اندھوں کو بصارت ، بہروں کو سماعت ہو عاصیوں کی شفاعت ، گونگوں کو قال ، اپاہجوں کو حال ، بے اولادوں کو اولاد ، مریضِ لا دوا کو شفا معافی خطا ، قبل از دعا بن مانگے عطا ہوتی ہے ۔ شب و روز یہاں ہے سب کے لیئے دعوت نظارہ یہاں ہو صدق و یقین تو ملے قربِ خدا ؎

بخدا خدا کا ہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر ،

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

فیضانِ سرکار کا یہ عالم تھا کہ فقط نگاہ سے طالبِ صادق کو ولی فرماتے ، منازلِ روحانیت

بغیر اوراد و وظائف کے طے کرواتے۔ (پیش لفظ السیرت محبوب ذات ص ۱۲)

(۱۹)

مرزائیت

پیغمبرِ خدا کا مرزا قادیانی کے پاس آنا :

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ :

ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور حضرت فاطمۃ الزہرا نے میرا سر اپنی ران مبارک پر رکھ لیا۔ اور مجھے پیار اور چاہت سے دیکھنے لگیں"۔ (مرزا قادیانی کی حقیقت ص ۲۷)

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۹، ۵۵۰۔ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱۔ تریاق القلوب ص ٦٦)

(۱۹)

بریلویت

پیغمبرِ خدا کا ہندوستان میں آ کر محمد نقشبند کے کان میں اذان کہنا

بریلویوں کے مشہور علامہ پروفیسر خالد ابن مخفی الخیری رقمطراز ہیں کہ :۔

آپ (نقشبند ثانی حضرت خواجہ محمد نقشبند) بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۷، رمضان ۱۰۳۴ھ کو پیدا ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے آخری وقت میں حضرت (محمد معصوم) عروۃ الوثقیٰ کو فرمایا تھا کہ اس سال میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو قربِ الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا۔ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں، جس دن میرے فرزند محمد نقشبند پیدا ہوئے تو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر اس

کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی۔ اور بعد ازاں فرمایا کہ یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا۔ اور اس کو بھی منصبِ قیومیت نصیب ہوگا۔ (سلسلہ خیریہ معہ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۴۱۱)

پیغمبرِ خدا اور دوسرے انبیاء و رسل کا محمدؐ نقشبند کے پاس آنا

"سالِ قیومیت کے نویں سال آپ سیر کے واسطے دامنِ کوہ میں تشریف لے گئے۔ آپ فرماتے ہیں کوہ میں قیام کے دوران جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز تشریف فرما ہوتے تھے۔ اور حد سے زیادہ مہربانی فرماتے تھے۔ اور سفرِ حجاز کی سخت تاکید کرتے تھے۔ اور از روئے لطف و کرم فرماتے کہ محمدؐ نقشبندؒ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔ تمہیں اس سفر میں برکت و راحت نصیب ہوگی۔

کہتے ہیں کہ جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم متواتر تین ماہ تک ہر روز وہاں تشریف فرما ہوتے رہے۔ اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء و رسل بھی تشریف فرما کر بڑی عنایات کرتے رہے۔ چنانچہ آپ نے دامنِ کوہ سے سرہند واپس تشریف لا کر اسبابِ سفر کی تیاریاں شروع کر دیں۔" (سلسلہ خیریہ مع تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۴۱۳)

پیغمبرِ خدا کا خواجہ محمد معصوم سے بغلگیر ہونا، اور تمام انبیاء و اولیاء اور فرشتوں کا خواجہ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

حق تعالیٰ نے آپ (خواجہ محمد معصوم المتوفی ۱۰۷۹ھ) کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا۔ چنانچہ ۱۰۳۵ھ میں ایک روز آپ نے فرمایا کہ آج میں صبح کے حلقہ میں بیٹھا تھا کہ جناب سرورِ کائنات، خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو کر مجھ سے بغلگیر ہوئے۔ اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا ہے۔ اس نعمتِ عظمٰی کا شکر بجالاؤ۔

سلسلۂ خیریہ

مع تذکرہ

مشائخِ نقشبندیہ

○

بحمد اللہ کہ چشمم باز کردی
مرا با جان جاں ہمراز کردی

○

مؤلف

پروفیسر خالد الدین مخفی امیری

ایم اے۔ ایم ایس سی۔ ایل ایل بی۔ ڈی۔ ایس ٹی۔ ڈی۔ ٹی۔ ایل
ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ایڈووکیٹ و

پرنسپل نیو لاہور کالج۔ الشجر بلڈنگ۔ نیلا گنبد۔ لاہور

نقشبندِ ثانی

زبدۃ العارفین - امام السالکین

قیومِ ثالث حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رح

ولادت باسعادت آپ بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۷ رمضان سنہ ۱۰۳۴ھ کو پیدا ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے آخری وقت میں حضرت عروۃ الوثقیٰؒ کو فرمایا تھا کہ اس سال میرے وصال کے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قربِ الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا۔ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں جس دن میرے فرزند محمد نقشبند پیدا ہوئے تو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور بعد ازاں فرمایا کہ یہ فرزند باپ دادا کی طرح تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا اور اس کو بھی منصب قیومیت تفویض ہوگا۔ میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق فرزند کا نام محمد نقشبند، کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا اور بہت سا کھانا پکا کر حضور کی روح پر فتوح کے نام پر تقسیم کیا۔ بچپن ہی سے آثارِ ولایت و اطوارِ قیومیت و قطبیت پیشانی مبارک سے ہویدا تھے۔

تحصیلِ علوم آپ نے بالغ ہونے سے پہلے پہلے اپنے والد بزرگوار سے علم ظاہری کی تحصیل کی اور پایۂ اجتہاد کو پہنچے۔ آپ تفسیر کے امام مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہر روز قرآن شریف کی تلاوت کے وقت ہر روز آیت کی سات طرح تفسیر فرماتے تھے۔

حضرت قیوم ثانیؒ نے سنہ ۱۰۶۷ھ میں آپ کو خلوت میں بلا کر قطب الاقطابی اور قیومیت کی خوشخبری عنایت فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت جناب سرورِ کائنات نے جو تاج مجھے پہنایا تھا وہ تاج آپ کو عنایت ہوا ہے۔

فی العالمین" اس اثنا میں ایک آدمی نے ندا کی کہ پروردگار نے خواجہ محمد نقشبندؒ کو جہاں میں اپنی حجت بنایا ہے اور انھیں ان کے باپ دادا کی طرح اولیائے امت سے افضل بنایا ہے۔ مخلوقات تم ان کی اطاعت کرو۔ فرشتو! جنّو! آدمیو، تم سب ان کی فرمانبرداری کرو تاکہ قیامت کے دن نجات پاؤ۔ بعدازاں میں نے دیکھا کہ فرشتے اور تمام اولیائے امت کی روحیں میرے گرداگرد تشریف فرما ہیں اور کہتے ہیں۔ السلام علیکم یا حجت اللہ اور میرے سر اور منہ کو چومتے ہیں یہ فضلِ الٰہی ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صاحب فضلِ عظیم ہے۔

سفرِ حج مبارک

سال قیومیت کے نویں سال آپ سیر کے واسطے دامنِ کوہ میں تشریف لے گئے۔ آپ فرماتے ہیں کوہ میں قیام کے دوران جناب سرورِ کائناتؐ ہر روز تشریف فرما ہوتے تھے اور حد سے زیادہ مہربانی فرماتے تھے اور سفرِ حجاز کی سخت تاکید کرتے تھے اور از روئے لطف وکرم فرماتے کہ محمد نقشبندؒ میں تمھیں لینے کے لیے آیا ہوں۔ تمھیں اس سفر میں برکت و راحت نصیب ہوگی۔ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خداؐ متواتر تین ماہ تک ہر روز وہاں تشریف فرما ہوتے رہے اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء ورسل بھی تشریف فرما کر بڑی عنایات کرتے رہے چنانچہ آپ نے دامنِ کوہ سے سرہند تشریف واپس لاکر اسبابِ سفر کی تیاریاں شروع کردیں اور لوگوں کو برملا کہہ دیا کہ جو شخص حج کرنا چاہتا ہے ہمارے ساتھ چلے اور زادِ راہ کی کچھ فکر نہ کرے۔ چنانچہ آپ کے ساتھ ہزاروں آدمی جن میں چار سو بڑے بڑے علماء اور مشائخ بھی تھے۔ حج کو روانہ ہوگئے۔ جب اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو تیرہ میل تک آپ کا استقبال کیا اور تجدیدِ بیعت کی۔ پھر شاہجہان آباد سے ہوتے ہوئے عرب شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ شاہجہان آباد میں آپ کی خدمت میں بطورِ ہدیہ اس قدر زر و جواہر اور نقد جنس اکٹھا ہوا جسے اٹھانا مشکل تھا کہتے ہیں سرہند شریف سے لے کر سمندر کے کنارے پہنچنے تک ستائیس ہزار آدمی حج کے ارادہ سے آپ کے ہمراہ ہوگئے۔ دورانِ سفر میں آپ کو الہام ہوا کہ تمہارے مریدوں کے علاوہ سات ہزار آدمی جن پر دوزخ واجب ہوگا۔ تمھاری سفارش سے بہشت میں داخل ہوں گے۔ مناقب نقشبندیہ میں لکھا ہے کہ جب آپ مکہ پہنچے تو کعبہ معظمہ آپ کے استقبال کو آیا اور گلے ملا۔ آپ فرماتے تھے کہ عرفات میں مجھ پر اس قدر عنایاتِ ربی ہوئیں کہ جنھیں میں بیان نہیں کرسکتا۔ بعدازاں الہام ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی نعمتِ عظیم عطا فرمائے گا کہ تمام جہان قیامت

۱ جلوس بر مسند ارشاد

حضرت حجۃ اللہؒ ۱۱ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو اشراق کے وقت مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۱ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو فجر کی نماز کے بعد میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ سرورِ کائناتؐ نے معہ تمام انبیاء اور فرشتوں کے تشریف فرما کر مجھے اعلیٰ درجے کی خلعت پہنائی اور اپنے دست مبارک سے جواہرات اور یاقوتوں سے جڑا ہوا تاج میرے سر پر رکھا اور قومیت کی مبارک باد دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمام مخلوقات کا قیوم بنایا ہے۔ بعد ازاں فرشتوں کو فرمایا کہ ان سے بیعت کرو۔ تمام فرشتوں نے مجھ سے بیعت کی اور تمام مخلوقات نے آکر میری اطاعت کی۔

۲ علماء و مشائخ عرب کی آمد

شیخ عبدالوہاب مکیؒ جو مشائخ عرب کے رئیس تھے۔ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آدھی رات کے وقت مسجد الحرام میں گیا۔ تو دیکھا وہاں بڑے لوگ جمع تھے۔ جن میں شیخ فخر الدینؒ خطیب اور مولانا شمس الدینؒ ملک العلماء عرب بھی تھے اور کسی کے انتظار میں آسمان کی طرف اور بام کعبہ پر ٹکٹکی لگائے ہوئے تھے۔ میں بھی وہاں بیٹھ گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام آسمان آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے اور نورانی لوگ آسمان سے کعبہ کی چھت پر اُتر رہے ہیں۔ اُسی اثنا میں ایک مرد بزرگ تخت پر بیٹھے ہوئے نمودار ہوئے اور اُن سے ایسا نور چمک رہا تھا کہ مشرق سے مغرب تک تمام روئے زمین جگمگ جگمگ کر رہی تھی۔ اسی اثناء میں کسی نے منادی دی کہ اس تخت پر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حضرت خواجہ محمد نقشبندؒ تشریف فرما ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انھیں اپنی ذاتی محبوبیت عنایت فرمائی ہے، آسمانی فرشتو، زمین کے رہنے والو! ان کی اطاعت کرو تاکہ تمھاری بہتری ہو۔ جو شخص ان کا مرید ہو گا وہ نجات پائے گا اور جو ان کے خلاف ہو گا سخت عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گا۔ اس کے بعد اس بزرگ نے ہر ایک پر مہربانی فرمائی اور رخصت کیا اور خود معہ ایک جماعت کے مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔ چنانچہ اس بشارت کے بعد یہ تینوں علماء و مشائخ ہزارہا آدمیوں کو ساتھ لے کر جن میں تین سو عالم حافظ اور قاری بھی تھے آپ کی زیارت کو سرہند شریف آئے اور شرف بیعت حاصل کیا۔

۳ خطاب حجۃ اللہؒ

آپ نے فرمایا کہ میں تہجد کی نماز کے بعد بیٹھا تھا کہ مجھے الہام ہوا، انت محبوب رب العالمین و رحمۃ اللہ

(۵) حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا۔ چنانچہ ۱۰۳۵ھ میں ایک روز آپ نے فرمایا۔ کہ آج میں صبح کے حلقہ میں بیٹھا تھا کہ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو کر مجھ سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کا شکر بجا لاؤ۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام مقرب فرشتوں اور انبیاء و اولیاء نے آ کر میرے گرد حلقہ بنایا اور کہتے ہیں۔ السلام علیکم یا محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ۔ پھر ہر ایک نے مجھ سے معانقہ کیا۔ میں نے سنہری خط سے عرش مجید کے گرد محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ لکھا ہوا دیکھا۔ (روضۃ قیومیہ)۔

(۶) حضرت مروج الشریعت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاقوت احمر میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک روز حضرت قیوم ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے میں مراقبہ میں بیٹھا تھا۔ کہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ کہ تمام جہان اہل جہان آدم وغیرہ ساری مخلوقات مجھے سجدہ کر رہے ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ آخر یہ بھید کھلا کہ کعبہ میری ملاقات کو آیا جس نے مجھے گھیر لیا۔ اس واسطے جو شخص کعبہ کو سجدہ کرتا تھا۔ مجھے ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجھے سجدہ کر رہا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں جن میں سے بعضے آئندہ مذکور ہوں گے:

حالات حرمین شریفین | آپ اپنی قیومیت کے چونتیسویں سال حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ وہاں کے بعض معاملات آپ کے فرزند ثانی مروج الشریعت خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں لکھے ہیں۔ جس کا نام یاقوت احمر ہے۔ اس میں سے چند واقعات یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت قیوم ثانی فرماتے ہیں کہ جب ہم ایام تشریق میں منیٰ سے شہر میں آئے۔ تو طواف سے فارغ ہونے پر ظاہر ہوا کہ فرشتہ نے محض خدائے امکان پر حج کی قبولیت اور اجر کا مُہر شدہ کاغذ ہمیں عطا کیا۔ ایام قیام مکہ میں آپ اکثر طواف میں مشغول رہا کرتے۔ اس وقت اس عبادت کو بہترین عبادات جانتے تھے۔ اور فرماتے کہ عجیب و غریب باتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ اکثر اوقات دیکھتا ہوں کہ کعبہ ہم سے گلے ملتا ہے اور بڑے اشتیاق سے چومتا ہے۔ انہیں دنوں میں ایک روز ظاہر ہوا کہ مجھ سے انوار و برکات اس کثرت سے نکلتے ہیں کہ انہوں نے تمام چیزوں کو گھیر لیا ہے اور جنگل و بیابان اُن سے پُر ہو گیا ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں تمام دیگر انوار چھپ گئے ہیں۔ جب میں اس کی حقیقت کے دریافت کے واسطے متوجہ ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ مجھ سے میری حقیقت دور کر کے کعبہ کی حقیقت سے مشرف فرمایا گیا ہے۔

محرم کی تیسری تاریخ کو آپ بنی سعل کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عبد الرحمن بن

اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام مقرّب فرشتوں اور انبیآء و اولیاء نے آکر میرے گرد حلقہ بنایا ۔ اور کہتے ہیں السّلام علیکم یا محمد معصوم عروۃ الوثقٰی ۔ پھر ہر ایک نے مجھ سے مصافحہ کیا ۔ میں نے سنہری خط سے عرشِ مجید کے گرد محمد معصوم عروۃ الوثقٰی لکھا ہوا دیکھا ۔ (سلسلۂ خیریہ مع تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۳۸۸)

شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں تمام انبیآء و اولیاء اور فرشتوں کی حاضری

بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں کہ :۔

آپ کی مجلسِ شریف میں کل اولیاء اللہ ، انبیاء کرام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے ساتھ اور جن و ملائک تشریف فرما ہوتے تھے اور حضرت حبیب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی تربیت و تائید کے لیئے جلوہ فرما ہوتے تھے ۔ اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے ۔ اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو اس کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے ۔ نیز ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و بہبود کی خواہش ہو ، اس کو اس مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے ۔

صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں :۔

کہ حضرت ابو سعید قیلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔ میں نے کئی مرتبہ جناب سرورِ کائنات مفخر موجودات محمد مصطفٰے علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات اور دیگر انبیآء کرام علیہم السلام کو آپ کی مجلس مبارک میں رونق افروز ہوتے ہوئے دیکھا ۔ اور فرشتے آپ کی مجلس میں گروہ در گروہ حاضر ہوتے تھے اور اسی طرح رجالِ غیب بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے

تھے۔ اور حاضرین ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے تھے۔"

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(سیرت غوث الثقلین ص ۷۸، ۷۹)

سرکار مدینہ کی منڈیر سیداں میں تشریف آوری

صاحبزادہ سید مسعود السید لکھتا ہے کہ:

"ایک مرتبہ سرکار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) منڈیر سیداں تشریف لائے۔ اور آپ (السید احمد حسین صاحب) نے سرکار مدینہ کے ساتھ جماعت کرائی۔ جس کو آپ نے دو اماموں کی جماعت کہا۔" (السیرت محبوب ذات ص ۸۹)

(۲۰) مرزائیت

مرزائیوں کے سوا کوئی مسلمان نہیں ہے

مرزا بشیرالدین محمود احمد لکھتا ہے کہ:

" ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔ اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص ۹۰)

نوٹ :۔ اس باب میں مرزائیت کے حوالجات، آیت خاتم النبیّین اور جماعت احمدیہ کا مسلک، قادیانی مسئلہ، مرزا قادیانی کی حقیقت، قادیانی اور ان کے عقائد سے لیئے گئے ہیں

(۲۰) بریلویت

بریلویوں کے سوا تمام مدّعیان اسلام بحکم شریعت کفّار و مرتدین لئام ہیں

بریلویوں کی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے فاضل مشہور مفتی ابوالطاہر محمد طیّب صدیقی قادری برکاتی داناپوری رقمطراز ہیں کہ:

" ہندوستان میں جس قدر مسلمان اور مسلمان کہلانے والے ہیں جیسے مسلمانان اہلسنّت و وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین ...... وخاکسار یہ کہ سُنّی (بریلوی رضاخانی) مسلمانوں کے سوا یہ تمام مدعیانِ اسلام بحکمِ شریعت مطہرہ کفّار و مرتدین لئام ہیں۔"

(تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ ص ۱۱۲)

(۲۱) مرزا قادیانی کی تحریفاتِ قرآن

تحریف کا مفہوم:- اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔

تحریف کی اقسام:- تحریفِ قرآن تین طرح سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱- **تحریف لفظی:-** آیاتِ قرآنِ مجید میں الفاظ کی کمی بیشی۔

۲- **تحریف معنوی:-** قرآنِ مجید کا ترجمہ کرنے میں ارادۃً اصل معنوں سے ہٹ کر کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا۔

۳- **تحریف منصبی:-** جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں اُن کو اپنے اُوپر یا کسی اور پر منطبق کرنا، یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں اُن کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ۔

قرآنِ مجید میں تحریف کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس کا مرتکب آخرت میں عذابِ عظیم کا مستحق بیان کیا گیا ہے۔ ایسے یہود فطرت لوگ کفرِ صریح کے مرتکب ہیں۔

واضح ہو کہ تحریفِ قرآن مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ اس کی کتب میں تینوں قسموں کی تحریفاتِ قرآن کی بھرمار ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:-

سُورۃ الحج آیت ۵۲ میں تحریف لفظی۔ ازالہ اوہام ص ۶۲۹۔ دافع الوساوس مقدمہ حقیقت اسلام ص ۲۳۰۔ روحانی خزائن ص ۴۳۹۔

سُورۃ التوبہ آیت ۱۴ میں تحریف لفظی۔ اہلِ اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ جنگ مقدس ص ۱۹۴۔

سُورۃ الرحمٰن آیت ۲۶ ، ۲۷ میں تحریف لفظی ۔ ازالہ اوہام ص ۱۳۶ ۔

سُورۃ الحج ۸۷ آیت میں تحریف لفظی ۔ براہین احمدیہ ص ۵۵۸ ، ۴۸۷ ۔

سُورۃ التوبہ آیت ۶۲ میں تحریف لفظی ۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۰ ۔

سُورۃ الانفال آیت ۲۹ میں تحریف لفظی ۔ دافع الوساوس ص ۱۷۷ ۔

سُورۃ الانبیاء آیت ۲۵ میں تحریف لفظی ۔ براہین احمدیہ ص ۳۴۸

ایسے ہی تحریف معنوی اور تحریف منصبی کی بھی مرزا قادیانی کی کتب میں بھرمار ہے مضمون کی طوالت کے خوف سے اسی پہ اکتفا کی جاتی ہے ۔

(۲۱) بریلویوں کی تحریفاتِ قرآنِ لفظی

(۱) تحریف شدہ آیت

بریلوی رضاخانی حضرات کے اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین و ملت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رقمطراز ہیں ۔

" آیت ۲ : قال تعالےٰ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ اے نبی مومنین سے فرما دے کہ اطاعت کرو اللہ کی ، اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی ۔"

(لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی [۱۶] مطبوعہ سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور)

اصل آیت

" یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔ (پ ۵ رکوع ۵ ۔ سورۃ النساء آیت ۵۹)

واضح ہو کہ بریلوی رضاخانی حضرات کے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولوی احمد رضا خاں صاحب نے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا حذف کر کے اس کی جگہ اپنی طرف سے قُلْ لکھ دیا ہے۔ اور چونکہ ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس لیئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

② تحریف شدہ آیت

"آیت ۱۱:۔ قال تواللت نعماءہ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ اِبْرَاہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔" (لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی ص ۲۱)

اصل آیت

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ اِبْرَاہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِہِمْ۔ (پ ۲۸ رکوع ۷، سورۃ الممتحنۃ آیت: ۴)

اس آیت میں بھی اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِہِمْ حذف کر کے اپنی طرف سے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لکھ دیا ہے۔

③ تحریف شدہ آیت

آیت ۱۲: "قال جل ذکرہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْہِمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ یَّتَوَلَّ عَنْ اَمْرِنَا فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ"

(لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی ص ۲۱)

اصل آیت

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْہِمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ ط وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ہ

(پ ۲۸ رکوع ۷ : سورۃ الممتحنہ آیت ۶)

اس آیت میں بھی وَمَنْ یَّتَوَلَّ کے بعد اپنی طرف سے عَنْ اَمْرِنَا کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس اضافہ کو کاتب کی غلطی قرار دے کر بھی جان نہیں چھڑائی جا سکتی کیونکہ چند سطر کے بعد اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :

"اور آخر میں فرما دیا کہ جو ہمارے حکم سے پھرے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز، بے پرواہ ہے۔ اور ہر حال میں اسی کے لیئے حمد ہے۔"

اعلیٰحضرت خاں صاحب بریلوی کے اس بیان کردہ مطلب میں "ہمارے حکم سے" کے الفاظ آیتِ کریمہ میں اپنے اضافہ کردہ الفاظ "عَنْ اَمْرِنَا" کا ترجمہ ہے۔

(۴) تحریف شدہ آیت

" وقال اللہ تبارک وتعالیٰ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ٥

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔"

(احکام شریعت حصہ اول ص ۹۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی)

اصل آیت

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ (پ ۲۲ رکوع ۲، سورۃ الاحزاب آیت : ۳۶)

اس آیت میں بھی خاں صاحب بریلوی نے پہلے وَ کو حذف کیا۔ اور پھر مِنْ اَمْرِهِمْ کو حذف کر کے اس کی جگہ اپنی طرف سے مِنْ اَنْفُسِهِمْ لکھ مارا، اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ "اپنی جانوں کا" کر کے واضح کر دیا کہ یہ بھی کاتب کی غلطی نہیں ہے، بلکہ اعلیٰ حضرت کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

⑤ تحریف شدہ آیت

"اللہ عزّ وجل قرآنِ عظیم میں فرما چکا ہے اَیْنَمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ : تم جہاں کہیں ہو کعبہ ہی کو منہ کرو۔"

(حرمت سجدہ تعظیم ص ۱۰۱ مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور)

اصل آیت

" وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط

(پ ۲ رکوع ۱، سورۃ البقرۃ آیت : ۱۴۴)

اس آیت میں خاں صاحب نے وَحَیْثُ مَا حذف کر کے اپنی طرف سے اَیْنَمَا لکھ دیا ہے۔

⑥ تحریف شدہ آیت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ :

" جب فرعون ڈوبنے لگا بولا اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآءِیْلَ میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے، فرمایا گیا آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ اب ایمان لاتا ہے اور اس کے

پہلے نافرمان تھا۔" (ملفوظات حصہ سوم ص ۵۳ مطبوعہ کراچی)

اصل آیت

......حَتّٰىٓ اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ لا قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

(پ ۱۱ رکوع ۱۴ سورۃ یونس آیت ۹۰، ۹۱)

اس مقام پر بھی آیت مبارکہ کے الفاظ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ کو حذف کر کے خود ساختہ الفاظ بِالَّذِيْٓ ارشاد فرمایا گیا ہے اور اپنے خود ساختہ الفاظ کے مطابق ترجمہ بھی ساتھ ہی کر دیا ہے کہ یہ بہانہ بھی نہ بن سکے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔

⑦ تحریف شدہ آیت اور سفید جھوٹ

عرض

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خَتَمَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ تو بعض انبیاء شہید کیوں ہوئے؟"

ارشاد

"رسولوں میں کون شہید کیا گیا، انبیاء البتہ شہید کیے گئے۔ رسول کوئی شہید نہ ہوا۔ یَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ فرمایا گیا نہ کہ یَقْتُلُوْنَ الرُّسُلَ"

(ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۱، ۳۲)

اصل آیت

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(پ ۲۸ رکوع ۳ : سورۃ المجادلۃ آیت : ۲۱)

واضح ہو کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے سائل کی تحریف پر سکوت فرما کر اس کی تائید کر دی۔ نیز سفید جھوٹ یہ بولا کہ "رسولوں میں کون شہید کیا گیا۔ انبیاء البتہ شہید کیئے گئے، رسول کوئی شہید نہ ہوا۔"

یہ سراسر قرآن مجید کے خلاف ہے، ملاحظہ ہو سورۃ البقرۃ آیت : ۸۷، آل عمران آیت : ۱۸۳، المائدہ آیت : ۷۰۔ ان تینوں آیات میں بالصراحت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی شہید کیئے گئے۔ لیکن خانصاحب بریلوی کی قرآن فہمی اور تفسیر دانی پہ بریلوی رضاخانی حضرات کو ماتم کرنا چاہیئے کہ کس طرح ان کے اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین و ملّت اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی یاد تازہ فرما رہے ہیں۔

یہ بھی واضح ہو کہ بریلویوں کا اپنے اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ:

"اعلیحضرت بریلوی کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولا تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اور اعلیحضرت قدس سرہٗ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ برابر خطا کرے. خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ"

(الشاہ احمد رضا بریلوی ص ۱۷۹، ۱۸۰)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ بریلویوں کے نزدیک مذکورہ بالا تحریفِ قرآن جو خاں صاحب بریلوی کی کتب سے ظاہر ہے، ان کے اعلیحضرت مجدّدِ دین و ملّت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

⑧ تحریف شدہ آیت

بریلوی رضا خانی مولوی ابوالاعجاز محمد ادریس شاکر ایم اے۔ بی ایڈ لکھتا ہے:

"دوسرے پارہ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے۔"

(گنجینۂ سروری ص ۱۱)

اصل آیت

وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

(پ۲ رکوع: ۳، سورۃ البقرۃ آیت: ۱۶۳)

اس آیت میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کو حذف کر کے اپنی طرف سے وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ لکھ دیا ہے۔

⑨ تحریف شدہ آیت

مشہور بریلوی رضا خانی مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی لکھتے ہیں کہ:

"رب فرماتا ہے قُلْ لَوْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○ اگر رب کے بیٹا ہوتا تو اس کا پہلا پجاری میں ہوتا۔" (جاء الحق حصہ اوّل ص ۲۴۲)

اصل آیت

قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○

(پ۲۵ رکوع ۱۳: سورہ زخرف آیت: ۸۱)

⑩ تحریف شدہ آیت

نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"رب تعالیٰ فرماتا ہے فَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی آدم علیہ السلام نے رب کی نافرمانی کی پس گمراہ ہو گئے۔" (جاء الحق حصہ اوّل ص ۴۳۶)

اصل آیت

وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ۝ (پ۱۶ رکوع ۱۶: طٰهٰ آیت ۱۲۱)

(۱۱) تحریف شدہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"رب فرماتا ہے وَ اِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو چلے جاؤ۔" (جاء الحق حصہ دوم ص ۱۹)

اصل آیت

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا۔ الایۃ (پ۲۲ رکوع ۴: الاحزاب: ۵۳)

(۱۲) تحریف شدہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"برادرانِ یوسف علیہ السّلام نے یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا تھا اِنَّكَ فِیْ ضَلَالِكَ الْقَدِیْمِ یا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ۝ (جاء الحق حصہ اوّل ص ۴۴۱)

اصل آیت

...... اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ۱۲ ع۲ یوسف آیت ۸)

(۱۳) تقدیم و تاخیر الفاظ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا وَّ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ

بہت کو ہدایت دیتا ہے اور بہت کو گمراہ کر دیتا ہے (جاء الحق حصہ دوم ص ۲۶۷)

اصل آیت

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّ یَہۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا۔ (پ۱ رکوع ۳: البقرۃ آیت ۲۶)

⑭ خودساختہ آیت

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"قرآن کریم فرماتا ہے وَکَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ عَلَی الۡہُدٰی۔ وَکَثِیۡرٌ حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ۔ اون میں سے بہت ہدایت پر ہیں اور بہت پر گمراہی ثابت ہوگئی۔" (جاء الحق حصہ دوم ص ۳۹)

⑮ تحریف شدہ آیت

مشہور بریلوی رضاخانی مولوی ضیاء اللہ صاحب قادری لکھتے ہیں:-

" اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝ (پ۲۲ ع ۴)

"بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ نے ان کے لیئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(وہابی مذہب کی حقیقت مع ضمیمہ وہابیت اور مرزائیت ص ۱۷۰ ایڈیشن چہارم وہابیت اور مرزائیت ص ۲۶ ایڈیشن دوم ، وہابی مذہب کی حقیقت ص ایڈیشن دوم)

اصل آیت

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ (سورۃ الاحزاب: ۵۷ پ۲۲ ع ۴)

واضح ہو کہ مذکورہ بالا آیت مقدسہ میں قادری صاحب نے "اَعَدَّ" کو تو بالکل حذف کر دیا ہے۔ اور عَذَابًا مُّهِينًا کو عَذَابٌ مُّهِينٌ میں بدل ڈالا ہے۔

گویا کہ قادری صاحب کے نزدیک اَعَدَّ زیادہ تھا۔ اس لیئے حذف کر دیا ہے اور عَذَابًا مُّهِينًا غلط تھا جس کی تصحیح فرما کر خدمتِ قرآن کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور اپنے اعلحضرت مجددِ دین و ملت خاں صاحب بریلوی اور مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی مُردہ سُنّت کو زندہ کر دیا ہے[1]۔

ڈھیٹ اور بے شرم دُنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

---

[1] اس کے علاوہ قادری صاحب نے اپنی کتاب فرقہ ناجیہ ص ۳۵، ۳۶ پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی مشہور کتاب منہاج السنتہ جلد اوّل ص ۲۵۶ کے حوالہ میں بھی زبردست بد دیانتی اور تحریف لفظی اور منصبی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ اصل الفاظ اس طرح ہیں:۔ وَمِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَالِكًا وَّالشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّهٗ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَّبِيِّهِمْ وَمَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

مذکورہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ کو قادری صاحب شیر مادر سمجھ کر پی گئے ہیں۔

ع شرم مگر ان کو نہیں آتی

اس کے علاوہ حنفی مقلدوں کی مشہور کتاب حدائق الحنفیہ ص ۱۳۴ مطبوعہ لکھنؤ میں ہے کہ سفیان بن عیینہ المتوفی ۱۹۸ھ کا قول ہے کہ پہلے پہل امام ابو حنیفہ ہی نے مجھ کو اہلحدیث بنایا ہے۔ اب جو چوتھا ایڈیشن مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور والوں نے مع حواشی و تکملہ شائع

⑬ آیت میں خود ساختہ الفاظ کی ملاوٹ

بریلویوں کے اعلحضرت کے مرید خاص مشہور بریلوی رضا خانی مولوی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب لکھتے ہیں :

" فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلِاَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ اللّٰهِ اَحْمَدُ رِضَا ۔" (رماح القہار علی الکفر الکفار ص ۸ مع خالص الاعتقاد)

واضح ہو کہ مذکورہ بالا عربی عبارت میں فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا تک تو قرآن مجید سورۃ البقرۃ آیت ۱۰ کا ابتدائی حصہ ہے ۔ باقی وَلِاَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ اللّٰهِ اَحْمَدَ رَضَا شاہ صاحب کا اپنا الہام ہے ۔ جو انہوں نے قرآنِ مجید کی آیت کے ساتھ جوڑ کر اپنی گمراہی کا ثبوت فراہم کیا ہے ۔ اور اپنے اعلیٰ حضرت خاں صاحب بریلوی اور مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی یاد کو تازہ کر دیا ہے

⑭ خود ساختہ آیت

بریلوی رضا خانی مولوی الوالاعجاز محمد ادریس شاکر ایم اے ۔ بی ایڈ لکھتا ہے کہ :

" وہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل وجان سے عاشق ہے ، اسی کی بدولت اس نے یہ زمین وآسمان پیدا فرمائے ہیں ۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں آتا ہے : لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ۔ (گنجینۂ سروری ص ۱۰)

" آپ کو پیدا فرمانے کی خاطر اللہ رب العزت نے دنیا وما فیہا کو پیدا فرمایا اس

(بقیہ حاشیہ ص) کیا ہے ۔ اس میں یہ حوالہ ص ۱۵۹ ، ۱۶۰ پر دستیاب ہے ۔ اس میں اہل حدیث کو حذف کر کے لفظ محدث لکھ دیا ہے کیا دیانتداری اس کو کہتے ہیں ؟

ے آپ ہی ذرا اپنی اداؤں پہ غور کریں ❊ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

مضمون کو قرآن میں اس طرح بیان کیا گیا ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ۔
اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان بھی نہ بنائے جاتے۔ (گنجینۂ سروری ص ۱۴)
مذکورہ بالا حوالہ جات سے بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان کی تحریفات قرآن
لفظی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ بڑے مولوی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی
اور احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے لے کر چھوٹے مولویوں تک سبھی اس
حمام میں ننگے نظر آرہے ہیں۔ سچ ہے کہ

ع گرو جنہاں دے ٹپنے تے چیلے جان چھڑپ

بریلویوں کی تحریفاتِ قرآن معنوی

جس طرح مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنے اختراعی عقائد و نظریات کو سچا ثابت کرنے کے لیئے قرآنِ مجید میں زبردست تحریفاتِ معنوی کی ہے۔ اسی طرح مرزا کے پیر بھائی بریلویوں کے اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بھی اپنے اختراعی، اور خود ساختہ عقائد اور باطل نظریات کے اثبات کے لیئے قرآنِ مجید کے لفظی ترجمہ میں بڑی زبردست تحریفاتِ معنوی کی ہے۔

مشتے نمونہ از خروارے چند حوالے پیشِ خدمت ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں :۔

سورۃ البقرۃ آیت : ۱۴۳ ۔	سورۃ الانعام آیت : ۵۰ ، ۵۲
سورۃ الاعراف آیت : ۱۸۸ ۔	سورۃ الاحزاب آیت : ۱ ، ۲۸ ، ۴۵
سورۃ التحریم آیت : ۱ ، ۹	سورۃ یٰسٓ آیت : ۶۹
سورۃ یونس آیت : ۴۹	سورۃ یوسف آیت : ۱۱۰
سورۃ الکہف آیت : ۱۱۰	سورۃ الفتح آیت : ۲ ، ۸
سورۃ المزمل آیت : ۱۵	سورۃ الضحٰے آیت : ۷
سورۃ الرحمٰن آیت : ۳ ، ۴	سورۃ النجم آیت : ۱
سورۃ الشوریٰ آیت : ۲۴	

بریلویوں کی تحریفاتِ قرآن منصبی

○ مشہور بریلوی رضا خانی سیّد انور حسین صاحب زیدی خادم دربار شاہانہ گوہر بار عالیہ قادریہ احمد حسینیہ نے ــــــــ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ط پ سورۃ الم نشرح ۱

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ط (الاحزاب آیت : ۴۵)

نُوْرًا مُّبِيْنًا (المائدہ آیت:۱۷۴) سِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب آیت:۴۶)

وغیرہ آیات قرآنِ مجید کو اپنے پیرو مرشد احمد حسین منڈیر سیداں والے پر چسپاں کیا ہے۔

(السیرت محبوب ذات ص ۱۰، ۱۱)

○ جامع ملفوظات (مولانا رکن الدین حنفی چشتی) نے عرض کیا کہ حضور کیا اولیاء اللہ کتابوں کی تصنیف کے لیے حق تعالیٰ کی طرف سے بھی مامور ہوتے ہیں یا نہیں؟

آپ (خواجہ غلام فرید حنفی چشتی) نے فرمایا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ...... (اپنی طرف سے کلام نہیں کرتے بلکہ وہ بیان کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ وحی فرماتے ہیں) یہ بات اولیائے کرام کے حق میں بھی صادق آتی ہے۔ اور قیام قیامت تک یہ حکم نافذ و جاری رہے گا۔

(اشاراتِ فریدی اردو ص ۲۵۸)

اس سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ بریلویوں کے پیر خواجہ غلام فرید حنفی چشتی نے سورۃ النجم آیت : ۳، ۴ کی تحریف منصبی کر کے اسے اولیاء کرام پر چسپاں کیا ہے۔

○ بریلوی رضاخانی سید ایم مطلب ایچ کاظمی ایم اے پنجاب یونیورسٹی نے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ (البقرۃ آیت : ۲۵۳) آیت قرآنِ مجید کو اپنے پیر احمد حسین آف منڈیر سیداں سیالکوٹ پر چسپاں کیا ہے۔ (السیرت محبوب ذات ص ۱۲۶)

سورۃ صٓ آیت : ۲۹ — سورۃ الانبیاء آیت : ۵۰

سورۃ الصف آیت : ۶، ۸ — سورۃ الاعراف آیت : ۱۵۷

سورۃ القلم آیت : ۴ — سورۃ الحج آیت : ۱۰۷

سورۃ البقرۃ آیت : ۱۲۴ سورۃ ہود آیت : ۸۶ سورۃ محمدؐ آیت : ۲

سورۃ التوبہ آیت : ۳۳ وغیرہ آیاتِ قرآن کو بھی اپنے پیر احمد حسین شاہ صاحب پہ چسپاں کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو " السیرت محبوب ذات ص ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶)

(۲۲)

مرزائیت

روزہ رکھنے کی جعلی دعا

مشہور مرزائی محمد اعظم اکسیر لکھتا ہے:۔

"روزہ رکھنے کی دعا" وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ"

(مترجم نماز مطبوعہ ربوہ)

(۲۲)

بریلویت

روزہ رکھنے کی جعلی دعا

بریلویوں کے غزالیٔ زماں، شیخ الحدیث، علامہ السید احمد سعید شاہ کاظمی لکھتے ہیں:۔

"روزہ رکھنے کی نیت:۔ اگر رات میں روزہ کی نیت کرے تو ان الفاظ سے ہو، وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ (میں نے ماہِ رمضان سے کل کے روزہ کی نیت کی"———— اگر دن میں نیت روزہ کی کرے، تو ان الفاظ سے ہو۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ لِھٰذَا الْیَوْمِ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ میں نے نیت کر لی کہ اللہ تعالیٰ کے لیئے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔"

(نماز سعیدی حنفی ص ۳۶)

(۲۳)

مرزائیت

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا جعلی جواب

مشہور مرزائی مصطفیٰ خان لکھتا ہے کہ:۔

"صبح کی اذان کے وقت جب مؤذن کہے" اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، نماز

نیند سے بہتر ہے" تو اس کلمہ کے جواب میں سننے والے کو کہنا چاہئیے صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ "سچ کہا تو نے اور ہماری بھلائی کی بات کہی۔" (نماز ص ۶۱)

(۴۲)

بریلویت

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا جعلی جواب

جناب اکرام الحق صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ" سچ کہا تو نے اور اچھا کیا تو نے کہنا چاہیئے۔ عالمگیری (نماز کی کتاب مکمل ص ۱۱۱)

(۴۳)

مرزائیت

اذان کے بعد کی دُعا میں اضافہ

مشہور مرزائی شیخ خورشید احمد نائب ایڈیٹر (ریٹائرڈ) روزنامہ الفضل ربوہ نے اذان کے بعد کی مسنون دُعا میں "وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ" کا اضافہ کیا ہے۔

(راہِ ایمان ص ۷۶)

(۴۴)

بریلویت

اذان کے بعد کی دُعا میں اضافہ

بریلوی رضاخانی مولوی سید احمد سعید کاظمی نے اذان کے بعد کی مسنون دُعا میں وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ اور وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کا اضافہ کیا ہے

(نماز سعیدی حنفی ص ۱۵)

بریلویوں کے خطیبِ پاکستان مولوی محمد شفیع اوکاڑوی نے بھی اذان کے بعد کی مسنون دعا میں وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ اور وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور آخر میں بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کا اضافہ کیا ہے۔

(مترجم نماز مع ضروری مسائل۔ ص ۱۳، ۱۴)

مرزائیت

(۲۵)

فرض نماز کے بعد کی دعا میں اضافہ

مشہور مرزائی مصطفیٰ خاں بی اے نے نماز کی بعد کی دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ میں وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ کا اضافہ کیا ہے۔ (نماز ص ۱۸۳ مطبوعہ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور)

بریلویت

(۲۵)

فرض نماز کے بعد کی دعا میں اضافہ

بریلوی رضا خانی مولوی سید احمد سعید کاظمی نے فرض نماز کے بعد کی دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ میں وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ ط اور آخر میں بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط کا اضافہ کیا ہے۔ (نماز سعیدی حنفی ص ۲۳، ۲۴)

مرزائیت

مرزا قادیانی ـــــ اور ـــــ ٹیچی فرشتہ

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی لکھتا ہے کہ :

" ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں بوقت قلت آمدنی لنگر خانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم، اس لیئے دعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنیوالا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۲)

بریلویّت

پروفیسر طاہر القادری ـــــ اور ـــــ کشمیری فرشتہ



[illegible]

انسانی شکل میں فرشتے نے کہا میرا تعلق کشمیر سے ہے آپ فرمائیں آپ کو کیا کیا درکار ہے

تھوڑی دیر میں ضرورت کی ہر چیز مہیا ہو گئی، حرمین شریفین سے واپسی پر پروفیسر طاہر القادری کا خطاب

لاہور (پ ر) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کہا ہے کہ مقدس مقامات اللہ کے شعائر یعنی نشانیاں ہوتی ہیں جنکے ادب اور تعظیم کا حکم خود قرآن نے دیا ہے جامع مسجد اتفاق میں خطبہ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان مقدس مقامات کا ذکر بھی اللہ کے نزدیک عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ انہوں نے حرمین شریفین کے سفر کی روداد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جنت المعلیٰ کی زیارت کی کیفیت عجیب تھی۔ ہم نے نماز عصر مسجد جن میں ادا کی اگلے روز میدان عرفات کی زیارت کو نکلے غار ثور کے قریب گئے اور سے نظارہ

باقی صفحہ ۸

بقیہ: طاہر القادری

لیا اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی عظمت کو سلام پیش کیا اسکے بعد ہم مزدلفہ گئے پھر منیٰ کی زیارت کی جمرات دیکھے ہماری منزل مقصود غار حرا تھی جہاں ہم مغرب کی نماز سے تھوڑی دیر پہلے پہنچے انتہائی دشوار راستہ تھا جو ہم نے عورتوں بچوں سمیت اللہ کی توفیق سے طے کیا ہم نے ان پتھروں کی زیارت کی جنہوں نے حضورؐ کی زیارت کی تھی ان پتھروں کو چوما برکت حاصل کی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ہم نے اللہ اور اسکے رسولؐ کا ذکر کیا اور رات اسی غار میں قیام کرنے کا پروگرام بن گیا سردی کی رات ٹھنڈی ہوا عجب کیف و سرور کا عالم تھا ہمارے پاس رات گزارنے کے لئے کوئی سامان نہ تھا جبکہ بچے ہمراہ تھے ہم سوچ ہی رہے تھے کہ رب العزت نے ایک فرشتے کو انسانی شکل میں بھیجا جس نے کہا کہ میرا تعلق کشمیر سے ہے آپ فرمائیں آپ کو کیا درکار ہے ہم سمجھ گئے کہ یہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کرم ہے حضورؐ نے اپنے ایک غلام کو ہم جیسے ناکارہ انسانوں کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آج جو کچھ منگوانا ہے منگوا لو آج ہم شاہ مدینہ کے مہمان ہیں آج ہم اس ہستی کے مہمان ہیں جو کائنات میں نعمتیں تقسیم کرنے والی ہے تھوڑی ہی دیر میں ضرورت کی ہر چیز مہیا ہو گئی ایسی نعمتیں میسر آئیں کہ جنکا تصور انسان عام حالات میں بھی نہیں کر سکتا ہے۔

پروفیسر طاہر القادری نے غار حرا میں حضورؐ کی خلوتوں کے حوالے سے کہا کہ انسان کو کچھ نہ کچھ وقت خلوت میں بھی گزارنا چاہئے بے شک اسلام رہبانیت کی نفی کرتا ہے اور بھرپور معاشرتی زندگی کی تعلیم دیتا ہے لیکن کبھی کبھی انسان کو دنیا کے جھمیلوں سے دامن چھڑا کر خلوتوں میں اپنے آقا و مولا کی یاد اور ذکر و فکر بھی لانا کرنا چاہئے جلوتوں میں کی گئی عبادت میں ریا کا عنصر ہو سکتا ہے لیکن خلوت کی عبادت میں ریا کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

پروفیسر طاہر القادری کا دوسرا رُخ

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی

لاہور، کراچی، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد ۵۰	منگل ۱۲ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ ۸ مئی ۱۹۹۰ء ۲۶ بیساکھ ۲۰۴۷ ب فون نمبر ۳۰۲۰۵۰ [illegible] قیمت تین روپے	صفحات ۱۲	رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۵۹۹	شمارہ ۱۲۰

رسول اللہ ﷺ سے نہ کشمیری فرشتے سے
گفتگو کا دعویٰ کیا ہے۔ طاہر القادری

لاہور ۷ مئی (نامہ نگار) پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں نہ تو کبھی حضرت نبی آخر الزمان ﷺ سے گفتگو کرنے کا دعویٰ کیا ہے نہ کبھی استخارہ کیا ہے اور نہ ہی کسی کشمیری فرشتے کی بات کی ہے۔ انہوں نے یہاں پریس کانفرنس کے موقع پر جب ان سے استفسار کیا گیا کہ وہ ان پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزموں کی شناخت میں [illegible] نے استخارہ کیوں

بقیہ نمبر ۲۶ صفحہ آخر کالم [illegible]

بابِ ہشتم

کیا وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے؟

بریلوی رضاخانی مولوی ضیاء اللہ قادری کا نیاز آگین سائٹر بکنوری ایم۔ اے لکھتا ہے کہ :-

"آگے بڑھیں تو (وہابیوں اور مرزائیوں کے) دوسرے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے۔ مثلاً ۱۔ دونوں استمداد و توسل کے منکر ہیں۔
۲۔ دونوں ایصالِ ثواب سے مفرور ہیں ۳۔ دونوں کے ہاں تراویح آٹھ ہیں۔
وغیرہ وغیرہ (حرفِ اول ص۵۔ وہابیت اور مرزائیت)

سو واضح ہو کہ :-

(۱) اہلحدیث تو واقعی بریلوی رضاخانی استمداد و توسل کے منکر ہیں۔ باقی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کو اس معاملہ میں اہلحدیث کے ساتھ ملانا سفید جھوٹ اور زبردست بے انصافی ہے، کیونکہ وہ تو بریلوی رضاخانی استمداد و توسل کا منکر نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں، مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ :-

○ بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو اپنے ایک شعر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد اور نصرت بھی چاہی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔ "اے سید الوریٰ مددے وقتِ نصرت است"۔ یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت پر ایک نازک گھڑی آئی ہوئی ہے میری مدد کو تشریف لائیے کہ یہ نصرت کا وقت ہے"۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵۵)

○ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی، شیخ عبدالقادر جیلانی کا غرق شدہ کشتی باراں برس کے بعد زندہ آدمیوں سے بھری نکالنا وغیرہ کا بھی قائل ہے اور اسے کرامت قرار دیتا ہے۔ اسے کرامت نہ ماننے کی وجہ سے اہلحدیث سے بڑی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۳۰)

○ چلہ کشی بھی کیا کرتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۶۹تا۷۱)

○ بذریعہ کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنا اور موضوع احادیث کی تصحیح کرانا بھی اس کا عقیدہ ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۵۱، ۱۵۲)

○ کشفِ قبور کے ذریعہ مردے کو اپنے سامنے قبر سے باہر زندہ حاضر کرنا اور اس سے باتیں کرنا وغیرہ بھی اس کا عقیدہ ہے۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۷۰۔ حیات طیبہ ص ۸۴، ۸۵۔ مجدد اعظم ج ۱ ص ۱۶۶، ۱۶۷)

(۲) اس معاملہ میں بھی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی اہلِ حدیث کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو بریلوی رضا خانی ایصالِ ثواب مثلاً مردے کا چالیسواں وغیرہ کرنے کا زبردست قائل تھا۔ نیز مردے کی روح کا دنیا سے چالیسویں تک تعلق کا بھی عقیدہ رکھتا تھا ملاحظہ ہو (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۳) ـــــ اس کے علاوہ شادی بیاہ کی مروجہ رسوم کا اہلحدیث کی طرح رد نہ کرتا بلکہ ان میں بھی فوائد کی توجیہ نکال لیا کرتا تھا (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۳۱)

باوجود ان تصریحات کے پھر بھی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کو اہلحدیث کے ساتھ ملانا، ڈھٹائی اور بے شرمی میں نام پیدا کرنا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

مسئلہ ایصالِ ثواب اور اہلحدیث
بریلویوں کے لیئے لمحہ فکریہ!

واضح ہو کہ اہلحدیث کے مذہب میں مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا برحق ہے۔ جس کی تفصیل قرآنِ مجید اور کتبِ احادیث وغیرہ میں بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ ہاں البتہ بریلوی رضاخانی حضرات سے ہمارا طریقۂ کار مختلف ضرور ہے۔ اہلحدیث کے مذہب میں مُردوں کو صرف ایصالِ ثواب کا عمل بمطابق قرآن وحدیث موجود ہے۔ برخلاف اس کے کہ بریلویوں کے مذہب میں ایصالِ ثواب کے مبتدعانہ طریقۂ (قُل، تیجہ، ساتواں، دسواں اور چالیسواں وغیرہ) کے ساتھ ساتھ ارسالِ کفن، ارسالِ خوراک اور ارسالِ زن کا عقیدہ بھی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

مُردے کو عالمِ برزخ میں کفن بھیجنا

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں :-

ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا، میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے۔ پرسوں فلاں شخص آنیوالا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں، تیسرے روز خبر ملی اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ لڑکے نے نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا۔ اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔

(ملفوظات حصہ اول ص ۱۰۶)

☆

مُردے کو مختلف قسم کے کھانے بھیجنا

مولوی احمد رضا خاں صاحب نے اپنی وفات سے دو گھنٹے سترہ منٹ پہلے اپنے بارے میں اپنے اعزّہ کو جو وصیّتیں کیں ان میں بارھویں نمبر پہ ان چیزوں کے بھیجنے کا امر فرمایا اور چٹ پٹے کھانوں کی ایک عجیب فہرست مرتب فرما دی جن کے بھیجنے کا امر فرمایا، وہ درج ذیل ہیں:۔

"اعزّہ سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فیرنی، اُرد کی بھریری دال مع ادرک و لوازم۔ گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو، جیسے مناسب جانو، مگر بطیب خاطر میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔ (وصایا شریف ص ۹، ۱۰)

ختم میں ستر ہزار چھوہارے

مسئلہ نمبر ۲:۔ میّت کے سوم کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے، اگر چھوہاروں پر فاتحہ دلا دی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب:۔ کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے (عرفان شریعت حصّہ اوّل ص ۶)

مُردے کو کھانے بھیجنے کے لیئے کہاں رکھے جائیں؟

اعلیٰ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

فاتحہ کا کھانا قبروں پہ رکھنا تو ویسا ہی منع ہے جیسے چراغ پہ رکھ کر جلانا۔ اور اگر قبر سے

جدا رکھیں تو حرج نہیں۔ (احکام شریعت ج ۱ ص ۷۲)

مزاروں پر لڑکیوں کا چڑھاوا !

مُردوں کو کفن بھیجنا، کھانوں کا بھیجنا، اور ستر ہزار چھوہاروں کی قربانی کے علاوہ رضاخانی مذہب میں تو بزرگوں کی قبروں پر خوبصورت لڑکیوں کا چڑھاوا بھی چڑھتا ہے۔ ایصالِ ثواب کس چیز کا ہوگا، مزاراتِ اولیاء کے قریب کے حجرہ میں وہ لڑکیاں ہی بھیج دی جاتی ہیں، اور مریدانِ باصفا ان حجروں میں اُنسے حاجت پوری کرتے ہیں۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنے اس مذہب کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:۔

"حضرت سیّدی عبدالوہاب اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں۔ حضرت سیّدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا، اس مجمع میں چلے آتے تھے، ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا۔ النظرۃ الاولیٰ لک والثانیۃ علیک پہلی نظر تیرے لیئے ہے اور دُوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا، خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وُہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے، عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے۔ ارشاد فرمایا، اچھا ہم نے تم کو وُہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے۔ اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وُہ تاجر حاضر ہوا، اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی، خادم کو اشارہ ہوا، انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا:۔ عبدالوہاب اب دیر کاہے کی ہے، فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

(ملفوظات حصّہ سوم ص ۳۱-۳۲)

گستاخی کی انتہا

بریلویوں کے اعلیٰحضرت پھر یہیں تک محدود نہیں رہے کہ سید احمد کبیر کے مزار پر یہ صورتِ حال پیدا کریں، وہ آگے بڑھتے ہیں۔ اور کس گستاخی سے بڑھتے ہیں۔

محمد بن عبدالباقی کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کے مزاراتِ قدسیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ،

" انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی قبورِ مطہرہ میں ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔" (ملفوظات حصہ سوم ص ۳۲)

ے آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(۳) وتر کے علاوہ آٹھ رکعات تراویح کو حنفیوں کے کئی آئمہ کرام مثلاً امام محمد المتوفی ۱۸۹ھ (مؤطا امام محمد)، امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الہمام الحنفی المتوفی ۶۸۱ھ (فتح القدیر شرح ہدایہ مع الکفایہ ج ۱ ص ۴۰۷)، امام جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحنفی الذیلعی المتوفی ۷۶۲ھ (نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ ج ۲ ص ۱۵۳)، علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۷ ص ۱۲۷) ملاں علی قاری حنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۳، ص ۱۹۴) وغیرہم نے سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کیا ہے۔

مرزا غلام احمد حنفی قادیانی اور اس کے پیروکار بھی چونکہ حنفی المذہب مقلد ہی ہیں۔ اس لیئے انہوں نے تو اپنے آئمہ احناف کی تحقیق پر عمل کیا ہے۔ اس میں بھلا اہلِ حدیث کا قصور کیا ہے؟ سچ ہے ڈِگا کھوتے توں غصہ کمہیار تے

باب نہم

پانچ روایتوں کی تحقیق

ذیل میں زیرِ نظر کتاب کے باب سوم ، چہارم اور ہفتم میں حنفیوں کی کتب سے نقل کی گئی ان پانچ روایتوں کی تحقیق ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے جن پر مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنی خود ساختہ مہدویت اور مثیلِ انبیاء کے دعویٰ کی بنیاد رکھی ہے۔

پہلی روایت

حنفیوں کے مشہور مولوی رکن الدین حنفی چشتی اپنے پیر و مرشد خواجہ غلام فرید حنفی چشتی المتوفّٰی ۱۳۱۹ھ کا بیان ، رقمطراز ہیں :

ترجمہ: "یعنی اس کے بعد مزید فرمایا کہ مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونے پر بہت سی نشانیاں بتائی ہیں۔ جن میں دو نشانیاں جو اس نے خود اپنی کتاب میں لکھی ہیں، وہ اس کے مہدی موعود ہونے کے دعویٰ پر حد درجہ کی مضبوط دلیل ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس نے کہا :

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک بستی سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے......... یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک گاؤں سے نکلے گا جس کو کدعہ کہا جاتا ہے۔ کدعہ اصل میں قادیان کا معرب ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے، اس نے کہا کہ دار قطنی نے امام محمدؒ باقر سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے لے کر اب تک وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات گہن لگے گا۔ اور سورج کو نصف رمضان میں۔ جب چاند و سورج کو گہن ۶ راپریل ۱۸۹۴ء کو لگا تو مرزا صاحب نے حجت پوری کرنے کے لیئے دنیا کے تمام اطراف و اکناف میں اس مفہوم کا اشتہار بھیجا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہورِ مہدی کے لیئے جو فرمایا وہ اب پورا ہو چکا ہے۔ تمام لوگوں پر میرے مہدی ہونے کا اعتراف اور اقرار کرنا ضروری ہے۔"

(اشارات فریدی حصہ سوم، مقبوس نمبر ۲۷)

○ مشہور مرزائی مولوی محمد علی لاہوری نے بھی لکھا ہے کہ:

"ایک روایت میں ہے" قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَدْعَۃُ مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوگا جس کا نام کدعہ ہے اور یہ نام قادیان سے اس قدر ملتا ہے کہ ان تمام روایات کو ملا کر پڑھنے والے کے دل میں کچھ شبہ نہیں رہ جاتا کہ وہ علامات جو ظہور مہدی کے متعلق روایات سے ملتی ہیں، وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر صادق آتی ہیں۔"

(تحریکِ احمدیت حصہ اوّل ص ۷۶)

○ مشہور مرزائی ملک عبدالرحمٰن خادم نے بھی لکھا ہے:

"یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَدْعَۃُ

کہ امام مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوگا جس کا نام کدعہ ہوگا۔" (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۱۰۴۳)

"درست وہی روایت ہے جس میں مہدی کے کدعہ نامی گاؤں سے ظاہر ہونے کا ذکر ہے جو لفظ قادیان کی بدلی ہوئی صورت ہے۔" (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۱۰۴۴)

بددیانتی اور تحریف لفظی و منصبی

واضح ہو کہ مذکورہ روایت میں مرزا غلام احمد حنفی قادیانی اور اس کے حواریوں نے ایک زبردست بددیانتی یہ کی ہے کہ اس میں من قریۃ کے آگے بالیمن کو شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے ہیں۔ اور پھر لفظ "کرعہ" (جو کہ یمن کا ایک گاؤں ہے جیسا کہ معجم البلدان ج ۴: ص ۴۵۲ میں مذکور ہے) کو کدعہ بنا کر یہودیانہ تحریف لفظی و منصبی کی ہے جیسا کہ روایت کے اصل الفاظ سے اظہر من الشمس ہے۔

اصل روایت

امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی المتوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں:-

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الضَّحَّاكِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهَا كَرَعَةُ"

(الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۵: ص ۱۹۳۳)

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ نے بھی عبدالوہاب بن ضحاک کے ترجمہ میں اس روایت کا اِسی طرح ذکر کیا ہے اور اس پہ ائمہ کی جرح بھی نقل کی ہے۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال ج ۲ : ص ۶۷۹ ، ۶۸۰ نمبر ۵۳۱۶)

واضح ہو کہ یہ روایت سنداً زبردست ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ اس کا ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک ہے جس پر ساری روایت کا دارومدار ہے۔ اس کے متعلق ائمہ محدثین کی آراء ملاحظہ فرمائیں :۔

امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ رقمطراز ہیں :۔

یعنی امام بخاریؒ نے کہا کہ عبدالوہاب بن ضحاک کے پاس عجائب ہیں۔ اور امام ابوداؤدؒ نے کہا، میں نے اسے دیکھا ہے کہ وہ حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔

امام نسائیؒ نے کہا کہ وہ ثقہ نہیں متروک ہے۔

امام عقیلیؒ ، دارقطنیؒ اور بیہقیؒ نے کہا ۔ وہ متروک ہے۔

امام صالح بن محمد الحافظؒ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے اس کی عام حدیثیں جھوٹی ہیں۔

امام ابن ابی حاتمؒ نے کہا کہ میرے باپ نے سلمیہؒ سے سنا ہے کہ انہوں نے اس کی حدیثیں چھوڑ دیں۔ اور اس سے روایت کرنا بھی ترک کر دیا کہ یہ قصہ گو ہے۔

امام محمد بن عوفؒ نے کہا کہ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ابوالیمانؒ کے فوائد لے کر ان کو حدیث کے طور پر اسماعیل بن عیاشؒ سے بیان کرتا تھا۔ اور اس نے بہت سی جھوٹی حدیثیں بیان کی ہیں۔ (مزید کہا کہ) میں اس کے پاس گیا تو میں نے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ تو اس نے مجھے ضمانت دی کہ اس کے بعد وہ ان حدیثوں کو بیان نہیں کرے گا۔

امام ابن عدیؒ نے کہا میرا خیال ہے کہ عبدان نے کہا تھا کہ بغداد کے لوگ اُسے امین سمجھتے تھے تو میں نے ان کو روک دیا۔

امام ابن عدیؒ نے کہا کہ اس کی بعض حدیثوں کی متابعت نہیں کی جاتی۔ انہوں نے کہا عبدالوہاب بن ابو عاصم ۲۴۵ھ میں فوت ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ دار قطنیؒ نے دوسری جگہ اس کے بارے میں اسماعیلؒ بن عیاشؒ وغیرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس کی حدیثیں مقلوبات اور باطل ہیں۔ اور

امام آجریؒ نے کہا، ابو داؤدؒ نے بیان کیا کہ وہ ثقہ نہیں اور نہ ہی مامون ہے۔

امام ابن حبانؒ نے کہا وہ حدیث چوری کر لیا کرتا تھا۔ اس سے احتجاج درست نہیں۔

امام حاکمؒ اور ابو نعیمؒ نے کہا، اس نے موضوع حدیثیں روایت کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب ج ۶ ؛ ص ۴۴۷، ۴۴۸ نمبر ۹۳۰)

الحاصل

۱: سنداً یہ روایت زبردست ضعیف بلکہ موضوع ہے۔

۲: روایت میں یمن کے گاؤں کرعہ کا ذکر ہے، نہ کہ ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے گاؤں قادیان کا، نیز یہ بھی واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قادیان کا بسیط ارض پر کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے، "ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔ اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے۔ اور وہ معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل

ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا (یہ تقریباً ۱۵۳۰ء کا زمانہ تھا۔ جیسا کہ سلسلۂ احمدیہ کے ص ۴۹ پر مذکور ہے۔ اثری) جو لاہور سے تخمیناً ۵۰ کوس بگوشہ شمال مشرق واقع ہے، فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پیچھے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ قاضی رہا، اور پھر آخر قادی بنا۔ اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔" (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۲۴، بحوالہ حیات طیبہ ص ۳)

یہ اس صورت میں ہے کہ کرعہ والی روایت صحیح ہو۔ حالانکہ یہ روایت بالکل لغو، بے بنیاد، زبردست ضعیف بلکہ موضوع ہے۔

دوسری روایت

امام علی بن محمد دارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ فرماتے ہیں:۔

"حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاِصْطَخْرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ نَوْفَلٍ، ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ یَعِیْشَ، ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔"

(سنن الدارقطنی باب صفۃ صلاۃ الخسوف والکسوف وھیئتھما ج ۲ ص ۶۵)

یعنی عمرو بن شمر نے جابر سے روایت کی ہے کہ امام محمد بن علی نے کہا، کہ

ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کبھی ان کا ظہور نہیں ہوا۔ وہ دو نشانیاں یہ ہیں۔ کہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گہن ہوگا۔ اور سورج گہن رمضان کے نصف میں ہوگا۔"

واضح ہو کہ یہ روایت نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور نہ ہی کسی صحابی کا قول ہے۔ بلکہ یہ تو صرف امام محمدؒ بن علی کا قول ہے۔ انہوں نے ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں وفات پائی ہے۔

اس کے علاوہ اس روایت میں دو راوی عمرو بن شمر اور جابر جعفی جھوٹے ہیں۔

عمرو بن شمر کے متعلق امام ابو عبداللہ محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ الذہبی المتوفیٰ ۷۴۸ھ رقمطراز ہیں کہ:

"عمرو بن شمر جعفی کوفی شیعہ ہے۔ اس کے متعلق امام یحیٰؒ نے کہا یہ کوئی شے نہیں۔"

امام جوزجانیؒ نے کہا، بھٹکا ہوا کذاب ہے۔

امام ابن حبانؒ نے کہا، صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے والا رافضی ہے اور ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا ہے۔

امام بخاریؒ نے کہا، منکر الحدیث ہے۔

امام یحیٰؒ نے کہا، اس کی حدیثیں لکھی نہیں جاتیں۔

امام نسائیؒ اور امام دار قطنیؒ وغیرہما نے کہا، متروک الحدیث ہے۔

امام سلیمانیؒ نے کہا، عمرو بن شمر روافض کے لئے جھوٹ بنایا کرتا تھا۔

(میزان الاعتدال ج ۳ ؛ ص ۲۶۸ ، ۲۶۹ نمبر ۶۳۸۴)

اور جابر جعفی کے متعلق امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عسقلانی المتوفیٰ ۸۵۲ھ رقمطراز ہیں کہ:

"امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ مَیں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔
امام یحیٰ بن یعلیٰؒ نے کہا کہ جابر جعفی جھوٹا تھا، رجعت و تناسخ کا قائل تھا۔
امام احمدؒ نے کہا، یحیٰؒ اور عبدالرحمٰنؒ نے اسے چھوڑ دیا تھا
امام نسائیؒ نے کہا، وہ متروک الحدیث ہے۔ ثقہ نہیں، اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی
امام حاکمؒ نے کہا، وہ حدیث کو بھول جاتا تھا۔
امام لیثؒ بن ابوسلیمؒ نے کہا، اس کے پاس بھی نہ پھٹکو، کیونکہ وہ کذّاب ہے۔
امام جریرؒ نے کہا، اس سے روایت کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ رجعت اور تناسخ کا قائل ہے
امام ابراہیم جوزجانیؒ نے کہا، وہ کذّاب ہے۔
امام زائدہؒ نے کہا، جابر جعفی رافضی تھا جو اصحاب رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔
امام ابن سعدؒ نے کہا، وہ اپنی رائے اور روایت میں ضعیف اور مدلس تھا۔
امام سعیدؒ بن جبیرؒ نے کہا، وہ جھوٹا ہے۔
امام عجلیؒ نے کہا، وہ غالی شیعہ اور مدلّس تھا۔
امام ابن عُیینہؒ نے کہا، وہ جھوٹا ہے۔
امام ابن حبّان نے کہا، وہ سبائی یعنی عبداللہ بن سبا یہودی کا پیرو تھا۔

(تہذیب التہذیب ج ۲: ص ۴۷ تا ۵۰)

اس سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام محمّد باقرؒ کا مذکورہ قول سنداً ثابت نہیں ہے بلکہ زبردست ضعیف اور موضوع ہے۔

اگر بفرضِ محال سنداً صحیح ثابت ہو بھی جائے (جو کہ ناممکن ہے) تو پھر بھی مرزا غلام احمد

حنفی قادیانی کو کچھ مفید نہیں کیونکہ بقول امام محمد باقرؒ یہ پیش گوئی سچے مہدی کے بارے میں ہے جنہیں مرزا قادیانی (معاذاللہ) خونی مہدی کہا کرتا تھا۔ اور جو فاطمی یعنی اہل بیت نبوت میں سے ہوں گے۔ اسی بناء پر امام محمد باقرؒ نے جو اہل بیت نبوت کے چشم و چراغ تھے فرمایا کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں۔ اور مرزا قادیانی فاطمی نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے خود لکھا ہے کہ "میرا یہ دعوٰی نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ ومن عترتی وغیرہ ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۰، مطبوعہ لاہور)

نیز یہ بھی واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں خسوف و کسوف کا اجتماع پیش گوئی کے مطابق نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ پیش گوئی میں یہ ہے کہ "چاند گہن رمضان کی پہلی رات، اور سورج گہن رمضان کی درمیانی تاریخ میں ہوگا۔" اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چاند گہن تیرھویں رات اور سورج گہن اٹھائیسویں تاریخ کو لگا تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ "چاند گہن تیرھویں رمضان کو ہوا، اور سورج گہن اٹھائیس رمضان کو۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰)

تیسری روایت

"کسی کا یہ قول صحیح ہے کہ امام مہدی ہی عیسٰی علیہ السلام ہوں گے۔ کیونکہ اس کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے کہ "لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ" عیسٰی ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔"

(اشارات فریدی حصہ سوم ص ۴۰۵)

مرزائیوں کے مشہور مولوی محمد علی لاہوری نے بھی مذکورہ روایت کو اپنی کتاب "تحریکِ احمدیّت حصہ اوّل ص ۱۷ پر درج کیا ہے۔ ایسے ہی یہ روایت دیگر کتب مرزائیہ میں بھی مذکور ہے۔

یہ روایت ابن ماجہ کتاب الفتن نمبر ۴۰۳۹، المستدرک مع التلخیص کتاب الفتن ج ۴، ص ۴۴۱ پر مرقوم ہے۔ اس کی سند یہ ہے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُنْدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الخ

سو واضح ہو کہ یہ روایت زبردست ضعیف بلکہ موضوع اور منکر ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس کا ایک راوی محمد بن خالد الجندی ہے۔ امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ نے لکھا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

(تقریب التہذیب ج ۲: ص ۱۵۷ نمبر ۱۷۶)

امام ابوعبداللہ محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ الذہبیؒ المتوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں کہ امام ازدیؒ نے کہا محمدؒ بن خالد الجندی منکر الحدیث ہے۔ نیز امام ذہبیؒ فرماتے ہیں، حدیث لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ منکر ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۳: ص ۵۳۵)

آگے اس کا اُستاد ابان بن صالح ہے جو ضعیف ہے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱: ص ۹۵)

آگے اس کا اُستاد حسن بصریؒ ہے یہ اکثر مرسل روایتیں بیان کرتا تھا اور مدلس تھا۔ (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۲۴۰ نمبر ۴۸۸)

امام حاکمؒ نے فرمایا کہ حسن بصری اتنا غالی اور ہوشیار مدلس تھا کہ اس کے عملِ تدلیس

سے بڑے بڑے محدثین ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے سے عاجز آجاتے تھے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص)

امام نسائیؒ نے کہا کہ تدلیس اس کا دل پسند مشغلہ تھا۔ (طبقات المدلسین ص

امام ذہبیؒ رقمطراز ہیں:

حسن بصری حد سے بڑھے ہوئے مدلس تھے یہ جب اپنے "اوپر" کے راوی سے "عن" کہہ کر روایت کریں تو اس کی روایت ضعیف اور کسی حال میں بھی قابلِ حجت نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۱ : ص ۵۲۷ نمبر ۱۹۶۸)

نیز یہ روایت صحیح روایات کے بھی خلاف ہے۔

چوتھی روایت

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ :

مذکورہ عبارت زیرِ نظر کتاب کے باب ہفتم میں کئی جگہ مذکور ہے۔ سب سے پہلے سکھ مذہب کے بانی "بابا گورونانک نے اسے آیتِ قرآنیہ قرار دیا تھا۔

(جنم ساکھی بھائی من سنگھ ص ۳۵۹ بحوالہ مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۲۳۴)

اس کے بعد مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے کہا کہ مذکورہ عبارت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے۔ (خاتمہ حقیقت الوحی ص)

اب بابا جی کی تقلید کرتے ہوئے حنفیوں کے مشہور مولوی محمد ادریس شاکر صاحب نے بھی اسے قرآن مجید کی آیت قرار دے کر (گنجینۂ سروری ص ۱۰، ۱۴۰) زبردست ڈھٹائی اور بے حیائی کا کمال مظاہرہ کیا ہے۔ اس ڈھٹائی پر انہیں نوبل پرائز ملنا چاہیئے۔

؎ شرم مگر ان کو نہیں آتی

مشہور بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ حنفی قادری اشرفی نے اسے حدیث قدسی لکھا ہے۔ (انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ ص ۱۸۵)

اور اس پر کسی حدیث کی کتاب کا حوالہ تک نہیں دیا۔ صرف دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کی کتاب عطر الوردہ ص ۲۴ کا حوالہ لکھا ہے۔ جو قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

حنفیوں کے مشہور مجدد ملّا علی بن سلطان محمد الہروی المتوفی ۱۰۱۴ھ نے لکھا ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ قَالَ الصَّغَانِيُّ إِنَّهُ مَوْضُوعٌ الخ

یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ امام صغانی نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ (الموضوعات الکبیر ص ۱۰۱)

محقق العصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رقمطراز ہیں۔

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ" مَوْضُوعٌ كَمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعَةِ ص ۷۔ یعنی مذکورہ روایت من گھڑت ہے جیساکہ شیخ صغانی نے الاحادیث الموضوعہ ص ۷ پر لکھا ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ج ۱ : ص ۲۹۹ نمبر ۲۸۲)

پانچویں روایت

"عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ"

یہ روایت مقلدین احناف، دیوبندی، بریلوی رضاخانی اور مرزائیوں میں بڑی مشہور ہے۔ جیساکہ زیرِ نظر کتاب کے باب چہارم اور ہفتم کے مطالعہ سے اظہر من الشمس

ہے۔ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی نے اپنے مثیلِ مسیح اور مثیلِ انبیاء بننے کی سب سے بڑی دلیل یہی روایت پیش کی ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۲۵۸، ۲۵۹)

واضح ہو کہ اس کی کوئی اصل نہیں، اور نہ ہی یہ حدیث کی کسی معتبر کتاب میں پائی گئی ہے۔ جیساکہ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی المتوفی ۹۰۲ھ فرماتے ہیں:۔

"(حَدِیْثُ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ) قَالَ شَیْخُنَا وَمَنْ قَبْلَہٗ الدَّمِیْرِیُّ وَالزَّرْکَشِیُّ اِنَّہٗ لَا اَصْلَ لَہٗ زَادَ بَعْضُھُمْ وَلَا یُعْرَفُ فِیْ کِتَابٍ مُّعْتَبَرٍ"

(المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنۃ نمبر ۷۰۲ ص ۲۸۶)

یعنی ہمارے شیخ نے اور ان سے قبل امام دمیری اور امام زرکشی نے کہا ہے کہ بلاشبہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور بعض نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ کسی معتبر کتاب میں بھی نہیں پائی گئی۔

○ محقق العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رقمطراز ہیں:۔

(عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ) لَا اَصْلَ لَہٗ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَھُوَ مِمَّا یَسْتَدِلُّ بِہِ الْقَادِیَانِیَّۃُ الضَّالَّۃُ عَلٰی بَقَاءِ النُّبُوَّۃِ بَعْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرھا السیئ فی الامۃ ج ۱ ص ۴۸۰ نمبر ۴۶۶)

"یعنی یہ روایت ان روایات میں سے ہے جن سے قادیانی گمراہ فرقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جاری رہنے کا استدلال کیا ہے۔ سو واضح ہو کہ علماءِ محدثین کا اتفاق ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔"

ایک کم بخت (مشہور بریلوی رضاخانی مفتی محمد حسین نعیمی کے شاگرد رشید الحاج مفتی سیّد افتخار احمد حسین کے صاحبزادہ سیّد مسعود السید صاحب) نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میری اُمّت کے علماء (یعنی اولیاء عظام جو کہ صحیح معنوں میں علماء دین ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء سے بہتر ہیں۔"

(السیرت محبوب ذات ص ۱۴۱)

اس سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر بہتان اور کیا ہو سکتا ہے؟

اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے "حنفیت اور مرزائیت" کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

ماخذ کتاب

کتاب ہٰذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے:۔

۱۔ قرآن مجید — تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ — هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

۲۔ جامع ترمذی — امام محمدؒ بن عیسیٰؒ ترمذی — المتوفی سنہ ۲۷۹ھ

۳۔ سنن ابن ماجہ — امام محمدؒ بن یزیدؒ بن ماجہؒ — " سنہ ۲۷۳ھ

۴۔ موطا امام مالک — امام مالکؒ بن انسؒ — " سنہ ۱۸۰ھ

۵۔ المستدرک — امام محمدؒ بن عبداللہؒ المعروف حاکم نیشاپوری — " سنہ ۴۰۵ھ

۶۔ السنن الکبریٰ — امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی — " سنہ ۴۵۸ھ

۷۔ مشکوٰۃ المصابیح — امام محمدؒ بن عبداللہؒ خطیب تبریزی — " سنہ ۷۴۳ھ

۸۔ موطا امام محمد — امام محمدؒ بن حسنؒ — " سنہ ۱۸۹ھ

۹۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری — امام محمودؒ بن احمدؒ عینی حنفی — " سنہ ۸۵۵ھ

۱۰۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، امام علی بن سلطان محمد القاری حنفی — " سنہ ۱۰۱۴ھ

۱۱۔ التقریر الترمذی — مولوی محمود الحسن حنفی دیوبندی — " سنہ ۱۳۳۹ھ

۱۲۔ تدریب الراوی شرح تقریب النواوی، امام جلال الدینؒ سیوطی — " سنہ ۹۱۱ھ

۱۳۔ تفسیر کبیر — امام فخرالدین ابو عبداللہؒ محمدؒ بن عمرؒ بن حسینؒ الرازی سنہ ۶۰۶ھ

۱۴۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر — شیخ احمد بن عبدالرحیمؒ حنفی — " سنہ ۱۱۷۶ھ

۱۵۔ الدر المختار — علامہ محمد علاؤ الدینؒ حنفی — " سنہ ۱۰۸۸ھ

۱۶۔ تہذیب التہذیب — امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر العسقلانی — " سنہ ۸۵۲ھ

۱۷۔ رد المختار — علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی حنفی سنہ ۱۲۵۲ھ

۱۸۔ فتح القدیر شرح ہدایہ مع الکفایہ — امام محمدؒ بن عبدالواحدؒ المعروف ابن ہمام حنفی — سنہ ۶۸۱ھ

۱۹۔ نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ — امام عبداللہؒ بن یوسفؒ زیلعی حنفی — " سنہ ۷۶۲ھ

۲۰۔ نور الانوار — شیخ احمدؒ المعروف مُلّا جیونؒ حنفی — " سنہ ۱۱۳۰ھ

۲۱۔ اصول الشاشی — علامہ اسحاقؒ بن ابراہیمؒ شاشی حنفی — " سنہ ۳۲۵ھ

۲۲۔ مسلم الثبوت — قاضی محب اللہؒ بہاری حنفی — " سنہ ۱۱۱۹ھ

۲۳۔ التوضیح مع التلویح	علامہ عبیداللہ بن مسعودؒ حنفی	المتوفی	سنہ ۷۴۷ھ
۲۴۔ منہاج السنۃ	امام احمدؒ بن عبدالحلیمؒ المعروف ابن تیمیہ	〃	سنہ ۷۲۸ھ
۲۵۔ ترتیب المدارک	امام عیاض موسیٰؒ بن عیاضؒ	〃	سنہ ۵۴۴ھ
۲۶۔ المقاصد الحسنۃ	امام محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ سخاوی	〃	سنہ ۹۰۳ھ
۲۷۔ موضوعات کبیر	مُلّا علیؒ بن سلطان محمدؒ القاری حنفی	〃	سنہ ۱۰۱۴ھ
۲۸۔ تحذیر الناس	مولوی محمد قاسم نانوتوی حنفی دیوبندی	〃	سنہ ۱۲۹۷ھ
۲۹۔ حدائق الحنفیہ	مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی	〃	سنہ ۱۳۳۴ھ
۳۰۔ مجموعہ فتاوی عبدالحیٔ	مولوی عبدالحیٔ حنفی لکھنوی	〃	سنہ ۱۳۰۴ھ
۳۱۔ مکتوبات امام ربّانی مجدّد الف ثانی	شیخ احمد حنفی سرہندی	〃	سنہ ۱۰۳۴ھ
۳۲۔ فتوحات مکیۃ	شیخ محمد بن علی المعروف ابن عربی	〃	سنہ ۶۳۸ھ
۳۳۔ کتاب الیواقیت والجواہر	عبدالوہاب بن احمد شعرانی	〃	سنہ ۹۷۳ھ
۳۴۔ المیزان الکبریٰ	〃 〃 〃	〃	〃
۳۵۔ کشف المحجوب	ابوالحسن علی ہجویری	〃	سنہ ۴۶۵ھ
۳۶۔ حیاتِ صوفیہ تلخیص نفحات الانس	مترجم مولوی محمد ادریس انصاری	〃	سنہ ھ
۳۷۔ مقاماتِ صوفیاء	خواجہ محمد بن منوّر	〃	سنہ ھ
۳۸۔ تذکرۃ الاولیاء اردو	شیخ فریدالدین محمد بن ابراہیم عطار	〃	سنہ ۶۷۷ھ
۳۹۔ تذکرہ غوثیہ	مولوی شاہ گل حسن حنفی قادری	〃	سنہ ھ
۴۰۔ اشاراتِ فریدی فارسی	خواجہ غلام فرید حنفی چشتی	〃	سنہ ۱۳۱۹ھ
۴۱۔ فیوضاتِ فریدیہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	〃	〃
۴۲۔ امام ربّانی مجدّد الف ثانی	مولوی سیّد زوار حسین حنفی نقشبندی مجدّدی	〃	سنہ ھ
۴۳۔ امام ربانی مجدّد الف ثانی کا سوانحی خاکہ،	حافظ محمد اشرف حنفی مجدّدی		
۴۴۔ تذکرہ ابوالوفاء	عبدالرشید عراقی، سوہدروی		
۴۵۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ	علامہ محمد ناصرالدین البانی		
۴۶۔ تذکرہ محدّثین	مولوی احمد رضا حنفی بجنوری		
۴۷۔ کنزالفرائد شرح اردو شرح العقائد،	مولوی عبدالاحد حنفی دیوبندی		

۴۸۔ سلسلہ خیریہ مع تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، پروفیسر خالد امین مخفی الخیری حنفی نقشبندی۔
۴۹۔ تذکرہ مشائخ قادریہ — جناب محمد دین کلیم حنفی قادری
۵۰۔ مدینۃ الاولیاء — ″ ″ ″ ″
۵۱۔ تذکرہ اولیائے پاک و ہند — ڈاکٹر ظہور الحسن شارب حنفی
۵۲۔ تذکرہ اولیائے برصغیر پاک و ہند — مرزا محمد اختر دہلوی حنفی
۵۳۔ اولیائے پاکستان — علامہ عالم فقری حنفی
۵۴۔ مرقاۃ الیقین — مولوی اکبر شاہ خاں حنفی نجیب آبادی
۵۵۔ بانی دار العلوم دیوبند — مولوی محمد سرفراز خاں صفدر گکھڑوی حنفی دیوبندی
۵۶۔ حضرت ملا علی قاری اور مسئلہ علم غیب و حاضر و ناظر — ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۵۷۔ الکلام المفید فی اثبات التقلید — ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″
۵۸۔ فتویٰ امام ربانی بر مرزا غلام احمد قادیانی، مولوی حافظ عبد الحق خاں حنفی دیوبندی
۵۹۔ ترکِ تقلید کے بھیانک نتائج — مولوی بشیر احمد حنفی قادری دیوبندی
۶۰۔ رئیس قادیان — مولوی ابو القاسم رفیق دلاوری حنفی
۶۱۔ تحریکِ ختمِ نبوت — علامہ شورش کاشمیری
۶۲۔ برطانیہ میں مراسلت مباہلہ — حافظ محمد اقبال مظاہر العلوم برما اسلامک اکیڈمی مانچسٹر۔
۶۳۔ ندائے حق — مولوی محمد حسین نیلوی حنفی سرگودھوی
۶۴۔ تلاشِ منزل — ابو نصیر کاشمیری حنفی
۶۵۔ تحقیق مسئلہ تراویح — مولوی محمد امین صفدر حنفی دیوبندی
۶۶۔ سیف علی بر گردنِ غوی — مولوی منشی علی محمد حنفی دیوبندی
۶۷۔ تقلید کی شرعی حیثیت — مولوی محمد تقی عثمانی حنفی دیوبندی
۶۸۔ فضائل درود شریف — مولوی محمد زکریا حنفی سہارنپوری دیوبندی۔
۶۹۔ مقامع الحدید علی الکذاب العنید — مولوی محمد حنیف حنفی مبارک پوری
۷۰۔ رضا خانی دین — مفتی محمد سعید حنفی دیوبندی

۷۱۔ گنجینۂ سروری	مولوی ابوالاعجاز محمد ادریس شاکر حنفی	
۷۲۔ جاء الحق	مولوی احمد یار خاں حنفی نعیمی	المتوفیٰ سنہ ۱۳۹۱ھ
۷۳۔ تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ	مولوی محمد طیب حنفی صدیقی داناپوری	
۷۴۔ فضائل درود شریف	مولوی نور محمد حنفی بریلوی منڈی واربرٹن	
۷۵۔ مدائح اعلیٰحضرت مع نعمۃ الرّوح	مرتبہ مولوی ایوب علی حنفی رضوی بریلوی	
۷۶۔ انوارِ شریعت	مولوی نظام الدین ملتانی حنفی بریلوی	
۷۷۔ السیرت محبوب ذات	مولوی مسعود السید منڈیر سیّداں	
۷۸۔ چودھویں صدی کے مجدّد	مولوی محمد ظفر الدین حنفی قادری	
۷۹۔ سیف چشتیائی	سید مہر علی شاہ گیلانی حنفی گولڑوی	المتوفیٰ سنہ ۱۳۵۶ھ
۸۰۔ اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام	مولوی احمد رضا خاں حنفی بریلوی	” سنہ ۱۳۴۰ھ
۸۱۔ دوام العیش	” ” ” ”	
۸۲۔ فتاویٰ رضویہ	” ” ” ”	
۸۳۔ حرمت سجدۂ تعظیم	” ” ” ”	
۸۴۔ فتاویٰ افریقہ	” ” ” ”	
۸۵۔ لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ	” ” ” ”	
۸۶۔ عرفان شریعت	” ” ” ”	
۸۷۔ احکام شریعت	” ” ” ”	
۸۸۔ حسام الحرمین مع تمہید ایمان	” ” ” ”	
۸۹۔ حدائق بخشش	” ” ” ”	
۹۰۔ ملفوظاتِ اعلیٰحضرت	” ” ” ”	
۹۱۔ رسائل رضویہ	” ” ” ”	
۹۲۔ وصایا شریف اعلیٰحضرت	مرتبہ مولوی حسنین رضا خاں حنفی بریلوی	
۹۳۔ الانوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ	مولوی محمد ضیاء اللہ حنفی قادری بریلوی	
۹۴۔ سیرت غوث الثقلین	” ” ” ”	
۹۵۔ وہابی مذہب کی حقیقت	” ” ” ”	

۹۶۔ وہابیت اور مرزائیت	مولوی محمد ضیاء اللہ حنفی قادری بریلوی
۹۷۔ مرزا قادیانی کی حقیقت	″ ″ ″ ″ ″ ″
۹۸۔ وہابی توحید	″ ″ ″ ″ ″ ″
۹۹۔ فرقہ ناجیہ	″ ″ ″ ″ ″ ″
۱۰۰۔ اندھیرے سے اجالے تک	مولوی محمد عبد الحکیم شرف حنفی قادری شاہجہانپوری
۱۰۱۔ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حنفی بریلوی
۱۰۲۔ مہرِ منیر	مولوی فیض احمد فیض حنفی بریلوی گولڑہ شریف
۱۰۳۔ رماح القہار علی الکفر الکفار	مولوی سید عبد الرحمان شاہ حنفی بریلوی
۱۰۴۔ نماز سعیدی حنفی	مولوی سید احمد سعید کاظمی حنفی بریلوی
۱۰۵۔ مترجم نماز مع ضروری مسائل	مولوی محمد شفیع اوکاڑوی حنفی بریلوی
۱۰۶۔ نماز کی کتاب مکمل	مولوی اکرام الحق حنفی
۱۰۷۔ پیش لفظ عرفانِ شریعت	مولوی محمد صادق حنفی بریلوی
۱۰۸۔ الشاہ احمد رضا بریلوی	مفتی غلام سرور حنفی قادری
۱۰۹۔ ماہنامہ تجلّی دیوبند	جنوری فروری ۱۹۶۸ء
۱۱۰۔ ماہنامہ بیّنات کراچی	اکتوبر ۱۹۸۴ء
۱۱۱۔ ماہنامہ اشاعت السنۃ النبویہ	جلد نمبر ۱۳
۱۱۲۔ ہفت روزہ پرواز سیالکوٹ	۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء
۱۱۳۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور	۱۱ دسمبر ۱۹۷۶ء
۱۱۴۔ روزنامہ جنگ لاہور	۲۵ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۱۵۔ تحفۂ گولڑویہ	مرزا غلام احمد حنفی قادیانی المتوفّٰی ۱۹۰۸ء
۱۱۶۔ تبلیغ رسالت	″ ″ ″ ″
۱۱۷۔ آئینہ کمالاتِ اسلام	″ ″ ″ ″
۱۱۸۔ نزول المسیح	″ ″ ″ ″
۱۱۹۔ انجام آتھم	″ ″ ″ ″
۱۲۰۔ کشتیٔ نوح	″ ″ ″ ″

۱۲۱۔ دافع الوساوس	مرزا غلام احمد حنفی قادیانی	المتوفی ۱۹۰۸ء
۱۲۲۔ ازالۂ اوہام	″ ″ ″ ″	
۱۲۳۔ فتح اسلام	″ ″ ″ ″	
۱۲۴۔ حقیقت الوحی	″ ″ ″ ″	
۱۲۵۔ اربعین	″ ″ ″ ″	
۱۲۶۔ ضروری اشتہار مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء	″ ″ ″ ″	
۱۲۷۔ تجلیاتِ الٰہیہ	″ ″ ″ ″	
۱۲۸۔ براہینِ احمدیہ	″ ″ ″ ″	
۱۲۹۔ ایک غلطی کا ازالہ	″ ″ ″ ″	
۱۳۰۔ تریاق القلوب	″ ″ ″ ″	
۱۳۱۔ کلمۃ الفصل	″ ″ ″ ″	
۱۳۲۔ ایّام الصلح	″ ″ ″ ″	
۱۳۳۔ دافع البلاء	″ ″ ″ ″	
۱۳۴۔ دُرِ ثمین	″ ″ ″ ″	
۱۳۵۔ الاستفتاء	″ ″ ″ ″	
۱۳۶۔ تذکرہ	″ ″ ″ ″	
۱۳۷۔ کتاب البریہ	″ ″ ″ ″	
۱۳۸۔ خطبہ الہامیہ مترجم	″ ″ ″ ″	
۱۳۹۔ حقیقت اسلام	″ ″ ″ ″	
۱۴۰۔ عیسائیوں کا مباحثہ	″ ″ ″ ″	
۱۴۱۔ اہلِ اسلام اور جنگِ مقدّس	″ ″ ″ ″	
۱۴۲۔ حیاتِ طیبہ	عبد القادر سابق سوداگر مل حنفی قادیانی	
۱۴۳۔ سیرت المہدی	مرزا بشیر احمد ایم اے ″ ″	
۱۴۴۔ مجددِ اعظم	ڈاکٹر بشارت احمد حنفی قادیانی	
۱۴۵۔ تذکرۃ المہدی	مولوی سراج الحق نعمانی سہارنپوری حنفی قادیانی	

۱۴۶۔ سلسلۂ احمدیہ	مرزا بشیر احمد ایم اے حنفی قادیانی
۱۴۷۔ مکمل تبلیغی پاکٹ بک	ملک عبد الرحمٰن خادم 〃 〃
۱۴۸۔ تحریکِ احمدیت	مولوی محمد علی ایم اے 〃 〃
۱۴۹۔ ملفوظاتِ نورؔ	جامع منشی برکت علی 〃 〃
۱۵۰۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ	شیخ خورشید احمد 〃 〃
۱۵۱۔ مجددِ زمان بجواب دو نبی	مرتضےٰ خاں حسن بی۔ اے
۱۵۲۔ حقیقت النبوّت	مرزا بشیر الدین محمود احمد
۱۵۳۔ انوارِ خلافت	〃 〃 〃 〃
۱۵۴۔ بیان المجاہد	غلام احمد مجاہد
۱۵۵۔ اسلامی قربانی	قاضی یار محمد قادیانی
۱۵۶۔ آیت خاتم النبیّین اور جماعت احمدیہ کا مسلک	
۱۵۷۔ مترجم نماز	محمد اعظم اکسیر
۱۵۸۔ نماز	مصطفےٰ خاں
۱۵۹۔ راہِ ایمان	شیخ خورشید احمد
۱۶۰۔ النبوّۃ فی خیر الامّۃ	مولوی قاسم علی
۱۶۱۔ روحانی خزائن	مرتبہ چوہدری احمد جان
۱۶۲۔ الفضل	۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء
۱۶۳۔ الفضل	۲۔ نومبر ۱۹۲۲ء
۱۶۴۔ اخبار بدر قادیان	۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

مولانا عبدالغفور اثری کی علمی و تحقیقی تالیفات



جامعہ تعلیم القرآن اہلحدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

مولانا عبدالغفور اثری صاحب کی تصانیف ملنے کے پتے

☆ مکتبہ مرکزی جمعیت اہلحدیث سیالکوٹ (شہابپورہ اگوکی روڈ شہر سیالکوٹ)

☆ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور نمبر 2

☆ اسلامی اکیڈمی 17 اردو بازار لاہور

☆ فیض اللہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ 17 اردو بازار لاہور

☆ فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اصحاب الحدیث حسن مارکیٹ مچھلی منڈی اردو بازار لاہور

☆ محمدی کیسٹ ہاؤس 18 اردو بازار لاہور

☆ فاروقی کتب خانہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

مولانا عبدالغفور اثری کی علمی و تحقیقی تالیفات



امام اعظم ﷺ اسلامک ریسرچ سنٹر فتح گڑھ سیالکوٹ

خطاطی: عبدالرشید قمر خطاط — کمپیوٹر ڈیزائن: حافظ محمد علی فیصل اندرون راشد پارک 14-ایبٹ روڈ لاہور ☎ 6312329 6308315